مشعف
از انابیه شیخ

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مشعف

از

انابیہ شیخ

مشعف

یہ ایک ایسا احساس ہے جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جو آپ سے محبت نہیں کرتا اس سے محبت کرنا ایک ہی وقت میں حیرت انگیز اور تکلیف دہ ہے. مشعف کہانی ہے ایسے کرداروں کی جو محبت کا لفظ جانتے ہوئے بھی اُسکے معنی سے واقف نہیں ہیں مگر محبت کا لفظ لیکر سامنے والے کے احساس کا غلط استعمال کرتے ہیں۔

اتنے سالوں بعد اسے دیکھا تھا وہ آج بھی ایسا ہی اثر رکھتا تھا اور آج بھی اسکا انداز وہی تھا بے نیاز اور لاپرواہ سا۔

اسے دیکھ کر نا جانے کیوں آنکھیں بھر آئی آئی تھی شاید اسے وہ گزرے ہوئے پل یاد آ گئے تھے۔ بلیک کلر کی شرٹ اور بیج کلر کی پینٹ میں ملبوس سادہ سے انداز میں مصروف سا اُسکے سامنے بیٹھا وہ بے پرواہ انداز میں موبائل پر اُنگلیاں پھرائے جا رہا تھا۔ اس سارے عرصے میں وہ اُسکا اچھی طرح جائزہ لئے جا رہی تھی۔ لگاتار کسی کی نظریں خود پر محسوس کرتے ارشم نے نظریں اٹھائی تو اسکی اُنگلیاں کی پیڈ پر ساکت ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اتنے سالوں بعد اسے دیکھ کر نظروں کے اپنائیت جھلکی مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنے تاثرات پتھر کے کر لئے اور انجان بن کر دوبارہ موبائل میں سر دے دیا۔ اُسکو دیکھ کر دھڑکنیں منتشر سی ہوئی مگر چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیا۔

شاید وہ آج بھی اس کی فکر کرتا تھا محبت تو نہیں مگر اُسکی فکر وہ کرتا تھا۔

"تم یہاں ہو؟" پیچھے سے اصمد کی آواز سن کر وہ زبردستی مسکرائی۔

"ہاں میں نوٹس لینے آئی تھی سوچا یہاں سب بیٹھے ہونگے مگر کلاس تو خالی ہے۔"

وہ اس کو نا جانے کیوں وضاحت دیتے ہوئے الٹا اسی سے پوچھنے لگی۔

"ہاں تو ٹائم دیکھا ہے تم نے چار بج رہے ہیں۔اس وقت سب ٹیڑھے ہو جاتے ہیں بیٹھے بیٹھے، تمہاری طرح نہیں کتابی کیڑا جو ہر وقت کتابیں ہی چاٹتی رہتی ہے۔"

"چلو میں تو کتابیں چاٹ کر پوزیشن بھی لے آتی ہوں اور تم؟" وہ اپنی آنکھیں ماتھے پر چڑھاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولی۔

"تم جو پھرے بنا بنا کر پاس ہوئے ہو۔" وہ اُسکا پول کھولنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ارے لڑکی چپ کر جاؤ مرواؤ گی کیا مجھے؟" وہ آگے بڑھ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھتے بولا تبھی اُسکی نظر ارشم پر پڑی۔

"تم بھی ابھی تک گھر نہیں گئے؟" اسکو پیچھے ہٹاتے ہوئے وہ ارشم کے قریب گیا۔

"ہاں بس جانے ہی والا تھا انفیکٹ تم مجھے گھر ڈراپ کر دو۔" ارشم نے موبائل بند کر کے جیب میں رکھا اور اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے اس سے کہا۔

"ہمم مجھے بھی ڈراپ کرنا ہے۔" عائشہ نے بھی اپنا بیگ اور نوٹس اٹھاتے ہوئے اس سے کہا۔

"تم لوگوں کا ڈرائیور نہیں بیٹھا میں۔" اصمد نے منہ بنایا۔

"یہ لو پکڑو چابی اور آج تم ڈرائیو کرو گے۔" ارشم کو چابی پکڑاتے وہ عائشہ کا ہاتھ کھینچتا آگے بڑھا تھا۔

وہ دونوں اب ایک دوسرے کو تنگ کرتے باتیں کرتے آگے بڑھتے جا رہے تھے اور ارشم اُن کے پیچھے پیچھے خود کو گھسیٹتا مرے مرے قدموں سے آگے بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

دل میں درد کی لہر اُٹھ رہی تھی مگر چہرے کے زاویے کو سخت بنائے وہ اپنے دل کا حال ان سے بامشکل چھپائے ہوئے تھا۔

*****

وہ ایک زندہ دل لڑکی تھی۔ ہنستی مسکراتی ہر طرف خوشیاں بکھیرتی اُسکا دل شیشے کی طرح شفاف تھا۔ لوگوں کی بناوٹی باتوں اور نقلی لہجے کو وہ محبت مان کر اپنا لیتی اور انہیں خوش کرنے کی ہر طرح سے کوشش کر ڈالتی تھی۔

کندھے تک کٹے گھنے سلکی بال گول بیضوی اور سادہ سے نقوش لئے اُسکا چہرہ جو ہمیشہ ایک انوکھی چمک لئے رہتا۔ وہ ہمیشہ اپنے بال کھلے رکھتی تھی کبھی جب بہت من کیا تو فرنچ چوٹی بنالیا کرتی تھی۔ پھولے پھولے سیب جیسے گالوں پر پڑتے ڈمپل اور بھرے بھرے ہونٹوں سمیت وہ ایک دلکش لڑکی تھی۔ ہاں البتہ اسے لگتا کی اُسکے اندر بس ایک خامی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تھا اگر اللہ نے میری لمبائی دو تین انچ اور بڑھادی ہوتی" وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر کہتی کیونکہ تھوڑی موٹی ہونے کی وجہ سے اور لمبائی کم ہونے کی وجہ وہ کیوٹ پانڈا لگتی تھی۔

عائشہ فراز شیخ اور سمعیہ بیگم کی اکلوتی اولاد تھی کچھ ماں باپ کے لاڈ پیار نے بھی اُسے لاابالی بنادیا تھا ہاں یہ تھا اسکے اندر بناوٹ نہیں تھی۔

وہ جیسے باہر سے سادہ دل دکھتی تھی اندر سے اُسکا دل بھی ویسا ہی تھا۔ دوسروں کے جھگڑے میں پڑنا، اُنکی مدد کرنا اُنکی تکلیف کو اپنا مان کر خود رو دینا اسے سب سے منفرد کرتا تھا۔ ایک طرح سے وہ وائٹ نائٹ تھی۔

اس وقت بھی وہ بلی کے بچے کو لیکر بیٹھی اسے کچّے چکن کے ٹکڑے کھلائے جارہی تھی جو اُسنے فرج سے اٹھائے تھے۔

www.novelsclubb.com

امی کے سامنے یہ سب کر نہیں سکتی تھی کیونکہ انھیں بلی ہمیشہ سے گندی لگتی تھی اور وہ جو گندگی کرتی ہے اللہ کی پناہ مگر اسے کون سمجھائے ساتھ ہی وہ اُسکا سنیپ بھی بنائے جا رہی تھی جب ہی اسے اصمد کا میسیج آیا تھا۔

"کل تم یونی نہیں آ رہی ہو؟" اصمد نے بات شروع کرنے کے بہانے اسے میسیج کیا تھا۔

"میرے نہ آنے سے کونسا آپ کے کام رک جائینگے؟" اُسنے طنزاً ٹائپ کیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔"

"پھر کیسا ہے اور آپ مجھے کیوں یاد کر لئے آج؟ آپکی گرل فرینڈ کہاں ہے آج؟"

"ایک تو تم سے بات کرنا ہی فضول ہے چلو بائے۔" اصمد نے چڑ کر موبائل بند کیا۔

عائشہ نے کچھ پل تک بجھتی اسکرین کو تکا مگر پھر بیفکری سے کندھے جھٹکتی سیڑھیوں سے اترتی نیچے آ کر اب اپنا ہاتھ دھونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

پرانی طرز کا بنا اُسکا یہ گھر کافی بڑا اور کھلا کھلا سا تھا۔ بڑے سے آنگن میں چاروں طرف کیاریاں بنائی گئی تھی اور بیچ میں بڑا سا امرود کا پیڑ تھا جس پر لدلد کر امرود آتے تھے اور اسکے چاروں اطراف بنے بڑے بڑے کمرے اور بڑا سا برآمدہ جہاں پر جہازی سائز کی چوکی لگی تھی اور اسکے ہی سامنے لکڑی کی بڑی سی الماری جو کی کتابوں سے بھری پڑی تھی۔ یہ کتابیں عائشہ کے دادا کی تھی جو اب اُسکے پڑھنے کے کام آرہی تھی کچھ اسکو کتب بینی کا شوق بھی تھا جو آج بھی جاری تھا۔ سرمئی شام اپنے بال پھیلائے سارے میں اندھیرا کئے جارہی تھی کچھ ہی دیر میں مغرب کی اذان ہو جانی تھی۔ اس وقت شام کے پانچ ہی بج رہے تھے مگر ٹھنڈ کی وجہ سے جلد ہی سب کچھ دھندلا دھندلا دکھنے لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

نماز کی تیاری کرنے وہ واش بیسن کی طرف بڑھ گئی کی پہلے وضو بنا کر ہیٹر کے سامنے بیٹھے گی پھر جب اذان ہو گی تب نماز بھی پڑھ لی جائیگی۔ کچھ آلس بھی آرہا

تھا مگر اس نے یہ بات اپنی نانی سے سیکھی تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے نماز نہیں چھوڑنی ہے تو وہ اسی پر عمل کرتی تھی۔

کل یونی میں اسائنمنٹ بھی جمع کروانے تھے۔ پھر اتنا لمبا سفر کرنا۔۔ لکھنؤ یونیورسٹی سے اسکا گھر تین گھنٹے کی دوری پر تھا۔ پہلے پہلے وہ رشتے دار کے گھر جا کر رہتی تھی مگر اب اسے ہاسٹل جوائن کرنا تھا۔

اللہ اللہ کر کے وہ اب وضو بنا رہی تھی۔ دور کہیں مسجد میں اب مؤزن اذان دے رہا تھا۔ شام کے گہرے سائے میں گونجتی 'اللہُ اکبر' کی آواز دل میں سکون پیدا کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

#####

ارشم اس وقت کیسے کیسے خود کو تیار کر کے اپنی اسائنمنٹ بنانے بیٹھا تھا۔آجکل اُسکا دل پتہ نہیں کیوں اُداس اُداس سا تھا اُسے کوئی وجہ سمجھ میں ہی نہیں آرہی تھی۔

لیپ ٹاپ سامنے کیے وہ بس تکے جارہا تھا دھیان اُسکا کہیں اور تھا۔خیالوں میں ہنستے مسکراتے اصمد اور عائشہ آرہے تھے۔دونوں ایک دوسرے کی ذات میں مگن اسے بھولے ہوئے تھے۔کیا انہیں اُس کا اُداس چہرہ بیرنگ آنکھیں نظر نہیں آتی تھی۔

دل میں اچانک سے درد کی لہر سی اٹھی تھی اُسکا ہاتھ بیساختہ اپنے دل کی طرف گیا مانوں وہ اسکی رفتاری روک دینا چاہ رہا ہو مگر دل بے قابو ہوئے جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

گہری گہری سانس لیتا خود کو کمپوز کرتا وہ اپنے تکلیف کو چپ چاپ سہے جارہا تھا۔

کون تھا جو اسکے درد کو سمجھتا۔

کوئی تو ہو گا۔

یا پھر وہ شاید اکیلا تھا۔

اسکا وجیہہ سراپا اور لمبی نکلتی پوری چھ فٹ کی لمبائی جو اسے سب سے نمایاں رکھتی تھی۔اونچی اٹھی ہوئی ناک اور کٹیلی جالائن جو اسکے چہرے کو مغرور بنانے میں چار ہاتھ آگے تھیں۔گھنے گھنگرالے بال جو کی لچّھوں کی صورت میں مڑے ہوئے ماتھے پر بکھرے رہتے تھے۔

اپنے بالوں میں انگلیاں پھرا کر وہ کچھ دیر کی آئی تکلیف کو درپشت کرتا اب لیپ ٹاپ پر ٹپ ٹپ کرنے لگا تھا۔ساری چیزیں ایک طرف سر اصغر کا اسائنمنٹ ایک طرف کیونکہ اگر وہ نہ پوری ہوتی تو کلاس میں وہ تماشہ لگتا کہ سب کو بنا ٹکٹ کے مووی دیکھنے کو مل جاتی۔

www.novelsclubb.com

****

فرحان شیخ اور شائستہ بیگم کی بس دو اولادیں تھی۔ سب سے بڑا بیٹا ارشم اور سب سے چھوٹا بیٹا احمد جو کی ارشم سے دو سال چھوٹا تھا۔ اُسکی زندگی ہر طرح کی فکر سے آزاد تھی نا کوئی دکھ نا ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف مگر ہر وقت انسان خوش نہیں رہ سکتا ہے۔ زندگی میں غم اور خوشی کا اُتار چڑھاو آتا ہے یوں سمجھ لیں کہ اب اس کی بھی زندگی میں وہ لمحہ آگیا تھا جہاں اسے صحیح معنی میں پتہ چلا کہ اصل زندگی کا مزہ تو کچھ اور ہوتا ہے۔

یہ جواب تک کا لاابالی پن اور شرارتیں تھی وہ تو سب بیفکری تھیں۔

اس کی امی ہاؤس وائف ہونے کے ساتھ ساتھ سوشل بھی تھیں انکو دیکھ کر کوئی کہہ ہی نہیں سکتا تھا وہ دو جوان بیٹوں کی ماں ہے۔

www.novelsclubb.com

ارشم ابّو سے زیادہ اپنی امی کے قریب تھا۔ اس کے اندر یہ جو بچپنا تھا یہ اُس کی امی کے لاڈ پیار کی دین تھا ورنہ احمد کو دیکھو کس قدر سیریس ہے ہر چیز کو لیکر۔ اُس کے ابّو اسے لیکچر دیتے ہوئے کہتے تو وہ ہنس دیتا تھا۔

اور اگر آج اُسکا اُترا ہوا چہرہ دیکھتے تو شاید وہ اپنے کہے الفاظ واپس لے لیتے جو ہر وقت کہتے تھے کہ "سیریس ہو جاؤ"۔ کیونکہ اسکی عادتیں انداز سب کچھ اب دھیرے دھیرے بدلنے لگا تھا۔

فجر کی ٹائم کا الارم لگا کر سوتا کہ اسے اب اپنی نمازیں نہیں قضاء کرنی تھی۔ ٹائم سے کالج جانا پھر اپنی چیزیں صحیح سے رکھنا اور تو اور جو روز شام کو دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر نت نئے نشے و سگریٹ پھونکتا تھا وہ سب بھی اب کم ہونے لگا تھا کیونکہ اُن میں اب پہلے جیسی لذت نہیں رہ گئی تھی۔

اس وقت بھی اُسے اسائنمنٹ پوری کر کے آنلائن سبمٹ کروانی تھی سو وہ سر جھٹک کر اب پوری تندہی سے کی پیڈ چلانے میں مصروف تھا مگر اسے پہلے فائل پوری کر کے عائشہ کو بھی بھیجنی تھی پتہ نہیں اس نے لکھ لی یا نہیں اس نے من میں سوچا اور پھر لیپ ٹاپ سائڈ میں رکھ اپنا موبائل اٹھا لیا۔

"تم نے اسائنمنٹ پورا کر لیا؟" اس نے لکھا۔

"نہیں وہی لکھ رہی تھی ابھی جسٹ موبائل لیکر بیٹھی ہوں۔" فٹاک سے اسکا جواب آیا تھا۔

"میں نے بھی آدھی لکھی ابھی بھیج دونگا تم تھوڑی لائن ادل بدل کر جمع کروا دینا۔" ارشم نے جواب دیا۔

"سچی۔" وہ خوش ہوگئی کہ اب بس کاپی پیسٹ ہی تو کرنا ہے۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں میسیج کرتا ہوں تھوڑی دیر میں۔" اُسکا جواب دیکھ کر اب وہ مسکرایا تھا اور موبائل رکھ کر پھر سے لکھنے میں مصروف ہو گیا۔

اس کی اور عائشہ کی دوستی اصمد کے ذریعے ہوئی تھی۔ اصمد اور عائشہ ایک دوسرے کے دور کے کزن تھے مگر کالج میں آکر ساتھ ہو گئے تھے مگر وہ تب بھی اس سے نہیں ملا تھا۔ ہاں کبھی کبھی اصمد کے منہ سے اس کا ذکر سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

عائشہ اصمد کو پسند کرتی تھی اور اسکا یہی ارادہ تھا کہ پڑھائی پوری ہونے کے بعد وہ اصمد سے بولے گی کہ وہ اُسکے گھر اُسکا رشتہ لیکر آئے مگر اسکے اندر کا کیا حال تھا عائشہ اس بات سے بے خبر تھی۔

*****

www.novelsclubb.com

اصمد عائشہ کے کزن کا کزن تھا۔ کچھ اُس کے خاندان سے رشتے داری تھی تو اسی وجہ سے اُن میں دوستی تھی۔ دوستی سے فرینک نیس اور پھر وہ محبت میں کب بدلی اس کا

اسے پتہ ہی نہ چلااور جب یہ احساس ہوا کہ وہ اُسے پسند کرتی ہے اسکااس نے اصمد سے بلند و بانگ اظہار کر دیا تھا۔نتیجے میں اصمد نے اسکی پذیرائی تو نہیں کی اور نہ ہی منع کیا کہ یہ سب غلط ہے اور یا یہ کہ "میں تم سے محبت نہیں کرتا وغیرہ"۔وہ اُسکی محبّت کو خراج کی طرح وصول کرتا رہا۔

اس نے عائشہ سے محبت تو نہیں ہاں دلربائی خوب رچ کے کی تھی اب اگر وہ عائشہ کو نا ملتا تو شاید وہ اپنی جان لے لیتی۔

جب کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر وہ چاند تاروں کو تکتے محبت کی باتیں کرتی تب بھی اس نے اسے نہیں روکا۔

"جب تم مجھ سے پیار نہیں کرتے تو تم میرے ساتھ کیوں بیٹھتے ہو؟کیوں میری پاگلوں جیسی باتیں سنتے ہو؟"اُس کے کندھے پر سر رکھتے وہ سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھتی پوچھتی تو وہ صرف ہنس کر رہ جاتا۔

www.novelsclubb.com

کاش ایک بار کہہ دیتا کہ "میں بس تمہارے جذبات کے ساتھ کھیل رہا ہوں،

تمہارا وقت صرف کر رہا ہوں" یا اسے دھتکار دیتا۔

مگر نہیں۔

اس نے اسے دھتکارا نہیں۔

اسکے آنسو پونچھے۔

اسے گلے لگایا مگر دھتکارا نہیں۔

کاش وہ اُسکا ہاتھ جھٹک دیتا۔

جب جب وہ اسکی طرف قدم بڑھاتی وہ خود اپنے پاؤں اس راستے سے موڑ لیتا مگر

نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

******

اسے عادت ہو گئی عائشہ کی یا اُسکی محبت کی۔

محبت ایسی محبت جسے وہ کھونے کا تصور ہی نہیں کر سکتا تھا۔

پھر کیسے وہ اس کو کسی اور کے ساتھ دیکھ سکتا تھا۔ وہ بھی اس کے ساتھ جسے وہ اپنے سگے بھائی سے بڑھ کر مانتا تھا۔ کیسے ہو سکتا کہ وہ اس کے ساتھ دھوکا کر سکتا ہے۔

مگر اپنے دل کا کیا کرے؟

اب وہ اس کے لئے دھیرے دھیرے بدلنے لگا تھا۔

اسے کبھی نہیں لگا کہ وہ اس کی محبت میں اتنا بدل جائے گا مگر یہ بدلاؤ اسے ایک نئے موڑ پر لے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے محبت کا دعوے دار بن کر نہیں کھڑا نہیں تھا مگر عائشہ کو اصمد کے ساتھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

وہ جو سارے دن آوارگیاں کرتا پھرتا تھا، نت نئی لڑکیوں سے باتیں کیا کرتا تھا۔ ہر طرح کا نشہ و غلط کام وہ بلا جھجک کرتا تھا اس نے کبھی اپنے گھر والوں کی سنی نہیں تھی۔

اگر کوئی ٹوک دے تو وہ اس کے لئے سب سے برا ہو جاتا تھا۔

ابھی تو اس نے عائشہ سے اپنی محبت کا اظہار بھی نہیں کیا تھا تو پھر دل میں یہ اتنی تکلیف ہی کیوں ہو رہی تھی۔

وہ اچانک سے ایک مہینہ پیچھے گیا۔ بیتے لمحے فلم کی طرح اُسکے ذہن میں چلنے لگے۔

اصمد نے پتی دوپہر میں کال کر کے بلایا کہ اسکی کزن آئی ہے اور وہ اس سے ملنے جا رہا ہے تو تم بھی میرے ساتھ چلو یوں وہ کافی تیار ہو کر اُس کے ساتھ مال آیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہو کہاں عائشہ؟" پتی دھوپ سے مال کے اندر آتے ہوئے اُسنے عائشہ کو کال کیا۔

"تم آئے ہی نہیں ہو خالی بہانہ کر رہے ہو۔" اِدھر اُدھر نظریں پھراتے اُسنے غصے میں دانت بھینچے ایک تو اتنی گرمی اوپر سے اُس کے نہ آنے کی وجہ سے وہ بپھر گئی۔

"دماغ خراب ہے تمہارا تم کہاں کھڑی ہو وہ سائن بتاؤ؟" اصمدار شم کے ساتھ چلتے ہوئے مال کے فرسٹ فلور پر آیا۔

"دکھ گئے تم مجھے مگر تم یہ اپنے بیسٹ فرینڈ کو کیوں لائے ہو؟" اُسکے پیچھے آتے ارشم کو دیکھ کر بڑے سے گملے کے پیچھے چھپی تھی۔

"بائک سے نہیں آیا ہوں اُسکی کار سے آیا دیکھ رہی ہو کس قدر کی گرمی ہے۔"

"ہے تو مگر کونسا تم جھلس جاتے، کلر تو ویسے ہی تمہارا ماشااللہ ہے۔" وہ اُسکے سانولے سلونے مگر خوبصورت نقوش والے چہرے کو نظر میں لاتے ہوئے اُسکا مذاق اڑائی۔

"تم اڑالو مذاق میں چلا جاتا ہوں۔" وہ اُسے دیکھ چکا تھا۔ فون کان میں لگائے وہ اُسکے سامنے آن کھڑا ہوا۔

"کیسے ہو؟"خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر پوچھا۔گالوں کے گڑھے گہرے ہوئے۔

"میں ٹھیک ہو تم بتاؤ۔"وہ اُسے نظروں میں بھرتے ہوئے بولا۔

بلاشبہ وہ ایک دلکش لڑکی تھی۔اُسکے قد سے کافی چھوٹی اُسکے سامنے وہ بچی سی لگ رہی تھی۔لانگ براؤن کلر کا فرل لگا فراک اور اسکے ساتھ ہی بلش پنک رنگ کا ہی سکارف لی تھی۔بلش پنک رنگ میں اونچی ہیل والی سینڈل پہنے وہ اُسکے کاندھے تک بامشکل پہنچ رہی تھی۔

"چلو تب کچھ کھائیں پئیں یا پھر پہلے باتیں ہی کرنی ہے؟"وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں پہلے باتیں مجھے تم سے بہت کچھ شیئر کرنا ہے۔"وہ دھیمے سے مسکراتی اُس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

اُسکی براؤن آنکھیں اور اُن پر گھنی پلکوں کی باڑ نے ہی تو اسے اتنے سال سے دیوانہ کر رکھا تھا۔

چلیں پھر کار نیچے پارکنگ الاٹ میں کھڑی ہے۔وہ آگے بڑھا۔

"نہیں میں ایکسلیٹر سے نہیں جاؤنگی۔" وہ پیچھے ہٹی۔

"پھر سیڑھیوں سے چلو۔" وہ اُسکے چہرے پر گھبراہٹ دیکھتے بولا۔

"مگر میرے پیر میں چوٹ لگی ہے میں سیڑھیوں سے نہیں جاسکتی۔" وہ ایک اور اعتراض کرتے ہوئے بولی اور وہیں منہ بنا کے کھڑی ہو گئی۔

"چلو تم تو دھیرے دھیرے۔" وہ اُسکا حوصلہ بڑھاتا آگے بڑھ گیا۔چار و ناچار وہ دھیرے دھیرے اُسکے پیچھے بڑھی۔

پچھلی شام وہ امی کے ساتھ شاپنگ پر گئی تھی۔جہاں اُجالے سے اندھیرے میں آنے پر اُسکی آنکھیں چندھیا گئیں وہ اندھیرے میں سیڑھیوں کو دیکھ نہیں پائی اور پیر رکھتے ہی دھڑام سے وہ پوری آٹھ سیڑھیاں پار کرتی کسی بھاری بوری کی طرح بیسمنٹ میں گری تھی۔اس کے بعد سے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحے تک تو اسکی سانسیں رک سی گئیں اور جب سانس بحال ہوئی تھی امی لفظ چلاتے ہوئے وہ پانی پانی چلانے لگی مانو ایسا لگ رہا تھا اگر پانی نہ ملا تو وہ اگلے جہان میں چلی جائیگی۔

اصمد سے ملنے کی خوشی میں وہ اتنی اونچی ہیل چڑھا کر آئی تھی اور اب پچھتاوا ہو رہا تھا۔

جیسے تیسے کر کے اس نے لنگڑاتے ہوئے ساری سیڑھیاں پار کی۔ بیچ بیچ میں دہائی بھی دی کہ وہ اُسکا ہاتھ پکڑ لے مگر اصمد نے منع کر دیا کہ 'یہ حرکت فضول ہے' اسلئے وہ من مسوس کر رہ گئی۔

بیسمنٹ میں بنی پارکنگ میں کھڑی گاڑیوں کے بیچ میں سے ہوتے ہوئے وہ ایک کالی کلر کی مورس گریجز (MG) کے پاس آ کھڑا ہوا۔

کار کا فرنٹ ڈور کھول کر ارشم نے پچھلا دروازہ انلاک کیا اور معنی خیز نظروں سے اصمد کو دیکھا۔

وہ اسکی نظروں کو سمجھتے ہوئے خفیف سی ہوتی وہ اصمد کو گھورنے لگی۔نہ جانے اسے کیوں اس کے دوست کے سامنے بہت اوکورڈ لگ رہا تھا۔

"آپ لوگ بیٹھئے میں کچھ کھانے کو لیکر آتا ہوں۔" وہ کار کا اگلا دروازہ بند کر باہر نکل آیا۔

چھ فٹ تک نکلتا اونچا لمبا قد جب وہ اصمد اور عائشہ کے سامنے آ کھڑا ہوا تو پہلی بار اُس نے کافی دھیان سے اُسے دیکھا تھا۔

وہ مرد اناوجاہت کا شاہکار تو نہیں تھا مگر پہلی نظر میں اسے نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

وائٹ شرٹ اور سمپل سی قدرے دھندلی بلیو جینز اور جوگرز پہنے وہ اچھا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

چابی اصمد کو دیکر وہ چلا گیا۔

اصمد نے بیک کار کا دروازہ اُس کے لئے کھولا اور خود دوسری سائڈ سے آ کر اندر بیٹھ گیا۔

پہلے ارشم تھا تو اسے اتنی گھبراہٹ نہیں ہوئی تھی مگر اب یوں اس طرح اکیلے اصمد کے سامنے وہ کافی نروس سی ہو رہی تھی۔

پتہ نہیں کہاں سے اسکے اندر اتنی ہمت بھی تھی کہ وہ اس سے ملنے بھی چلی آئی۔

گھر کی بات الگ تھی مگر یوں اکیلے میں ملنا اگر کوئی دیکھتا تو کیا سوچتا یا اُسکے کردار کے بارے میں کیا گمان کرتا اس ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔

بس اصمد سے ملنا تھا تو اس نے کسی بھی نتیجے کے بارے میں نہیں سوچا۔

وہ کہتے ہیں نا پیار اندھا کر دیتا ہے پھر ایک طرفہ پیار ہو تو کیا ہی کہنا پھر اس میں آپ کے دماغ کی سمجھنے سوچنے کی ساری حسیات ہی ختم ہو جاتی ہے۔

"تھینک یو۔" کافی دیر تک چپ رہنے کے بعد بالآخر اس نے خود ہی ہمت سے اس سے یہ جملہ کہا۔

www.novelsclubb.com

وہ جو موبائل پر اُنگلیاں پھرانے میں بزی تھا ایک ثانیے رک کر اُسے دیکھا نظروں میں سوال در آیا۔

"مجھ سے ملنے کے لئے۔" بلیک لیدر کے بیگ کو بیچ میں رکھ فاصلے کی دیوار بنائی اصمد نے اس کی اس حرکت کو بغور دیکھا مگر بولا کچھ نہیں۔

"تمہیں کیوں ملنا تھا؟"

"کیا مطلب کیوں ملا جاتا ہے؟ ہم اتنے عرصے سے ایک دوسرے سے بات کر رہے ہیں تو اگر میں نے ملنے کو بول بھی دیا تو کیا حرج ہے؟" وہ اس کے اجنبیت بھرے لہجے پر حیران ہوتی بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے بات کرتا ہوں مگر میری طرف سے کچھ الٹا سیدھا مت **asssume** کر لینا۔" وہ دوبارہ اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہوا۔

اس کے لہجے کی اجنبیت دیکھ اُسکا دل بیٹھا تھا مگر وہ اپنے چہرے پر کوئی تاثرات نہ لائی۔

"کیا**assume** کرنا؟" اُسنے تھوک نگلتے ہوئے جبراً اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

"یہی کی میرے اور تمہارے بیچ میں کچھ ہے۔" وہ قطعی لہجے میں بولا۔

"میں کر بھی نہیں رہی ہوں اور اگر ہے بھی کچھ تو بیفکر رہیے آپ۔اپنی محبت کا ٹوکرا اٹھا کر آپکے در پر بھیک مانگنے نہیں آؤنگی۔" آنسوؤں کا نمکین گولہ اُسکے گلے میں اٹکا۔

کیا سوچ کر وہ اتنی دور اس سے ملنے چلے آئی کہ آیا وہ اُسکا بیتابی سے انتظار کر رہا ہو گا یا اس کے لیے محبّت کا تھال سجا کر کھڑا ہو گا۔

کیا اتنی بیوقوف تھی وہ۔

www.novelsclubb.com

اُس کے لہجے سے اندازہ نہ پائی کہ وہ اُس کے لیے اپنے دل میں کچھ نہیں رکھتا۔

یا یہ سوچ کر خوش ہو لے کہ وہ اس سے ملنے اتنی دور تک آیا تھا۔ محبت نہ سہی اُسکا دیدار ہی کافی تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے نا میں کہاں آپ سے کچھ کہہ رہی ہوں۔" وہ جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتی بولی۔

اب کہنے کے لئے کچھ بچا نہیں تھا۔ وہ اس سے ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی اتنے میں ارشم ہاتھ میں برگر کنگ کا پیک لئے آیا اور آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اپنے لئے برگر نکال کر اُس نے پیک پیچھے کیا۔

"کھالو۔" اصمد نے اسکے ہاتھوں میں برگر تھمانا چاہا مگر اس نے اپنے ہاتھ جھٹکے سے پیچھے کیا۔

"نہیں میں کھاونگی۔" اس نے منع کیا۔

"اوکے۔" کہہ کر اُس نے کندھے جھٹکے اور خود ہی برگر نکال کر کھانے لگا جبکہ وہ چپ چاپ ویسے ہی منہ پھلائے بیٹھی رہی۔

"جب تمہیں یہی کرنا تھا تو اتنی دور کیوں آئی تھی۔ وہیں گھر بیٹھے بیٹھے ہی جھگڑا کر سکتی تھی۔" اصمد نے اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا۔

ایک پل کے لیے ارشم نے نگاہ اٹھا کر مرر میں سے اُسے تکا۔

"تب کیا کروں؟ یہ جو آپ بکواس کر رہے ہیں اُسکا کیا مطلب ہے؟" وہ روہانسی ہوئی۔

"جب آپکو کچھ نہیں احساس ہے میرے بارے میں نہ ہی محبت تب کیوں آپ آئے ملنے؟" اُس کا سوال کرنا بنتا تھا۔ اصمد لاجواب ہوا۔

"ارے بھابھی آپ اُسکی باتوں پر نہ جائیں مجھے فون کر کے بولا کہ چلو بھابھی سے ملنے تمہاری۔" ارشم نے دونوں کے بگڑے موڈ کو صحیح کرنا چاہا اور اسمیں کامیاب بھی رہا۔

"بھابھی؟ ریئلی؟" وہ تیزی سے ہنس پڑی۔ اصمد کھسیانہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا میں نے کب بولا۔" انجان بنتے ہوئے اُس نے ارشم کو گھورا۔

"اوکے میں اب کچھ بول نہیں رہا۔" ارشم نے اپنی دو انگلیوں کو زپ بند کرنے کے انداز میں اپنے ہونٹوں پر پھیرا۔

"ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔" وہ اپنا بیگ اور موبائل اٹھاتے ہوئے اصمد سے اجازت لینے لگی۔اُس نے غور سے اسکے چہرے کو جانچا آیا وہ ناراض تو نہیں ہے مگر وہ ارشم کے بھابھی والے ڈائیلاگ کو ہی سن کر سرشار ہو گئی تھی۔

یہ تھی اُسکی اور عائشہ کی پہلی ملاقات اور اسکا تعارف اُسکے دوست کی کزن کے طور پر ہوا تھا۔

"اچھا سنیں۔" وہ دروازے پر ہاتھ رکھتی کھولتی ایک پل کو رکی۔

"ہاں۔" اسنے اپنا گال آگے کیا۔اصمد نے پہلے کچھ سیکنڈ سوچنے میں لئے اور پھر آگے بڑھ کر اُسکے گال پر ایک ہلکا سا بوسہ کیا۔

"گھر جا کر بات کرتے ہیں اوکے۔انفیکٹ چلو میں تمہیں اوپر چھوڑ دوں پھر گھر جاؤنگا۔" وہ اُسکے ساتھ ہی باہر نکلا۔

"میں آتا ہوں۔" ارشم سے اشارے کر کے کہتا وہ عائشہ کے ساتھ آگے بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنے دوست کو کیوں لیکر آئے تھے؟اور وہ اٹھ کر چلا بھی آیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرا بھائی ایک لڑکی سے ملنے جا رہا ہے۔"

"ارے بہت کمینہ ہے وہ۔ میں نے اسے لالچ دیا کہ چلو عائشہ کی کزن بہت اچھی، اچھی ہیں اگر تم کہنا تو اُن میں کسی سے تم شادی کر لینا۔"

"ہاں جیسے میری بہنیں کر لینگی اس سے شادی۔"اس نے ناک بھلائی۔اسے اصمد کی یہ بات اچھی نہیں لگی مگر اسے کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں تم خیریت سے گھر پہنچ کر کال کرنا۔"اس نے اسے فورتھ فلور پر چھوڑا اور واپس پلٹ گیا۔وہ کتنی دیر اسی جگہ پر کھڑی اسکی پیٹھ کو تکتی رہی۔

www.novelsclubb.com

نہ جانے کیوں اُسکے جانے سے ساری رونقیں پھیکی پڑ گئیں تھی۔

****

گھر آنے کے بعد وہ اس ایک ملاقات کو لیکر کتنی سرشار تھی۔کتنا خوبصورت احساس تھا۔

"کیا کیا باتیں ہوئی؟"فروا نے اسے اس قدر مگن دیکھا تو پوچھ بیٹھی صرف وہی جانتی تھی وہ آج اصمد سے ملنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھے تو اصمد عائشہ اور کزن مگر وہ نہیں چاہتی تھی انفیکٹ اصمد نہیں چاہتا تھا کسی کو پتہ چلے کہ وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں یا ان دونوں کے درمیان کچھ بھی ہے سو وہ بھی اپنا منہ بند کیے تھی۔

وہ اپنے اور اصمد کے بیچ ہونے والی ملاقات کو کافی مگن انداز میں اسے بتانے لگی۔اُس کے چہرے پر ایک الگ ہی خوشی تھی جو اس سے چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

"اور ہاں اُسکا دوست بھی اُس کے ساتھ آیا تھا تو یہ نہ سمجھنا کہ ہم دونوں اکیلے ملے تھے۔"اُس نے سب تفصیل سے بتانے کے بعد آخر میں نہ جانے کیوں صفائی دی۔

"کون دوست ؟"فروا نے پوچھا۔

"اسکا بیسٹ فرینڈ ہے۔ تھوڑا بیوقوف سا۔مجھے تو بیوقوف ہی لگا تھا۔"اُسنے دونوں آنکھیں اوپر کی طرف کی۔لہجے میں ارشم کے لئے اہانت تھی۔

"اچھا دکھنے میں کیسے تھا؟"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ٹھاک مگر اسکی ہائیٹ اف اللہ پورے چھ فٹ کا تھا بلکہ اس سے اوپر کا ہو گا۔"ابھی اُسکا مذاق اڑاتی اگلے ہی پل وہ اسکی لمبائی کے قصیدے پڑھنے لگی تھی۔

"میں تمہیں اُسکا سنیپ اکاؤنٹ اصمد سے مانگ کر دونگی تم بات کرنا۔"

"نہیں بابا نہیں ہمیں ان سب سے دور رکھو۔"فروا نے منع کیا۔

"میں کون سا کہہ رہی تم اس کے ساتھ شادی کرو تم دیکھ لینا کیسا ہے اگر صحیح لگے گا تو تب ہی تم بات آگے بڑھانا۔"اس نے فٹ سے اپنا موبائل نکال کر اصمد کو میسج کیا۔

وہ نئے زمانے کے لوگ تھے جنکو موبائل استعمال کرنا اور کسی نامحرم سے بات کرنا غلط نہیں لگ رہا تھا۔واقعی میں اسمارٹ فونز ہمارے معیار زندگی کے ساتھ سنجیدگی سے گڑبڑ کر رہے ہیں۔

"دیکھو اس نے I'd بھیجی ہے تم ایڈ کرو اسے۔"اس نے ارشم کی I'd فروا کو بھیجی۔

www.novelsclubb.com

پہلے تو اس نے نانا کیا مگر پھر اس میں اس نے ارشم کو فرینڈ ریکوسٹ بھیجی۔

کچھ ہی پل میں اسکو دوسری طرف سے ایڈ کر لیا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم بات کرنا میں تب تک جا کر اپنے اپنی پیکنگ کی تیاری کروں۔" وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اسے بڑی یونیورسٹی میں ایڈمشن مل گیا تھا۔ جس کے لیے وہ جی جان سے تیاری کر رہی تھی کہ اگر اُسکا MBA میں آجاتا تو وہ اصمد کے ساتھ ہی اسکی یونیورسٹی میں پڑھتی۔

اور اس کے لیے اُس نے انتھک محنت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

#######

اسنے بی بی اے کمپلیٹ کر لیا تھا اسکا ارادہ تھا کہ ایم بی اے کے بعد وہ کسی اچھی جگہ جاب کریگی نہیں تو اپنے پھر ہاؤ سوائف۔اس سے آگے اُسکا کوئی پلان نہ تھا۔

اسے ہمیشہ سے اپنے لئے کرنا تھا جو بھی کرنا تھا۔اسے ہمیشہ سے اچھا بننے کے جنون تھا اور اسی چکّر میں لگی وہ سارا دن کتابیں لئے پڑی رہتی کہ یہ کتابیں ہی ہے جو اسے اُسکی منزل تک پہنچنے کا راستہ بنینگی۔

اس رات بھی وہ اپنے کمرے میں کتابیں لئے بیٹھی جب فروا اُسکے پاس آئی۔

"تم تو کہہ رہی تھی اُس کا دوست سنگل ہے۔ مگر وہ تو پچھلے دو سال سے ایک لڑکی کے ساتھ ہے۔"فروا نے غصے میں آکر اس سے پوچھا۔

"کیا مطلب؟"وہ حیران لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"یہی کی وہ کسی غیر مسلم کے ساتھ ہے پچھلے دو سال سے ہے اور تم مت کہ دینا کہہ تمہیں یہ بات نہیں پتہ ہے۔"

"سچ میں مجھے نہیں پتہ تھا۔اصمد نے کہا ہو شاید مجھے دھیان نہیں رہا ہو گا۔" وہ اپنی صفائی دینے لگی۔

"ہاں میں نے اس سے پوچھا تو اس نے اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اور یہ بھی کی وہ اب اس لڑکی کو چھوڑ نہیں سکتا."

"کیا مطلب کیوں نہیں چھوڑ سکتا؟ تو کیا وہ اب ایک غیر مسلم سے شادی کریگا نعوذ باللہ۔" اس نے حیرت سے منہ کھولا۔

"لگ تو یہی رہا ہے۔" فروا نے اپنا موبائل اُسکے سامنے کیا جسمیں ارشم کے ساتھ لگ کر کھڑی ایک لڑکی تھی۔

"کچھ خاص خوبصورت نہیں ہے۔" اُسنے ایک ہی نظر میں اسکو غور سے دیکھتے ہی تجزیہ کیا۔

"ہاں مگر اسے پسند ہے انفیکٹ سچّا پیار ہے۔" فروا نے مذاق اڑایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بڑے بڑے دانتوں والی لڑکی اسے پسند کیسے آسکتی ہے۔" عائشہ نے اس لڑکی کے لمبے چہرے اور آگے کی طرف نکلے ہوئے ہونٹوں کے درمیان ہلکے ہلکے دِکھتے دانت کو دیکھتی مذاق اڑاتے لہجے میں بولی۔

"اب دل گدھی پر آگیا تو پری کیا چیز ہے۔" فروا نے قہقہہ لگا کر کہا اور دونوں تیزی سے ہنس دی۔

"خیر تم اب مت بات کرنا میں اس بات کر کے بتاتی ہوں۔ میرے سامنے تو بڑا سیدھا بن رہا تھا۔"

"ہاں بس شکل کا معصوم ہے۔ حرکتیں نہیں۔" فروا نے طنز کیا۔

"اب یہ تو بات کر کے ہی پتہ چلے گا۔" اس نے سر جھٹکا اور کتابیں آگے کی۔

www.novelsclubb.com

"باہر موسم دیکھو کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔ چلو عمر سے بولیں کی ہمیں باہر لے چلے۔" فروا نے اسے کندھا پکڑ کر زبردستی اٹھایا۔

"یار میرا پہلا سمسٹر ہے اور مجھے کچھ نہیں آتا ہے۔"

"آدھے گھنٹے سے کچھ نہیں ہوتا چلو۔" وہ کھینچ کر باہر لے ہی گئی۔

کن من ہوتی ہلکی بارش نے سارا ماحول کافی خوشگوار بنا دیا تھا۔ ساتھ ساتھ میں چلتی ہوا کے جھونکوں میں جب بارش کی بوندیں چہرے پر پڑتی تو عجیب سا سکون اندر محسوس ہو رہا تھا۔

واقعی اللہ نے ہم انسان کے لئے کتنی رحمتیں عطا کی ہیں۔ بیساختہ اُسکے دل سے الحمد اللہ نکلا تھا۔

اب وہ تینوں ہلکی بارش میں بھیگتے گھر سے تھوڑی ہی دور بنے اوپن ائیر کیفے میں جا رہے تھے۔

عمر حسب معمول روڈ پر اپنی الول جلول حرکتیں کرتا انکو بیساختہ ہنسنے پر مجبور کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہم سب کو ایک دن ہنسا ہنسا کر مار ڈالیگا۔" وہ فروا کے کان کے بولی۔

"واقعی۔ مگر ہمیں بھی تو اس کے بنا چین نہیں پڑتا۔" عمر سارے گھر والوں کا چہیتا تھا۔ وہ اپنی شرارتوں سے سب کا ناک میں دم کیے رہتا مگر اسی طرح سب کا خیال بھی رکھتا تھا۔

فروا اور عمر بیسٹ فرینڈ تھے تو اُسکا تعریف کرنا بنتا تھا۔ عائشہ بڑی آپی کی طرح تھی۔

www.novelsclubb.com

#########

وہ بہت یونیورسٹی کے ہاسٹل میں شفٹ ہونے والی تھی۔ وہ بے تحاشا خوش تھی۔

ہاں گھر والوں سے دور ہونے کا تھوڑا دکھ تھا مگر اسے ابھی اپنی زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا۔

وہ ہر وقت خود کو یہ بات یاد دلاتی رہتی کہ اسے اپنے لیے بہت کچھ کرنا ہے، ابھی آگے اور بھی منزلیں تھی جنہیں تن تنہا اسے ہی پار کرنا تھا۔

اسکی پیکنگ ہو چکی تھی بس چھوٹی موٹی چیزیں تھی جنہیں وہ اکٹھا کرنے میں ہلکان ہوئے جا رہی تھی خاص کر اُس کا چھوٹا سا وینیٹی بیگ جس میں وہ اپنا میک اپ کا سامان لئے رہتی تھی۔

اور اس کی کتابیں۔

کتابیں پڑھنے کے لئے اور خریدنے کے لئے اس نے نہ جانے کتنے کتنے جھگڑے کیے۔

www.novelsclubb.com

زندگی جینے کا اصل طریقہ تو ہم پڑھ ہی سیکھتے ہے اور پھر کتابوں کا جنون۔

اگر کوئی اس سے پوچھتا کہ کتابیں تمہاری زندگی میں نہ ہوتی تو کیا ہوتا۔۔۔تو وہ

جواب دیتی

نامکمل۔

وہ کتاب کا احساس۔

صفحات کی مہک۔

وہ پنوں کو دھیرے سے سمبھال کا پلٹنا۔

جب نئ کتابیں کھولو یا پرانی اُنکی جو مہک ہوتی ہے وہ کسی نشے سے کم نہیں ہوتی ہے اور کہتے ہے نہ کتابیں محض وقت گزارنے کا سامان نہیں ہیں۔وہ ہمیں ان جگہوں اور اوقات میں لے جاتے ہیں جو ہم حقیقت میں کبھی نہیں جا سکتے بس محسوس ہی کر سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ایک الگ سے بیگ تو اس کی کتابوں کا تھا۔امی نے کتنا منع کیا کہ 'اتنا ڈھو کر کیا لے جانا جب وہاں جا کر تمہیں کورس کی کتابیں ہی پڑھنی ہے' مگر وہ نہ مانی۔

"پیکنگ ہو گئی تمہاری؟ کب جاؤ گی؟"

عینی نے اس سے پوچھا جو کہ اسکی دوست ہونے کے ساتھ ساتھ اسکی پڑوسی بھی تھی۔

"ہاں بس کچھ سامان رہتے ہے پھر جا کر ہی فارغ ہو نگی۔" اُسنے ہاتھ میں تھامے کپڑے بیڈ پر رکھے۔

سارا روم بکھرا پڑا تھا جو اُس کے جانے کے بعد ہی اب صاف ہوتا۔

"تم بتاؤ؟ کیا ہو رہا آجکل؟" اُسنے خود ہی صفائی کرنے کا سوچا۔ عینی بھی مدد کروا دیتی۔

"تم بات کرنے کے ساتھ ساتھ یہ کپڑے بھی تہہ کرو۔" اُسنے اسے کام پر لگایا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے۔" اُسنے کپڑے کا ڈھیر اپنی طرف کھسکایا۔

"کچھ نہیں ہو رہا آجکل بس بور بیٹھی ہوں۔ کرنے کو کوئی کام ہی نہیں ہے۔" عینی نے منہ بنا کر بتایا۔

"تو پھر کرو نہ کوئی کام پڑھائی میں من نہیں لگتا تو سلائی بنائی کرو کوکنگ سیکھو روز نئ نئ ڈشز بنا کر کھلاؤ۔"اُسنے گیان دیا۔

"اب زیادہ امّاں نا بنو میری۔اب تو بس شادی کا انتظار ہے۔"اس نے حسرت سے کہا۔

"کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے تمہیں؟"اُس نے عینی کو گھورا۔

"ہاں تب کیا کروں؟"

"اچھا تمہیں شادی کرنی ہے؟"اُس نے کپڑے چھوڑے اور اس کے پاس جا بیٹھی۔

"تو پھر ہے کوئی لڑکا تمہاری نظر میں؟"اس سے سوال پوچھتے اُس نے بغور اُسکا چہرہ دیکھا جہاں نا سمجھی کا عالم تھا۔

"تم ایسے کیوں پوچھ رہی؟"اُسنے شکی نظروں سے عائشہ کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو اسلئے کہہ رہی تھی کہ میری نظر میں ایک لڑکا ہے۔بہت قاعدے کا اور ہینڈسم بھی ہے۔تمہارے گھر میں تو کوئی پابندی ہے نہیں کہ پسند سے شادی نہیں کرنی وغیرہ وغیرہ۔"وہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی۔

"میں اصمد کے دوست ارشم کی بات کر رہی انفیکٹ میں تمہاری اس سے ابھی بات کرواتی ہوں۔"اسے نہ جانے کیوں جلد بازی ہوئی۔

"ہاں تو ابھی تو تم جا رہی ہو نا اچھے سے جاؤ وہاں جانا پھر فون کر کے بتانا۔"عینی نے اس کی جلد بازی کو دیکھ کر اسے روکا۔

"ارے نہیں کوئی جلدی نہیں ہے میں ابھی یہ کام کر رہی نہیں تو بعد میں بھول جاؤنگی۔"اُس نے کہتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا اور اسے کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

ارشم کا نمبر بہت پہلے ہی اُسکے پاس تھا ہاں البتہ کبھی اس سے خود آگے بڑھ کر بات نہیں کی تھی مگر آج ہمت آگئی تھی۔

وہ جو امائیں کہتی ہیں نہ کہ موبائل نے آج کل کی نسل کو بے دید کر دیا جنہیں نہ اچھے کی پہچان نہ برے کی وہ اپنے انجام کی پرواہ کئے بغیر سب کام کئے جاتے ہیں تو صحیح ہی کہتی ہے۔

وہ نڈر ہو گئی تھی۔اسے اپنے انجام کی پرواہ نہیں تھی کہ اُس کا کیا حشر ہوتا یا یوں فون کالز پر بات کرنا کتنا غلط تھا۔

کال ملاتے ہی اُس نے لپک کر اسے عینی کے کان میں لگا دیا کہ "بات کرو"۔پہلے پہل عینی کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے مگر اس کے بار بار اشارے کرنے پر اُس نے بلآخر ہمت کر کے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔"ارشم نے کافی گرمجوشی سے جواب دیا۔اس کو نت نئی لڑکیوں سے بات کرنا فلرٹ کرنا بہت پسند تھا۔

"کیسے ہیں آپ؟"اُس نے سرسری سا انداز اپنا کر پوچھا۔

"گڈ آپ بتائیں۔آپ کیسی ہیں؟"بلاشبہ اُسکی آواز کے ساتھ اُس کے بات کرنے کا انداز خوبصورت تھا۔اصمد نے کبھی اُس سے ایسے بات نہیں کی۔

"یہاں بھی سب ٹھیک ہے آپ کیا کرتے ہیں؟"عینی نے اس کے اشارے کو اب کہ نظرانداز کیااور اپنے تئیں سوال پوچھنے لگی۔

"جی کچھ نہیں بس پڑھائی ہو رہی ہے۔"

"اچھا۔آپ پڑھائی میں کیا کرتے ہیں؟"عینی نے تجسس سے پوچھا۔

"جی کچھ نہیں بس ایم بی اے کر رہے ہیں ہیں۔اور آپ؟"

"جی۔"عینی نے نا سمجھی سے پوچھا۔عائشہ اب گھبرا گئی کہ کہیں وہ الٹا سیدھا نہ بک دے اور اگر اصمد کو پتہ چلا تو لینے کے دینے پڑ جائنگے جھٹ سے اسکے کان سے موبائل کھینچ کر اُس نے کال کٹ کر دی۔

"کیا ہوا؟"عینی نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں میں تمہیں باقی کی تفصیل بتاونگی تب بات کرنا۔"اس نے آناکانی کرتے ہوئے بہانہ کیا۔

فائنلی پیکنگ ہو ہی گئی۔اسی نے تھک کر گہری سانس چھوڑی۔

"جب تمہیں وہاں پر رہنے کے لیے گھر مل رہا ہے تو پھر تم کیوں ہوسٹل میں رہنے کے لئے جارہی ہو؟"

"ہاں ہے تو گھر مگر پھر کھانا بنانا صفائی کرنا یہ سب ذمے داری بھی تو سر آجائیگی۔ اور خیر سے ہمارے ابّا امبانی تو نہیں ہے کہ نوکرانی رکھیں۔"اُسنے شرارت سے جواب دیا۔

"ہاں یہ بھی تو ہے۔"

www.novelsclubb.com

"چلو میں تمہیں اچھی سی چائے بنا کر پلاتی ہوں۔"وہ اسکو لیکر کمرے سے باہر آگئی۔

*****

"السلام علیکم۔" آدھی رات کو آنلائن آنے کے بعد اس نے ارشم کو عینی کی فیک آئی ڈی سے میسج کیا جو کی اس نے عینی کے لئے بنائی تھی مگر ابھی پاسورڈ اسی کے پاس تھا۔

"وعلیکم السلام میں آپکا ہی ویٹ کر رہا تھا۔" فٹ سے جواب آیا اور سچ میں وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

"کیا ہم کال پر بات کر سکتے ہیں؟" ارشم نے بے چینی سے پوچھا۔

"میں کرتی ہوں۔" عائشہ نے اپنی طرف سے اُسے کال ملائی۔

www.novelsclubb.com

"دن میں آپ نے اچانک سے کال کیوں کٹ کر دی تھی؟"نرم لہجے میں کافی اپنائیت بھری تھی وہ اُسکے سحر میں آگئی تھی اور پھر اُن دونوں کی روز روز باتیں ہونے لگی یہاں تک کہ اب عائشہ کا ہاسٹل جانے کا بھی ٹائم آگیا تھا مگر بجائے پڑھائی کرنے کے وہ اور ارشم ہر وقت ایک دوسرے سے لگے رہتے۔

اس نے کبھی بھی ارشم کو اپنا چہرہ نہیں دکھایا نہ ہی اس نے اسے دیکھنے کی کبھی ضد کی۔

بیچ بیچ میں اس کی اصمد سے بھی باتیں ہوتی رہتی مگر ارشم کے اُسکی زندگی میں جگہ بنا لینے سے اصمد کا اب وہ مقام نہیں رہا تھا۔

جس محبت اور توجہ کی وہ اصمد کی طرف سے متمنی تھی وہ سب کچھ ارشم نے بنا مانگے اسے دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے نفس میں بھٹک کر وہ اپنی نسوانیت کو بھلا بیٹھی تھی۔وہ جو کر رہی تھی صحیح کر رہی تھی اُسکی نظر میں لڑکی اور لڑکے کا آپس میں بات کرنا اور دوستی کرنا غلط نہیں تھا۔

ہاں کچھ پل کو یہ سمجھا جا سکتا کہ وہ اگر اصمد سے محبت کرتی یا اسے ارشم سے محبت ہوتی تو وہ کسی ایک سے بات کرتی مگر بیک وقت دونوں سے بات کرنا بہت ہی نازیبا تھا مگر اُسکی عقل میں یہ بات نہیں سما رہی تھی۔

اگر جو ارشم جان جاتا کہ وہ اس کے ہی دوست سے محبت کے دعوے کرتی پھر رہی ہے تب۔۔۔

تب کیا ہوتا؟

www.novelsclubb.com

اس نے نتائج کے بارے میں نہیں سوچا نہ ہی اسے سوچنا تھا۔

اسکی نظر میں وہ جو کر رہی تھی صحیح تھا۔

کیا ہوتا اگر ارشم کو پتہ چل جاتا کہ وہ عائشہ ہی ہے جو اس سے گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرتی ہے۔

اس کے اور ارشم کے درمیان ایک ان کہا مضبوط رشتا بن گیا تھا۔ جس سے اگر وہ بھاگنے کی کوشش کرتی بھی تو نہیں بھاگ پاتی کہ وہ خود دھیرے دھیرے اس کی اُس کی محبت کی اُسکی توجہ کی عادی بن گئی تھی۔

وہ جو اصمد سے محبت کے دعوے کرتی وہ سارے دعوے ایک ہی پل میں ڈھیر بن گئے تھے۔

وہ اپنی خواہشوں کی غلام تھی اور کہتے ہیں کہ خواہشیں غم کا آغاز ہوتی ہیں۔

"آپ کب ہمارے شہر آینگی ؟" ارشم نے کافی لگاوٹ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"لیٹ سی۔ کیا پتہ جلد ہی آؤں یا پھر نہیں بھی آؤں۔" اس نے اسے نہیں بتایا کہ وہ اُس کے شہر میں اسکی ہی یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے آرہی ہے۔

"جلد ہی آنا یہ نہ ہو کی تمہارے انتظار میں میری آنکھیں پتھر کی ہو جائے۔"اس نے ڈائیلاگ مارا۔

"آپ اردو ناول پڑھتے ہیں کیا؟"وہ زور سے ہنسی تھی۔

"نہیں تو مگر میں اُن سے بہتر رومانس کر سکتا ہوں۔"اپنے بیڈ پر آڑا ترچھا لیٹا وہ کانوں میں ایئر پوڈ لگائے مگن سا اس سے بات کر رہا تھا۔

"پلیز آپ رہنے ہی دیں۔"اسی سے یہ بات ہضم نہیں ہوئی۔

"اچھا آپ نے دیکھا نہیں اتنے دنوں سے میں آپکو شونو بیبو جان جہان کیا کچھ نہیں کہہ کر بلاتا ہوں۔"

"اچھا اس کو آپ رومانس کرنا کہتے ہیں تو میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر گذارش کر رہی کہ ایسا مت کریں۔"

"پر کیوں شونوا۔"وہ کافی پیار بھرے لہجے میں بولا تھا اُسکی کان کی لویں گرم ہوئیں۔اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

www.novelsclubb.com

"عینی۔"ارشم نے دھیرے سے سرگوشی کی۔

"ہمم۔"اس نے بس ہلکے سے ہنکارا بھرا۔اس کے اس طرح بات کرنے سے اب اس کے اور ارشم کے درمیان محبت کا شرم اور لحاظ کا ایک پردہ حائل ہو گیا تھا۔ وہ تو عینی کے لئے ایک پارٹنر ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ خود اب اُسکے پیار میں بسمل بن گئی تھی۔

"یہ جو تم پیار بھرا ہمم ہاں بولتی ہو بہت پیار آتا ہے تم پر۔"وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا۔

"یار ارشم آپ پلیز مجھ سے ایسے بات نہ کریں۔"اس نے کمزور سا احتجاج کیا۔

"ایسے کیسے ؟"اپنا نچلا ہونٹ دبا کر وہ پیار سے گویا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے ہی۔ہم کپل نہیں ہے۔"

"ہم ہیں۔اور تم میری زندگی میں آئی اپنی مرضی سے ہو پر اب جاؤ گی ارشم کی مرضی سے۔"

"میں بھاگ جاؤنگی اگر آپ ایسے ہی بی ہیو کرتے رہے تو۔۔۔۔"

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں جانے دونگا؟" کہتے ہوئے اُسنے کال کٹ کی اور اب اُسکے موبائل پر ویڈیو کال آنے لگی تھی۔

پہلے وہ گھبرا گئی مگر کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کال ریسیو کی اور کیمرا بیک کر دیا جس سے وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر عائشہ اسے دیکھ سکتی تھی۔

"میں تمہیں کسی بھی چیز کے لئے فورس نہیں کرونگا عائشہ۔آؤ میں تمہیں اپنا کمرہ دکھاتا ہوں۔" اور اٹھ کر اسے اپنا کمرہ دکھانے لگا تھا۔

اس کے بتانے کا اور دکھانے کا انداز ایسا تھا گویا وہ اس کے ساتھ اُس کے گھر میں موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ سائڈ ونڈو ہے جہاں سے باہر کا سب کچھ دکھتا ہے۔اور یہ میرا بیڈ جہاں پر میں اکیلے سوتا ہوں۔" انداز ذو معنی تھا مگر عائشہ نے کچھ خاص دھیان نہیں دیا۔

"یہ میری کتابیں، یہ المیرہ اور یہ ڈریسنگ ٹیبل جسمیں بس امی کے سارے سامان بھرے ہے۔"

کمرے کے 360° چکر لگاتا وہ اسے اپنا کمرہ دکھا چکا تھا اور اب باتیں کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا اور گھومتے ہوئے سارے گھر کو دکھا رہا تھا۔

کچھ چیزیں ہونے پر رہتی ہیں اور ہونے کا مطلب اس چیز پر یقین کرنا ہے۔ارشم کو یقین تھا وہ دونوں ایک نہ ایک دن ضرور ملینگے۔

اگرچہ وہ اس کے ساتھ بات چیت شروع کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی اور وہ خود سے آگے بڑھ کر نہیں کرتی تو اسے نہیں لگتا کہ ارشم کبھی اُس سے بات کرتا یا اس میں دلچسپی لیتا۔

www.novelsclubb.com

عینی کے لئے اس نے یہ سب کیا وہ اسے عینی ہی سمجھتا ہے۔

وہ اسے کتنی ہی بار روڈ لہجے میں اسے باور کرانے کی کوشش کرتی کہ وہ، وہ نہیں ہے جو وہ بنتی ہے مگر ارشم نے کبھی بھی اس کی بات پر کان نہیں دھرے۔

اسکا کہنا تھا کہ "ایک بار جب آپ ایک دوسرے سے پیار کرنے لگیں تو ظاہری شکل سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے"۔

"مگر آج کل کی جنریشن یہی ہے ارشم آج کل ہم صرف شکل وصورت کی وجہ سے دوسروں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں اور پھر محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔"

"مگر میں نے نہ تو تمہاری شکل دیکھی ہے نہ ہی کچھ اور مجھے مت دکھانا تم مگر تم میرے ساتھ تو رہو جیسی بھی رہو گی میری ہی رہو گی۔" اس کے بعد سے اس نے کبھی اسے بتانے یا جتانے کی کوشش نہیں کی کہ وہ عائشہ ہے۔

"عینی تم کو لگتا ہے میں خوش باش ہوں ہنس رہا ہوں کبھی مجھے کوئی دکھ نہیں ہوا مگر ایسا نہیں ہے۔ میں اندر سے کیسا ہوں یہ تم نے اتنے دنوں سے جاننے کی کوشش کی؟" وہ اب صوفے پر بیٹھ کر ریموٹ پر اُنگلیاں گھماتا چینل بدل رہا تھا۔ موبائل سامنے ٹیبل پر بوتل کے سہارے اٹکائے رکھا تھا جہاں سے عائشہ اس کو باآسانی سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے کیوں یہ سب بتا رہے ہیں مجھے جاننے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔"

عائشہ نے بے رخی سے جواب دیا۔

"تم نہیں جانو گی تو اور کون جانیگا؟" فٹبال میچ لگائے بیٹھا اسکرین تکتے ہوئے وہ اُس سے سوال پوچھ رہا تھا۔

"بھئی مجھے نہیں جاننا۔اور میں جان کر کیا کرو نگی؟ وہ بھی جب میں یہ جانتی ہوں کہ آپ کسی غیر مسلم کے ساتھ بھی ہیں۔" بات چیت ہونے کے پہلے ہی ارشم نے اسے سب کچھ اپنے بارے میں بتا دیا تھا۔

"میں اس کے ساتھ نہیں رہوں گا تمہیں لگتا ہے میں اس سے شادی کرنگا؟" ارشم نے موبائل اپنے ہاتھ میں اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"وہ سب مجھے نہیں پتہ بس آپ اس کے ساتھ ریلیشن میں ہیں یہی کافی ہے میرے لئے۔"

"تم کو ابھی میں سمجھ میں نہیں آرہا ہوں مگر تم دھیرے دھیرے جانو گی تب تمہیں میری محبت پر یقین ہو گا۔" اُسکا لہجہ گمبھیر تھا۔

"ہنہ محبت۔" عائشہ نے آنکھیں اوپر کو چڑھا کر نخوت سے کہا۔

"اچھا میں جارہا ہوں اپنے دوست کے گھر اُن کے گھر جا کر ہی میچ دیکھوں گا۔ایسے تو میں بس تم سے بات کرتا رہ جاؤنگا اور میرا میچ ہی مس ہو جائیگا۔"

مرد کتنا بھی محبت کا دعویٰ کر لے مگر عورت کے لئے اپنا فٹبال اور کرکٹ میچ کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

"اوکے اللہ حافظ۔" کہتے ہوئے عائشہ نے کال کٹ کر دی مگر اب آنکھوں میں نیند نہیں تھی۔اتنے دنوں سے اس سے بات کرتی تھی کہ اب اسی کے ساتھ سونے کی عادت ہو گئی تھی۔

اب وہ بے چینی سے کروٹ پر کروٹ بدلے جارہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اسکا ایڈمشن لکھنؤ یونیورسٹی میں ہو گیا تھا۔ جہاں اُسکا کل پہلا دن ہوتا۔

لکھنؤ میں یونیورسٹی شروع کرنے کا خیال سب سے پہلے راجہ سر محمد علی محمد خان،

خان بہادر، نے پیش کیا تھا۔

اور 1867 کے درمیان اس یونیورسٹی کا آغاز ہوا۔ ہلکے کریم کلر میں رنگی یہ

یونیورسٹی دور سے ہی دیکھ جاتی تھی جسکا رقبہ کئی ایکڑ تک پھیلا ہوا تھا۔

پہلے دن کا ہی سوچ کر وہ کافی ایکسائٹڈ تھی۔

اور پھر اصمد کا ساتھ تھا تو خوشی اور ہی زیادہ تھا۔

"جانے کیا کر رہا ہو گا فون کرتی ہوں اسے۔" سوچتے ہوئے اس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں مگر پھر رک گئی۔

"نہیں کل مل لو گی۔اور اگر ارشم کو پتہ چلا تو۔۔۔ویسے بھی اُسے نہیں پتہ میں کون ہوں مگر اسے بعد میں پتہ چلا تو کیا سوچے گا۔" یہ سوچتے ہوئے وہ رک سی گئی۔

"نہیں پہلے کی بات اور تھی۔۔مگر تم تو اصمد سے پیار کرتی ہو۔" کسی نے سرگوشی کی۔

"ہاں میں اصمد سے ہی پیار کرتی ہوں"۔۔۔

"تو پھر اس سے گریز کیسا؟"۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارشم کچھ نہیں ہے تمہارے لئے۔۔ سمجھی۔" اس نے خود کو ڈانٹا۔

اور پھر اصمد کو کال ملائی۔

چیزیں اس طرح کام نہیں کرتیں جس طرح آپ سوچتے ہیں۔اسے خود نہیں پتہ وہ کیوں ایسا کر رہی ہے یا وہ جو کر رہی ہے وہ صحیح ہے یا غلط اس بات کا فرق معلوم کیے بنا وہ بس ایک خالی زندگی جیئے جا رہی تھی۔

کیا تھا اسکا مقصد؟

کیا تھا اسکا اصل؟

کیا تھا صحیح طرح سے جینے کا سلیقہ؟

اسے اس سب کے بارے میں ذرا سا آئیڈیا نہیں تھا۔

اسے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ اسکی زندگی کا کوئی مقصد ہے بھی یا نہیں۔

اور یہ بالکل ممکن ہے کہ زندگی کا کوئی مقصد نہ ہو اور ہم صرف اپنی زندگی کے کچھ مقاصد کا تصور کر کے اپنے آپ کو بیوقوف بنا رہے ہوں تاکہ ہمیں زندگی سے مشغول رکھا جائے یا شاید وہ نفس کے پیچھے بھاگتے اپنے مقصد کو بھول گئی تھی۔

اسے لگتا کہ زندگی میں اپنا مقصد تلاش کرنے کی کوشش آپ کو ناخوش اور مایوس کر دے گی آخر میں آپ تھک ہار کر بیٹھ کر یہی سوچنگے کہ کاش جی لیا ہوتا۔

مگر وہ اپنی نسوانیت کو بھول رہی تھی۔

کون اسے سمجھائے؟ کون اسے بتلائے کی عورت کیا ہے؟

عورت کو کس طرح بنایا گیا۔

وہ اندھی ہو چکی تھی۔

اپنے نفس میں۔

اپنی خواہش میں۔

محبت کی چاہت میں۔

www.novelsclubb.com

****

پاک وہند اور دوسرے ملک کے لوگ جنہیں پرانی تاریخ راجاؤں اور انکے محل کو دیکھنے میں دلچسپی ہے وہ ایک بار ضرور لکھنؤ میں آئیں۔ لکھنؤ کے ہر کونے کے نظارے، آوازیں، ذائقے اور مہک نہ صرف ایک شہر بلکہ اُن کی طرز زندگی کے ارتقاء کی ایک خصوصی نمائش ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شہر نے اپنی زیادہ تر دلکشی کھودی ہے مگر لکھنؤ ہمیشہ کے لیے ان لوگوں کے دل میں رہتا ہے جو اس شہر سے عشق کرتے ہیں۔

اس وقت e رکشا پر بیٹھی چاروں طرف کا نظارہ لئے یونیورسٹی جارہی تھی۔

حسن گنج کے راستے میں پڑتی ہوئی یہ خوبصورت سے عمارت دور سے ہی دیکھ جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے بیگ کا اسٹریپ کندھے پر ڈالے اور ہاتھ میں ایک نوٹ بک پکڑے وہ عبایا سنبھالتی ٹک ٹک سے اتر گئی۔ کرایہ دیتے ہوئے اسی نے موبائل نکالا اور اصمد کو کال ملائی۔

"کہاں ہیں آپ؟" وہ حیران لہجے میں ادھر اُدھر دیکھتی بولی۔

اس سے کہا بھی تھا کہ باہر گیٹ کے پاس ہی کھڑے رہنا مگر نہیں جی وہ تو نواب تھے نا۔

ڈارک مہندی کلر کے عبایا میں سر پر اسکارف ڈالے اور دو انچ کی ہیل پھنے تھی ساتھ میں بلیک کلر کا گُچی کا بیگ کندھے پر لٹکا تھا۔ ہاتھ میں پھنی چین کی گولڈن رسٹ واچ جس پر ٹائم دیکھتی بیزاری سے وہ اگلے دس منٹ تک ویسے ہی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

اصمد تو کیا اُسکی پرچھائیں بھی ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔

تھک ہار کر اُس نے پھر سے کال ملائی۔

"نہیں آنا ہے آپکو تو بتا دیجیے میں اکیلے ہی بھٹکتے ہوئے پہنچ جاتی ہوں۔" وہ کافی غصے سے بولی۔

"آرہا ہوں صبر نہیں ہوتا۔ پیر میں پہیے نہیں لگائے ہے میں نے۔" وہ بھی چڑچڑا ہوا۔

"لگا لیتے تب بھی رینگ کر ہی آتے۔" اُسنے بھی دوبدو جواب دیا۔ اصمد نے کال کٹ کی۔

بالآخر اگلا پانچ منٹ اور انتظار کے بعد اسے دور سے اوریو کی جوڑی دکھائی دی تو وہ گھبرا گئی۔

اصمد کے ساتھ ارشم بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

اسکا دشمنِ جاں۔ اس کے ہوش و حواس ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔

"آج کے دن اوریو بن کر آنا ضروری تھا۔" اس نے اصمد کے کان میں دھیرے سے سرگوشی کی۔

اصمد کا کلر ڈارک براؤن تھا اور ارشم گورا تو وہ اصمد کو چڑانے کے لئے اسے اوریو بولتی تھی۔

"زیادہ نہ بولو۔" اصمد نے اسے چپ کرایا۔

"اب چلو گی یا باہر ہی کھڑے رہنا ہے۔" آگے بڑھتے ہوئے اسے گھورا۔

"چل رہی ہوں۔" وہ اپنے بیگ میں جھانکتی آئی ڈی کارڈ نکالنے لگی تھی۔

اُسکے پیچھے چلتے ہوئے ارشم نے اسکی پشت کو دیکھا اور ساتھ ہی اصمد کو دونوں ساتھ چلتے ہوئے اچھے دکھ رہے تھے۔

"اللہ آپ دونوں کو ہمیشہ ایسے ہی ساتھ رکھے۔" شرارت سے کی چین گھماتے ہوئے اس نے تیز سے کہا تو دونوں نے ایک ساتھ ہی تیز آواز میں "شٹ اپ" بولا تھا۔

"واہ کیا کو آرڈینیشن تھا آپ دونوں۔" اب کے اصمد نے اسے گھورا تو وہ منہ کو زپ لگاتا چپ ہوا۔

"اور اگر جو آپکو پتہ چل جائے کہ میں کون ہوں کیا تب بھی آپ ایسے ہی دعا دینگے ؟"ایک پل کو سوچتی عائشہ نے قدم روکا اور اسکے مقابل کھڑی ہوئی۔

"کیا مطلب ؟"وہ حیران ہوا چابی گھماتے اُسکے ہاتھ ایک پل کو رکے۔

"کچھ نہیں۔اور کتنی دور ہے کلاس اصمد ؟"وہ اصمد سے سوال پوچھتی وہ آگے بڑھی تھی۔

جب کہ ارشم اب دھیمے دھیمے قدم بڑھاتے ہوئے اُسکی بات کا مطلب سوچ رہا تھا۔ ڈاکومنٹ اس نے بہت پہلے ہی دے دیے تھے باقی کی تفصیلات جان کر وہ اصمد کے ساتھ چلتی ایم بی اے کی کلاس میں پہنچی مگر اندر نہیں گئی۔

"کلاس نہیں لو گی ؟"اصمد نے اسے دروازے سے اندر جھانتے اور واپس اُسکے پاس آتے دیکھ پوچھا۔

"پہلے دن کون کلاس لیتا ہے ؟آج ہم بنک مارنگے۔"وہ شرارت سے ہنستی ہوئی بولی گالوں کا گڑھا اور گہرا ہوا۔

"اچھا۔تو باہر سے ہی بول دیتیں اب پھر اتنے کلو میٹر چلتے ہوئے باہر جاؤ۔" وہ بے زار ہوا۔

"افو کچھ نہیں ہوتا۔میں ہیل پہن کر باآسانی چل لے رہی اور تم جوتے پھن کر نہیں چل سکتے۔" اُسنے آنکھیں حیرت سے بڑی کیں۔

"اچھا چلو کہاں چلنا ہے۔" وہ مانتے ہوئے بولا۔"چلو گے ؟" پاس کھڑے ارشم سے سوال کیا۔

"کہاں جانا ہے ؟" اس نے بھی وہی سوال کیا۔

"وہیں۔۔اپنی پرانی جگہ۔۔" وہ مسکراتی بولی۔

"اوکے ! چلو۔" ارشم کے کندھے پر ہاتھ مارتا وہ اُسے رحیم کی نہاری جانے کا بتانے لگا۔

www.novelsclubb.com

پرانے لکھنؤ میں اگر آپ آئیں تو یہاں کے کباب اور نہاری کلچے کا ذائقہ نہ لیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

یوں وہ لوگ ارشم کی گاڑی میں بیٹھ گئے۔

میپ میں نخاس کی لوکیشن ڈالتے ہوئے ارشم نے اپنا پسندیدہ گانا بجایا۔

عائشہ کو بساختہ وہ یاد آیا۔اسی سے وہ باتیں کرتی تھی اور اب کیسے اس کے سامنے

اجنبی بن کر بیٹھی ہے یوں جیسے اسے جانتی ہے نہ ہو۔

اتنے دنوں کا اٹیچمنٹ ہو گیا تھا اور اوپر سے یہ گانا۔

انگلش میں دھیمی آواز میں گاتا وہ سنگر اس کے دل و دماغ کی دنیا میں ہلچل مچا رہا تھا۔

یہ ارشم کا پسندیدہ گانا تھا جو کہ اس نے عائشہ کو بہت بار گا کر سنایا تھا

You've been locked in here forever

And you just can't say goodbye

www.novelsclubb.com

Kisses on the foreheads of the lovers

Wrapped in your arms

You've been hiding them in hollowed out

pianos

Left in the dark

وہ اسٹیئرنگ وہیل پکڑے ارشم کے ہاتھوں کو لگاتار دیکھے جا رہی تھی یہاں تک کہ اسکی آنکھوں میں پانی آگیا۔

کیا وہ اُسکے سامنے رہتے ہوئے ہمیشہ ایسے اجنبی بن کر رہیگی۔

یا پھر اسے بتا دینا چاہیئے؟ اصمد کو چھوڑ کر ارشم کے ساتھ رہنا چاہیے؟

نہ جانے وہ کیسا ردعمل کرے۔

"ابے یہ کیا بھنبھناتا ہوا گانا لگایا کچھ پتہ نہیں کیا سر ہے کیا تال۔" اصمد نے بیزاری سے بولتے ہوئے گانا بدل کر کوئی پنجابی گانا بجایا۔

وہ جھٹکے سے ہوش میں آئی اور دوسری طرف دیکھتے ہوئے اس نے انگلیوں کی پور سے آنکھیں صاف کی۔ دھندلاتا منظر اب صاف دکھنے لگا تھا۔

اکبری دروازہ دور سے نظر آنے لگا تھا۔

ہرے رنگ کے لگے بورڈ میں بڑا بڑا اکبری گیٹ لکھا تھا مگر یہاں پارکنگ کی جگہ با مشکل ملتی تھی۔ خیر وہ گاڑی سے اترے۔

دکان کی طرف جانے والی سڑک تنگ تھی اور انسانی ٹریفک جام۔

وہاں بہت سارے دو پہیے تھے، انسان، ہر ایک خلا کی تلاش میں۔ کوئی بھی خود سے نہیں چلتا اور جو چلتا تو ٹریفک کے بہاؤ کے ساتھ آگے بڑھنا پڑتا۔

بھیڑ کو تقریباً چیرتے ہوئے ریستوران کے اندر گھسے تھے۔

دکان کے باہر کوئی سائن بورڈ نہیں تھا۔

بے حساب گرمی تھی اور لوگوں کا شور واللہ۔۔

www.novelsclubb.com

جیسے تیسے جگہ بناتے وہ دوسرے فلور پر پہنچے جہاں اتفاق سے کوئی جوڑا کھانا کھا کر اٹھ ہی رہا تھا۔

وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھے اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔

ایک لڑکا آکر پلیٹیں اٹھانے لگا۔اُسکے بعد ٹیبل صاف کی جو کی بس نام بھر صاف تھی۔انگلی پھیرنے پر منوں بھر چکنائی انگلیوں پر جم جانی تھی۔

تین پلیٹ نہاری اور کلیجے ساتھ میں چکن تکہ آرڈر کر کے اب وہ اطمینان سے باتیں کرتے کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔

نہاری ایک گوشت کا سالن ہے جسے رات بھر دھیمی آگ میں خاص مصالحے کے ساتھ پکایا جاتا ہے۔اس طرح گوشت بہت نرم منہ میں پگھل جاتا ہے۔رحیم کی نہاری اس نہاری سے بہت مختلف تھی جو دہلی کی خاص نہاری کہی جاتی تھی۔رحیم میں یہ نسبتاً پتلا تھا جو کی ڈھکن جیسی پلیٹوں میں سرو کیا جاتا تھا۔ گرما گرم کلیجوں اور پیاز کے لچھوں کے ساتھ مزہ دوبالا ہو جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

نہاری کلیجے کھا کر اُنہوں نے میٹھے میں کھیر منگوائی اور اب سر جوڑے پیسے کا حساب کتاب کر رہے تھے۔

"زیادہ ٹینشن نہ لو آج کی بل میں پے کرو نگی۔اگلی بار آپ دونوں کرنا مگر میں یہاں نہیں آؤ نگی۔کسی مہنگی جگہ پر۔" ہلکے سے مسکراتی وہ اب اپنا بیگ کھول کر پیسے نکال رہی تھی۔

جبکہ وہ دونوں اب کندھے اُچکاتے ہوئے مزے سے اپنی کھیر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

وہ ابھی ہاسٹل میں نہیں شفٹ ہوئی تھی بلکہ اپنے کسی رشتے دار کے گھر ٹھہری تھی مگر آج اپنا سامان لدوا کر وہ یونیورسٹی کے ہاسٹل میں موجود تھی۔

کافی محنت مشقت کے بعد اس نے اپنا سامان سیٹ کیا اور بیڈ شیٹ وغیرہ بچھائی۔

کتابیں چھوٹی سی ٹیبل پر سیٹ کی اور اس کام میں کب صبح سے شام ہو گئی پتہ ہی نہیں چلا۔

ابھی ٹائم ٹیبل بھی بنانا تھا۔اف اف۔۔۔۔کل سے پوری سنجیدگی کے ساتھ پڑھائی کرنی تھی۔

اس سب سے فارغ ہوئی تو خیال آیا صبح کا ہی جو کھایا تھا بس وہی کھایا تھا اور اب پیٹ میں چوہے کود رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کھانا پتہ نہیں کب ملے گا۔سوچتے ہوئے وہ کب نیند کی وادی میں چلی گئی کوئی ہوش نہیں رہا۔

"۔۔۔اٹھو۔۔"کسی کے جھنجھوڑ کر اٹھانے پر وہ آنکھ مسلتی بیزار سا منہ بنا کے اٹھی۔

یہ اُسکی روم میٹ تھی۔اس کا نام جنت تھا۔

"اٹھو میس میں بلا رہے ہیں چلو کھانا لے لیں."وہ برتن نکال رہی تھی جو کی اس نے بیڈ کے نیچے چھوٹی سی جالی کی ٹوکری میں رکھا تھا۔

"ہاں اٹھ رہی ہوں۔مگر میرے پاس تو برتن نہیں ہے۔"وہ پریشان ہوئی۔اس نے سوچا تھا جا کر خرید لیگی مگر وقت ہی نہیں ملا۔

"کوئی بات نہیں بس میرے ساتھ چلو ہم دونوں ایک میں ہی لے لینگے۔"وہ مدد کرنے کو تیار ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کتنی اچھی ھو۔"وہ بیساختہ اُسکے گلے لگی۔

"اچھا چلو ابھی لیٹ ہو جائیگا تو بچا کھچا ملے گا۔"

"اوکے۔"وہ بکھرے بالوں کا جوڑا بناتی اُسکے ساتھ آگے بڑھی۔

بالآخر کھانا کھا کر چہرے پر تھوڑی بشاشت آئی تو وہ نہانے کے لئے باتھ رُوم میں گھس گئی۔

فریش ہو کر اب وہ کتابیں پھیلائے بیڈ پر بیٹھی تھی ساتھ ساتھ جنت سے باتیں بھی جاری تھی۔

وہ دو بہن ایک بھائی تھی بھائی اُسکا باہر کسی ملک میں رہتا تھا جبکہ اسکی بڑی بہن پی ایچ ڈی کر رہی تھی اور وہ ایم بی اے دوسرے سال میں تھی۔اُسکی امی کا کچھ سال پہلے انتقال ہو گیا تھا۔یوں مختصر سی تھی اُسکی کہانی۔

سانولے سلونے چہرے پر ستواں کھڑی ناک اور پتلے چھوٹے سے ہونٹ وہ تھوڑی اندر کی طرف دھنسی آنکھیں بلاشبہ وہ خوبصورت نہیں تھی مگر اسکے چہرے پر جو چمک جو نور تھا وہ فاطمہ کو کسی کے چہرے پر دیکھنے کو نہیں ملا تھا۔وہ نازک دل سی لڑکی اُسے ایک ہی دن میں پیاری لگ گئی تھی۔

نوٹس آدھے ادھورے بن گئے تھے کہ اسکا فون بجا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو۔" اُسنے قلم چلاتے ہوئے سرسری سا انداز اپنایا۔ وہ پچھلے کئی دنوں سے اس سے کٹ گئی تھی۔ اس سے خود سے رابطہ نہ رکھتی نہ ہی اس کے مسیجز کا جواب دیتی مگر وہ اُسے کال کرتا اُسکی حال چال لیتا اپنے ہر پل کی خبر دیتا اور اس سے بھی یہی چاہتا تھا۔

"کیوں فون کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"میری مرضی ہے میں فون کرونگا اور تمہارا کام ہے مجھ سے بات کرنا تو تم وہی کرو۔" ارشم نے کافی دھونس بھرے لہجے میں کہا۔

"اور اگر نہ کروں تو؟" اس نے اکھڑ لہجے میں پوچھا۔

"تو کچھ نہیں بیبو۔ میں تو شریف بچہ ہوں کیا ہی بگاڑ لونگا۔" وہ اچانک سے معصوم بنا۔ عائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"کیا کر رہے ہیں سوئے نہیں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں تو اپنے دوست کے گھر ہوں۔ فٹبال میچ کا آج فائنل ہے۔" ارشم نے ٹی وی اسکرین پر نظر جماعت جواب دیا۔

"اوکے۔" اس نے کچھ نہیں کہا۔

"تمھیں نہیں یقین تو ویڈیو کال کر لو۔" ارشم نے اس کے اس طرح چپ رہنے پر کہا۔

"نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ میں سو رہی ہوں۔" وہ بے زار سی ہوئی۔

"نہیں تم کرو ویڈیو کال۔ مجھے معلوم ہے تم یہی سوچ رہی کہ شاید میں کسی اور سے بات کرنے کے لئے بہانہ کر رہا ہوں۔" تفصیل سے بتاتے ہوئے اُسکے چہرے پر عائشہ کی ناراضگی کا ڈر تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوکے کریں۔" وہ کتابیں ہٹا کے سائڈ میں رکھتی اب لیٹ گئی۔

ارشم نے فٹ سے اُسے کال کی اور اس نے پک کیا۔ واقعی وہ کہیں اور کسی کے گھر میں بیٹھا تھا۔

"دیکھ لو یہ سب بیٹھے ہیں اور یہ میں ہوں۔" اُس نے فرنٹ کیمرہ کھولا۔

"آج آپکے خاص دوست نہیں ہیں؟" اس نے اصمد کی غیر موجودگی کو محسوس کیا۔

"ہاں وہ نہیں آیا۔ کہہ رہا تھا اُسے جلدی سونا اور اٹھنا ہے۔"

"تم کو پتہ ہے بیبو اصمد بھائی جس لڑکی سے بات کرتے ہیں وہ اُسنے ہماری ہی یونیورسٹی میں ہماری ہی کلاس میں ایڈمیشن لیا ہے۔" چپس کھاتا ہوا وہ مزے سے بولا۔

"بیبو یار تم آجاتی یہاں ہم لوگ کتنا گھومتے۔" اب کہ اس نے گلاس اٹھا کر ہونٹھ سے لگایا تھا اور گھونٹ بھرتے ہوئے اُسنے منہ عجیب طریقے سے بنایا تھا یوں جیسے کوئی کڑوا مائع ہو۔

www.novelsclubb.com

عائشہ نے اس کے تاثرات نوٹ کئے۔

اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔ ایسے ایکسپریشن تو بس وہی لوگ۔۔۔۔ جو۔۔ اس کے آگے اس سے سوچا نہ گیا۔

"آپ کیا پی رہے ہیں؟"اس نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اچانک سے پوچھا۔

ارشم گڑبڑا کر سنبھلا۔

"ک کچھ تو نہیں اسپرائٹ ہے۔"اسے گرین کلر کی بوتل سامنے کی۔

"نہیں یہ کولڈ ڈرنک نہیں ہے۔"اس نے انکار میں سر ہلایا۔

"تمہارا دماغ چل گیا ہے کیا؟"ارشم نے اب تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں آپ پھر سے ایک گھونٹ لیجئے۔"وہ اپنی آنکھیں اُسکے چہرے پر گڑائے لگاتار دیکھے جا رہی تھی۔

"لو اس میں کیا ہے۔"ہنس کر کہتے ہوئے اس نے ایک بڑا سا گھونٹ لیا اور عجیب سا منہ بنایا یوں کی جیسے حلق میں کوئی خاردار چیز چلی گئی ہو۔

"آپ ڈرنک کر رہے ہیں؟"اُسکی آواز صدمے سے پھٹ گئی۔

یہ انکشاف اس کے لئے بہت بھاری تھا۔

جاری ہے

www.novelsclubb.com

قسط نمبر دو

www.novelsclubb.com

آیئے تاش کا ایک سودا کرتے ہیں۔

جان بوجھ کر ایسے راستے پر چلنا جسے آپ جانتے ہیں آپ کو گم کر دے گا۔

اس طرح رہنا گویا آپ جانتے ہیں کہ اس عمل کی قیمت کیا ہو گی۔

دھیرے دھیرے چھاؤں اور چھاؤں کی دنیا میں بہتا

www.novelsclubb.com

آپ کے قیمتی وجود کا ہر لمحہ،

ایک خود ساختہ بے معنی جنگ ہے۔

جب آپ کے ہاتھ آخر کار مضبوط گرفت میں آنے لگتے ہیں تو وہ کانپنے لگتے ہیں اور آپ پھسلنے لگتے ہیں۔

گہرے، اندھیرے نامعلوم گڑھے میں گر کر

ہر گزرتا لمحہ آپ کو مزید گھسیٹتا ہے۔

کچھ بھی محسوس نہیں کرنا،

یہ صرف آپ کو احساس ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ سے بہت ٹوٹے ہوئے تھے۔

خوف رہتا ہے جو،

آپ کے خیالات کو کھا جاتا ہے،

ایک پراسرار قوت،

www.novelsclubb.com

آپ کے جسم کے گرتے ہی آپ کی روح کو اٹھاتی ہے۔

اور صرف اداسی اور ندامت محسوس ہوتی ہے

آپ کا نقطہ نظر اب واضح ہے،

اور آپ جانے کے لیے آزاد ہیں،

کیونکہ آپ کے پیاروں کے آنسو بہاؤ کی طرح ایک دریا بناتے ہیں۔

آپ کو قطرے ایسے محسوس ہوتے ہیں جیسے وہ طوفانی آسمانوں سے آئے ہیں،

لیکن آپ اب ان کی گرجدار درد سے بھری چیخیں سننے کے لیے بہت دور چلے گئے ہیں۔

اس خاموشی کو محسوس کرتے ہیں جسے آپ اتنے عرصے سے ترس رہے تھے۔

آپ کو احساس ہو گیا ہے کہ جلد ہی آپ کے پاس بچانے کے لیے کچھ نہیں بچے گا۔

جیسے ہی آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی روح ختم ہونے لگتی ہے،

آپ بے دلی سے اپنی اس سنگین غلطی کی معافی مانگتے ہیں،

www.novelsclubb.com

لیکن اس کی کوئی امید نہیں ہے،

کیونکہ آپ وہ کھیل اب ہار چکے ہیں جسے آپ نے اتنی بے وقوفی سے کھیلا ہے۔

آیئے تناش کا ایک سودا کرتے ہیں۔

(جوناتھن اسٹیل)

ارشم کا برتر تیب لہجہ اور اُکھڑی سانسیں اسے بہت کچھ سمجھا گئیں تھی۔

ایک پل کو عائشہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔اُسنے کبھی بھی اپنی زندگی میں یوں سامنے سے کسی کو شراب نوش کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔اُسکا چہرہ سفید اور پھیکا پڑ گیا تھا

ہاں فلموں وغیرہ میں یہ چیز عام کر کے دکھاتے ہیں مگر اسے آج تک یہی پتہ تھا کہ اگر شراب کو مسلم پر حرام فرمایا گیا تو وہ اُنکے لئے حرام ہی ہو گا مگر اب احساس ہوا کہ ایسا نہیں ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کیسے کیسے الزام لگا رہی ہو تم سچ میں یہ کولڈ ڈرنک ہے"۔اُسنے بوتل اٹھا کر پھر سے دکھائی۔

"مجھے یقین ہے نہیں ہو سکتا۔آپ کا انداز مجھے بتا رہا ہے ارشم آپ کیسے انکار کر سکتے ہیں؟"

اُسنے موبائل تکیے کے سہارے ٹکایا اور اپنی ادھ کھلی آنکھیں چھت پر جمائی بروقت اُسکی خود سمجھ میں نہیں آرہا ہے تھا کہ کیا کرے۔کانپتے ہاتھوں سے اُسنے اپنی گردن کے پچھلے حصے کو رگڑا اور خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔اسے بے تحاشہ گرمی لگنے لگی تھی۔وہ اپنے ہوش وحواس سے بیگانہ ہوا جا رہا تھا۔اُسنے کانوں سے ایئر پوڈ نکال کر سامنے ٹیبل پر رکھ دیا اور کال ڈراپ کر دی۔

"ارشم۔۔۔۔۔"وہ صدمے سے بولی اور دوبارہ کال ملائی۔

"کیا ہے یار بعد میں بات کرتا ہوں دوستوں کے ساتھ ہوں"۔اُسکا بولنے کا انداز لڑکھڑاتا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارشم آپ کال نہیں کٹ کرنگے پلیز۔۔۔پلیز مجھے دیکھنا ہے".

"دماغ خراب ہو گیا تمہارا۔" وہ دانت کچکچاتا بولا۔اُسکی آنکھیں نشے سے لال ہو رہیں تھی اور ساتھ میں عائشہ کا دل بھی خون رنگ سا ہو رہا تھا۔

وہ چاہتی تو وہیں پر اسکا فون کٹ کر کے جا سکتی تھی مگر اس نے نہیں کیا۔

اسے دیکھنا تھا کہ ارشم کیا ہے کیسے کیا کرتا ہے۔پتہ نہیں کیوں اُسکا دل نہیں گوارا کیا کہ وہ اُسے چھوڑ کر جائے۔وہ ایک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی یہاں تک کہ اسکی آنکھوں سے پانی کے قطرے جمع ہونے لگے۔

ارشم نے فون نیچے رکھ دیا۔رابطہ ویسے ہی جاری رہا۔اسکرین پر نظریں جمائے وہ ہوش و حواس سے بے قابو ہوتے ارشم کو دیکھے جا رہی تھی اپنے آپ آنسو اُسکے گالوں سے پھسل کر نیچے گرے۔

www.novelsclubb.com

اسکو تو اتنی اونچی جگہ پر بٹھایا تھا پھر کیسے وہ یوں ایسے اس قدر نیچے گر سکتا ہے جہاں سے وہ خود بھی اُسے نہیں اٹھا سکتی تھی۔

اسے اس پر کراہیت نہیں آئی نہ ہی وہ اُسے یوں دپٹ کر کوس کر طعنے دیکر جا سکتی تھی۔

اب وہ اور اسکے دوست کوئی گانا لگا کر بھنگم آواز میں گانا چ رہے تھے۔سب کے سب اپنے حواس سے بیگانے لگ رہے تھے نہ ہی انہیں موت کا خوف تھا نہ ہی اللہ کا ڈر۔

"کس قدر پستی تک جا گرے ارشم تم۔میں نے تو تمہیں کچھ اور سوچا تھا اور تم اس قدر۔۔۔اس قدر گھٹیا نکلے۔"اپنے گیلے گالوں کو بار بار صاف کرتی وہ اُسکے لئے نہیں رونے کی کوشش کرتی کافی بیچاری سی لگ رہی تھی۔

"بے۔۔۔بو۔۔۔۔سو گئی۔۔"لڑکھڑاتی آواز میں کانپتے ہاتھوں سے موبائل نیچے سے اٹھا کر ارشم نے ہاتھ میں لیا۔

اسکا بدن پسینے سے شرابور تھا اور سانسیں دھونکنی کی طرح چل رہی تھی۔

"آپ ایسے اس حالت میں ہیں آپکو اس طرح دیکھ کر مجھے نیند آسکتی ہے؟" اُسکے گیلے لہجے میں ایک شکوہ چھپا تھا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟" بس تھوڑا سا پیا ہے وہ بھی بیئر ہے۔ اسمیں اتنا نشا نہیں ہوتا ہے۔ وہ بے جان سے بہانے دے رہا تھا۔

"بات نشے کی نہیں ہے ارشم۔ جو چیز اللہ نے حرام کی ہے سمجھو وہ حرام ہے آپ کو نہیں پتہ شراب کیا کیا کام کرواجاتی ہے۔ اس سے کتنوں کے گھر خراب ہو گئے، کتنوں نے اپنی زندگیاں ہار دی۔ یہ عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے پھر اسکو آپ بیئر بول لیں یا شیمپین نام بدلنے سے اسکے کام نہیں بدلنگے۔"

اپنی ادھ کھلی آنکھیں لئے وہ اُسے چپ چاپ بولتے ہوئے سن رہا تھا مگر اسکے پلے کچھ نہیں پڑ رہے تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بس تھوڑا سا پیا ہے کہیں سے لگ رہا ہے تمہیں دیکھو۔" وہ خود کو نارمل دکھنے کی کوشش میں اور بیوقوف دکھ رہا تھا اسکا کوئی بھی عمل اب اسکو قائل نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں پتہ آپ ابھی گھر جا سکتے ہیں کہ نہیں؟" وہ اب تیز آواز میں چلائی۔ حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا۔

"ہاں یانا ارشم۔" اُسکی آواز میں ایک وارننگ تھی۔

ج جا سکتا ہوں۔ اُسکی آواز کمزور سے ہوئی۔

اوکے آپ اسکوٹی کی چابی اٹھائیں اور نکلے اِدھر سے۔

"اگر راستے میں کچھ ہو گیا تو۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہو گا۔ آپ فوراً نکلے اور فون نہیں کٹنا چاہیے۔"

"اوکے اوکے جا رہا ہوں۔" لڑکھڑاتی مگر دھیمی چال میں چلتا وہ آگے بڑھا تھا۔

*****

قریباً دو بجے اسے ارشم نے پھر سے کال کی وہ جاگ ہی رہی تھی۔

ایک طرح سے کوئی طوفان آیا تو جو اُسکی دھجیاں بکھیرتے ہوئے چلا گیا۔

آنکھ بند کرتی تو آنکھوں کے سامنے لگاتار ارشم کا چہرہ آجاتا.

"اف اللہ کیا کروں۔" اُسنے دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھیں بیدردی سے رگڑی جن سے آنسو بار بار آئے جارہے تھے۔

"کیسے میں اس جنجال میں پھنس گئی جہاں سے میں واپس بھی نہیں جاسکتی۔"

www.novelsclubb.com

ابھی بھی وقت تھا اسکے پاس خود کو روکنے کا۔

خود کو سنبھالنے کا۔

مگر اسکا دل نہیں مان رہا تھا۔

نظروں میں ارشم کا ہنستا مسکراتا چہرہ آجاتا جو زندگی کی باتیں کرتا تھا۔ جس نے اسے سکھادیا وہ بھی کسی کے لئے خاص ہو سکتی ہے۔

وہ سب چیزیں جو اصمد نے کبھی نہیں محسوس کروائی۔ وہ سب ارشم نے بن مانگے اُسکی جھولی میں دے دیا تو آج اگر وہ اس حالت میں تھا تو وہ کیسے اُسے چھوڑ کر جا سکتی ہے۔

نہ جانے اسے کیسے غلط فہمی ہوئی کہ اب۔۔۔

اب سے وہ ارشم کو بدل دیگی۔

پیار سے۔

ضد سے۔

غصے سے۔

یا پھر نفرت یا جھگڑا کر کے وہ اُسے بدل کر رہیگی۔

اسکو لوگوں کو بچانے کا شوق تھا۔

www.novelsclubb.com

یہاں ہر کوئی اپنی نفسا نفسی میں جی رہا تھا مگر وہ ہمیشہ دوسروں کا دفاع کرتی اُنکی مدد کرتی آئی تھی کیسے اس وقت اسکو اکیلا چھوڑ سکتی تھی۔

لوگوں کی مدد کرنا یا بچانا دراصل اپنے میں ہی ایک بیماری ہوتی ہے جسکو وائٹ نائٹ سنڈروم کہتے ہیں۔

اسے لوگوں کی مدد کرنا اچھا لگتا تھا بھلے ہی خود کیوں نہ بری بن جاتی کسی تھوڑی سی تعریف اُسکی انا کی تسکین کا باعث بن جاتی تھی۔

"میں ارشم کو بچاونگی ان سب سے۔"

"اس گندگی کے ڈھیر سے۔ ٹھیک ہے پہلے کوئی نہیں تھا اُسکی زندگی میں اسے سمجھنے والا سمجھانے والا۔ ناہی تانیہ نے اسے منع کیا اور شاید اصمد کو بھی پتہ ہو؟" اس کے چہرے پر سنجیدگی کا جال بنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں اگر اصمد کو پتہ ہوتا تو ضرور بتاتا۔"

"پھر بھی میں ہوں نہ۔"

"عائشہ۔"

"ایک گولڈن کارڈ(سنہرا پتہ)۔"

"ایک وائٹ نائٹ(white knight)"

"میں اسے بدل کر رہو نگی۔"اُسکی آنکھوں میں اپنے آپ کو برتری پر لانے کا جنون دکھ رہا تھا۔

اس کے اندر یہ عادت بچپن سے تھی بھلے ہی وہ اس سے انکار کرتی کہ نہیں مجھے نہیں پسند لوگوں کا میری تعریف کرنا یا سراہنا مگر اصل میں وہ اندر ہی اندر سے اس چیز کی بھوکی تھی۔

اسے دوسروں کے منہ سے تعریف سننا،اُنکے لئے اہم ہونا،

www.novelsclubb.com

دوسروں کو بتانا کہ کیا کرنا ہے،کیسے کرنا ہے

اور انکی سویور(saviour)بننا پسند تھا جو کہ ایک طرح سے اسکی انا کو اسکی کم خود اعتمادی کو پر کرتا تھا اور اب یہی چیز اسے ارشم سے جڑنے پر مجبور کر رہی تھی۔

ایک طرف اُسکا دل کر رہا تھا اس سے بات نہ کرے مگر دوسری طرف کوئی کہہ رہا تھا کہ اگر تم نے ارشم کو ایسے اکیلا چھوڑ دیا تو وہ اور اندھیرے میں چلا جائیگا۔

"ارشم کیا ہم بات کر سکتے ہیں؟؟" کافی سوچ سمجھ کر اُس نے ارشم کو میسیج بھیجا۔

موبائل کی اسکرین پر نظریں جمائے اُسکی آنکھوں میں کافی بے چینی تھی۔

نروس سی چھوٹی انگلی کو دانتوں کے دبائے ناخن چباتے تیزی سے پیروں کو ہلاتی وہ اُسکے جواب کا انتظار کر رہی تھی۔

"دے کیوں نہیں رہا یہ جواب۔" دھیمی مگر غراتی آواز میں وہ خود سے بولی۔

"ہمم بولو۔ میں تمہیں ہی کال کرنے والا تھا۔" نہا کر ارشم اب کافی فریش ہو چکا تھا۔ رگڑ رگڑ کر برش کرنے اور ماؤتھ واش کے بعد اب اُسکے منہ سے شراب کے بھبھکے آنے بند ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گیلا تولیہ ہینگر پر ڈالتا وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہوا۔

"میں نہا رہا تھا بس ابھی نکلا ہوں۔"

"تو بتا کر جانا چاہیے تھا آپکو۔" فون اسپیکر آن ہونے کی وجہ سے اسکی آواز کمرے میں گونجی تھی۔

"ارے ارے سمبھل کر بیوی ہو کیا تم میری؟؟" اسے چھیڑتا وہ دھیمے سے ہنسا تھا۔

"بننا بھی نہیں ہے۔"

"کیوں؟" اُسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔

"آپ نے اپنی حرکتیں دیکھی ہیں؟" اُسکے لہجے میں انگنت شکوے پنہاں تھے۔

"آئی ایم سو سوری۔" وہ شرمندہ ہوا۔

"مجھ سے مت بولیے سوری۔ میں آپکی لگتی کیا ہوں آج ہیں ساتھ میں کل نہیں ہے۔" بے بسی کے مارے وہ غصے میں چلا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے تو میری شکل بھی نہیں دیکھی ہے۔" وہ طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی۔

"ارشم نے شکل سے نہیں محبت کی ہے عینی۔" وہ جذبات بھرے لہجے میں بولا۔

عائشہ کا حلق تک کڑوا ہوا۔ وہ تو اسے عینی سمجھتا ہے اسے تو پتہ بھی نہیں کہ اسکرین کے پیچھے کون ہے کیسا ہے اور یہاں تم اُسکے لیے فکر مند ہو رہی تھی۔ اس نے خود کو ڈانٹا۔

"مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے عینی بس تم میرے ساتھ رہو میں تمہاری شکل دیکھنے کی یا تمہیں ملنے کی ڈیمانڈ نہیں کر رہا ہوں۔ "بس میرے ساتھ رہو۔

"آپ کو اٹیچ منٹ ہو گئی ہے مجھ سے ارشم اور محبت اٹیچ منٹ سے بھی زیادہ گندی چیز ہوتی ہے۔"

"مجھے وہ سب نہیں پتہ مگر اتنا پتہ ہے کہ تم میری زندگی میں جب سے آئی ہو مجھے لگتا ہے اب جینا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"اور وہ جو آپ تانیہ کے ساتھ اتنے عرصے سے ہے۔ "اُس نے طنزیہ لہجے میں ارشم کی غیر مسلم گرل فرینڈ کا نام لیا۔

ارشم نے خجالت سے گردن کھجائی۔یہ اُسکا ایسا پوائنٹ تھا جہاں آکر وہ چپ ہو جاتا تھا۔

کیا تھی اُسکی وجہ کیوں وہ اُسکے ساتھ تھا نہیں پتہ مگر وہ اُسکے ساتھ تھا اور یہی بات عائشہ کو ہضم نہیں ہوتی تھی۔

"تم اُسکی بات نہ کرو میں اس سے شادی نہیں کرنے والا۔"اس نے ایک کمزور سی دلیل دی۔

"اور ایسا جب تانیہ چاہیگی تبھی ہو گا۔کیونکہ آپ تو اسے چھوڑ نہیں سکتے بھلے ہی آپ اس سے محبت نہ کریں۔اگر اس سے اتنی ہی محبت ہوتی تو آپ مجھ سے بات نہیں کر رہے ہوتے اس وقت۔"اُسکا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا۔ارشم ایک پل کو خاموش ہوا۔

www.novelsclubb.com

"خیر وہ آپکا ذاتی انتخاب ہے میں اس میں کچھ نہیں کہوں گی۔" اُسنے اس بات کو رفع دفع کیا کہ کون سا اسے ہمیشہ سے ارشم کے ساتھ رہنا ہے۔اسے تھوڑا سمجھائیگی سدھارنے کی کوشش کریگی۔

کیا پتہ اُسکی وجہ سے ارشم کا بدلنا لکھا ہو۔اُسکی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک تھی۔

"کیا آپ مجھے بتانا پسند کرنگے آپ کب سے یہ کام کر رہے ہیں؟؟" اس کے انداز میں ایک حکم تھا۔

"کیا؟؟" ارشم نے نظریں چرائی اوپری ہونٹ کو دانتوں تلے دبائے وہ اب اسکی جھٹلانے کے بہانے سوچ رہا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔" وہ سراسر انکاری ہوا۔"کچھ گھنٹے پہلے جو تم نے دیکھا وہ بھول جاؤ۔اب ایسا نہیں ہوگا۔" حلق کو تھوک سے تر کرتا اسکو انکار کرتا اُسکا لہجہ کمزور سے ہوا۔نہ جانے کیوں وہ اس سے کچھ چھپا بھی نہ پایا اور اب بتا بھی نہیں سکتا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"ارشم۔"اس کے لہجے میں ایک وارننگ تھی۔وہ شرمندہ سا اپنے بیڈ پر لیٹا تھا اٹھ بیٹھا۔

"کیا کروں؟" کنفیوزڈ سا وہ ناخن چباتا خود کو ہی کوسے جا رہا تھا۔

عائشہ کی آواز اور اسکی پرسنالٹی ایسی تھی وہ انکار کر ہی نہیں سکتا تھا بھلے سے اس نے اسے نہیں دیکھا تھا مگر بات کرتے ہی اسے محسوس ہو گیا تھا کہ کچھ تو بات تھی اس انجان لڑکی میں۔

اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے اُسکی آنکھوں میں الجھن سی ظاہر تھی۔سگریٹ کی ڈبی سے سگریٹ لیکر کر اسے دو انگلیوں کے درمیان دباتا وہ دماغی جنگ میں محو تھا۔ایک شعلہ سا لائٹر سے لپکا اور سگریٹ کی ٹپ کو سلگا گیا تھا پھیپھڑے میں کڑوی ہوا بھرتا وہ عینی پر بھروسہ کرنے کا سوچ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے نہیں پتہ تھی وہ کون تھی کیا تھی نہ ہی اسے جاننا تھا۔اسے اس سے بات کرنا اسکی کھٹی میٹھی تکرار سننا اور اسکے لیے فکر مند سا انداز بہت کچھ تھا جو اسے عائشہ کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

وہ تانیہ کے ساتھ پچھلے ایک سال سے تھا مگر جو محبت اسے عائشہ جسے وہ عینی کے نام سے جانتا تھا کے لیے محسوس ہوئی تھی ویسی تانیہ سے نہیں محسوس ہوئی تھی یا ایک طرح سے وہ تانیہ سے بس زبردستی کا رشتہ نبھا رہا تھا۔

"بتاتا ہوں۔" پیٹ میں ہوتی گڑ گڑ کو دباتے وہ آخر کار اس نتیجے پر پہنچا کہ اب اسے عینی کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دینا چاہیے۔

"جو ہو گا دیکھا جائیگا." گلا کھنکار کر وہ دھیمی آواز میں اپنے بارے میں سب بتانے لگا تھا۔

وہ ہمہ تن گوش ہوئی۔

www.novelsclubb.com

****

"پہلے میں ایسا نہیں تھا۔" ارشم کی آواز دھیمی کسی بچے کی طرح لگی تھی جو غلطی کرنے کے بعد اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔

"میں تو پہلے شرافت سے پڑھائی کرتا تھا مگر پھر مجھے ایک دوست مل گیا عثمان جسے ہم لوگ بابا نہیں کہتے وہی۔" اسے اپنے ایک دوست کا بتایا جسکا وہ اکثر ذکر کرتا تھا۔

"میری جب اس سے دوستی ہوئی تھی وہ حافظ قرآن تھا۔" ارشم کا دماغ کئی سال پیچھے گیا جب اس کے بورڈ کے ایگزام ختم ہوئے تو وہ اپنی خالہ کے یہاں کچھ دن تھا کیونکہ پھر اسے میڈیکل انٹرنس دینے دہلی جانا تھا اور یہیں مسجد میں جاتے نماز پڑھتے اُسکی عثمان بابا سے دوستی ہو گئی تھی جو کہ حفظِ قرآن کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بعد میں جا کر اُسے پتہ چلا کہ بابا نیکی کرنے کے بعد رات میں شراب اور گانجا (marijuana) پیتے تھے۔

اسے بھی ایک دو بار آفر کی پہلے پہل اس نے منع کیا کہ حرام ہے۔ میری امی جان گئی میری تو جان لے لینگی۔

"ارے ایک آدھ بار پینے سے کچھ نہیں ہوتا۔" اپنے گھر کے باہری کمرے میں بیٹھے وہ اسے بیئر کا گلاس تھماتے غٹک جانے کو کہہ رہے تھے.

اس وقت ارشم کی عمر انیس سال تھی کچھ کچّی عمر جہاں صحیح غلط کا پتہ نہ تھا۔

اس رات اس نے پہلی بار بیئر کو لبوں سے لگایا تھا

ایک بیئر نے کچھ نہیں کیا۔ اس نے کچھ مختلف محسوس نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کو سب سے پہلے اس کے ذائقے سے نفرت ہوئی لیکن بعد میں اسکا دل کیا وہ ساری بوتل غٹک جائے

ڈکار لیتے ہوئے وہ آس بھری نظروں سے بابا کو دیکھے جا رہا تھا کہ وہ اُسے دوسرا گلاس دیں۔

"ہاں میں پیتا ہوں میں نشے میں بھی ہوتا ہوں، لیکن میں بے قابو نہیں ہوتا ہوں۔"

"مجھے غلط مت سمجھو یار، میں نے شراب پیتے ہوئے کچھ احمقانہ حرکتیں کی ہیں، لیکن میں نے کسی کے ساتھ نازیبا حرکتیں نہیں کی نہ ہی ڈرنک کرتے ہوئے میں نے کبھی گاڑی نہیں چلائی، نہ کسی کے ساتھ کوئی غلط فعل کیا ہے۔ میں بس چپ چاپ پی کر ایک طرف پڑا رہتا ہوں تاکہ میں اگر ہوش میں نہ ہوں تو مجھ سے کوئی غلط حرکت بھی نہ ہو۔" وہ خود کی شخصیت کو اس کے سامنے پالش کر رہا تھا۔ اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کوئی غلط کام نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

"بابا کہتا ہے اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دینگے اگر سچے دل سے توبہ کی جائے۔"

"واؤ آپ اور آپکے عثمان بابا۔ آپکو لگتا ہے یہ جو اُنہوں نے آپکو نشے کی عادت لگوائی ہے اس کی معافی ملے گی آپکو؟" غصے سے بولتے ہوئے اُسکا تنفس تیز ہوا دل کر رہا تھا کہ بس نظروں کے سامنے وہ عثمان بابا آجائیں تو اُن کے ہوش ٹھکانے لگا دے۔ مگر سامنے ارشم تھا اس کو پیار سے سمجھانا تھا نہ کی زبردستی سے۔

"میں آپکو جج نہیں کرونگی ارشم۔ جو کیا آپ نے خود کے لئے کیا آگے بھی آپ خود کے ہی ذمے دار ہونگے۔" اس نے تھک کر گہری سانس لی۔ فلحال کوئی سرا سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے۔

"آپ کو جب پتہ ہے یہ چیز غلط ہے تو پھر کیوں آپ اپنے دوست کے گھر گئے تھے۔" کافی دیر تک دونوں ایک دوسرے کی سانسیں سن رہے تھے تو بلآخر عائشہ کو ہی بولنا پڑا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کیوں بار بار سوال پر سوال کر رہی ہو عینی۔ وہ چڑ سا گیا۔ اس کے لئے دوستوں کی محفل چھوڑ کر چلا آیا اور یہ محترمہ اس کا کب سے انٹرویو لئے جا رہی تھیں۔

"میں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی آپکے بارے کے جاننا میرا حق ہے۔" اس نے حق جتانے والے لہجے میں کہا ارشم اُسکی ادا پر قائل ہوا۔

"ارے فٹبال میچ تھا نا تو انکو بیٹنگ کرنی تھی تو میں ہی بتاتا ہوں کہ کون سی ٹیم کب ہارے گی اور کونسی ٹیم کب جیتیگی اور کس پر کب کتنا پیسہ لگانا ہے۔" بے فکری سے کہتے ہوئے اُسکے لہجے میں اب خود کے لئے ستائش تھی۔

عائشہ کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی سمجھ میں نہیں آیا کی وہ اب کیا کہے۔

اسکا دماغ بس بیٹنگ (betting) لفظ پر اٹک چکا تھا۔

"میں فون رکھ رہی ہوں۔" کنپکپاتی آواز میں کہتی ہوئی وہ کھٹ سے فون کاٹ چکی تھی۔

آج کی رات اس پر بہت بھاری ہونے والی تھی۔ سوجے ہوئے پپوٹوں کو ہاتھوں کی مدد سے نارمل حالت میں لاتی وہ کافی بے چین نظر آرہی تھی۔

دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

"یااللہ میں کس جنجال میں پھنس گئی ہوں۔" آنکھیں چھت پر ٹکائے چت لیتی وہ اللہ سے شکوہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

******

الارم کی کوفت زدہ آواز پر اس نے مندی آنکھوں سے موبائل اٹھایا اور الارم بند کیا اور چت لیٹی چھت کو غائب ذہن سے تکے جا رہی تھی۔

"اب اٹھ بھی جاؤ۔ نو بجے کلاسز شروع ہو جائیگی کب اٹھو گی کب ریڈی ہو گی۔"

اُسنے جمائی لیتے کروٹ بدلی۔

جنت تیار ہو چکی اور اب دیوار گیر آئینے میں دیکھتے ہوئے بال بنا رہی تھی۔

"ابھی کتنا ٹائم ہوا ہے۔" کسلمندی سے انگڑائیاں لیتے اس نے پوچھا آنکھوں میں نیند بھری تھی۔

"وہ تو تمہاری حرکت پر منحصر کرتا ہے کہ تم کتنی پھرتیلی ہو۔" پرفیوم اٹھا کر خود پر چھڑکتے جنت نے خود کو ستائش بھری نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بلآخر کاہلی سے اٹھتے ہوئے اس نے اپنے کپڑے اٹھائے اور کمرے سے باہر نکلی۔

ایک تو ہاسٹلز کے باتھ رُوم جہاں پر لمبی قطار لگی تھی۔

وہ بھی جا کر اسی لائن میں لگ گئی اللہ اللہ کر کے اس کی باری آئی تو وہ جلدی سے باتھروم میں گھس گئی۔ نہا کر کپڑے پہنے اپنے اُتارے ہوئے کپڑے اور چھوٹی سی باسکٹ جس میں اسکے صابن شیمپو اور دیگر ضروریات کے سامان تھے لیکر باہر نکل گئی کیونکہ سامنے والی لڑکی دھڑادھڑ دروازہ پیٹے جا رہی تھی۔

"سو جاتی ہو کیا بہن؟" اُسکے باہر نکلتے ہی اس لڑکی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ وہ جواب میں گھوری دیکر آگے بڑھ گئی فلحال بحث کرنے کا موقع نہیں تھا۔

شاکنگ پنک رنگ کی اوورسائز شرٹ جسکے بٹن اس نے کھول رکھے تھے اور اندر کالی رنگ کی ٹی شرٹ اور کالی ہی رنگ کی جینز پھنے وہ یونیورسٹی جانے کے لئے ریڈی ہو رہی تھی۔ چھوٹے چھوٹے مگر سیدھے اور سلکی بالوں کو اس نے ویسے ہی کھلا چھوڑ کر بس سامنے ایک نگوں والی پن لگائی اور بلیک اینڈ وائٹ nike کے اسنیکرز پیروں میں ڈالے اس نے بیگ اور کتابیں اٹھائی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھی۔ جنت پہلے ہی جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کلاس میں جا کر وہ چپ چاپ ایک طرف بیٹھ گئی اصمد اور ارشم کلاس میں نظر نہیں آرہے تھے۔

"خیر مجھے کیا۔" کندھے جھٹکا کر اس نے پہلی کلاس لی جو کی اچھی ہی گزری سب کا انٹروڈکشن کروایا جارہا تھا پھر سر اصغر نے مارکیٹنگ مینجمنٹ کی کلاس لی اور باہر نکل گئے تبھی یہ دونوں بیفکری سے کندھے پر بیگ جھلاتے کلاس میں داخل ہوئے۔اس نے اس دونوں کو دیکھ کر نظر انداز کیا اور کتاب میں سر دئے بیٹھی رہی۔

"ایک ہی دن میں پڑھ کر امبانی کی کمپنی میں جاب نہیں لگ جائیگی تمھاری۔" اصمد نے آگے بڑھ اُسکے سر پر چپت دھری اور کتاب سرکا کر اپنا بیگ رکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھی رہی۔

"کھسکو گی۔" اصمد نے اسے پرے کھسکنے کو کہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"کیا ہو گیا ہے؟ موڈ آف لگ رہا بھی کا؟" ارشم سے بیگ اُتار کر اگلی بینچ پر رکھا۔

"تو کیوں نہیں ناراض ہو نگی میں؟ جب یہ جانتے تھے آج میرا پہلا دن ہے یونیورسٹی۔" وہ غصے میں سر اٹھا کر بولی۔

"کیا مطلب تمہارے استقبال میں تھالیاں لیکر کھڑے ہو جاتے گیٹ پر۔" اصمد نے اسے کندھے سے پکڑ کر دوسری طرف دھکیلا تو وہ اپنا کندھا چھڑاتی جلدی سے دور کھسک گئی بیساختہ نظریں ارشم کی طرف گئیں کہ آیا وہ دیکھ تو نہیں رہا مگر وہ اس وقت موبائل نکالے اس پر اپنی انگلیاں نچا رہا تھا۔

"بات نہ کر کرو۔" وہ منہ بنا کر پھر سے کتاب میں جھک گئی۔

"اوکے۔" اصمد نے اسکا بگڑا موڈ دیکھ کر دوبارہ سے مخاطب نہیں کیا جانتا تھا کہ ابھی کچھ دیر میں صحیح ہوں جائیگی اور واقعی میں ایسا ہی ہوا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد وہ اُسے اپنی روم میٹ کے بارے میں اور باقی سب چیزوں کو تفصیل سے بتا رہی تھی جسے وہ بڑے دھیان سے سن رہا تھا اصمد سے باتیں کرتے وقت اس

نے کنکھیوں سے ارشم کو دیکھا جس کا دھیان ہنوز موبائل میں ہی لگا تھا۔ کل رات اس نے جو کیا اُسکا ہلکا سا شائبہ بھی اس کے چہرے پر نہ تھا۔

"کیسے شریف بن رہا ہے میرے سامنے جیسے میں اسکی اصلیت سے واقف نہیں ہوں۔ دوغلا انسان۔" اس نے دانت پیستے من میں ہی سوچا۔

"تو پھر آپ لوگوں کا شاید آج کلاس کا موڈ نہیں ہے؟"

"وہ کیوں؟"

"وہ اسلئے کہ نہ ہی اسائنمنٹ دکھ رہے نہ ہی نوٹس آپ لوگ بس آوارہ گردی کرنے آتے ہیں نا۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔" ارشم اچھل کر بینچ سے نیچے اترا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہمیں ایسا سمجھتی ہیں؟ مجھے چھوڑیئے آپ اصمد کو بھی ایسا سمجھتی ہیں؟"

"تو سمجھنا کیا ہے جب سے یہ میرے سامنے بیٹھا ہے تب سے جتنی لڑکیاں آئیں گئیں ہیں اوپر سے نیچے تک ایکس رے کیا ہے۔"

"توبہ کرو۔میں تو تم سے بات کر رہا تھا۔"

"ہاں وہ دکھ رہا تھا۔۔اور ہاں میں آپ دونوں کو اپنے پاس نہیں بیٹھاونگی۔"

"دیکھ رہے ہو ابھی کل ہی آئی ہے اور ابھی سے رنگ بدلنا شروع ہو گئی۔"اصمد نے ارشم سے شکایت کی۔

"کوئی نہیں تھوڑا برداشت تو کرنا ہی پڑے گا۔آخر کو بھابھی جو ہیں۔"آخر میں اسکا لہجہ شرارتی ہوا جو کہ عائشہ کو نہ جانے کیوں پسند نہ آیا مگر وقت کا تقاضا تھا سو منہ چپ کیے بیٹھی رہی۔

"ہاں جیسے تم برداشت کر رہے ہو اپنی بندریا کو۔"اصمد چڑا۔

"اوئے۔۔۔۔تمیز سے کوکو(kuku)ہے وہ میری۔ایسے الفاظ نہیں سنو نگا اس کے لئے۔"ارشم بگڑ گیا۔

"کوکو کون؟"وہ سر اٹھا کر حیران نظروں سے اُنہیں دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"اسکی گرل فرینڈ ہے غیر مسلم بتایا تو تھا تمہیں۔"اصمد نے کہا تو اسے بہت برا لگ گیا۔دل کی دھڑکنیں غیر سی ہوئی۔

"آپ لوگ کو یہاں بیٹھ کر بحث کرنی ہے تو کریں میں جا رہی ہوں لائبریری۔"

غصے سے اٹھ کر اُس نے جھٹکے سے اپنی کتابیں نوٹس اور بیگ اٹھایا اور تیزی سے باہر چلی گئی۔

"اسے کیا ہو گیا؟"اصمد اس کے یوں جانے پر حیران سا ہوا ارشم نے بس کاندھے اچکا دیے۔

www.novelsclubb.com

****

یہ دنیا صرف سفید اور سیاہ رنگ کی روشنی میں نہیں بنی ہے۔اور نہ ہی سبھی سفید ہوتے ہیں نہ ہی سیاہ۔

کبھی کبھی آپکو ایسی چیز کو دھیان سے دیکھنا پڑتا ہے کہ جس چیز کو آپ سفید سمجھ رہے ہیں یا سیاہ وہ اصل میں کیسا ہے۔آپ اصل رنگ کو ایسے نہیں سمجھ سکتے ہیں جب تک آپ خود اپنا ہاتھ اس رنگوں والی بالٹی میں نہیں ڈالتے ہے اور نتیجتاً یہ ظاہر ہو جاتا ہے کون اصل میں کس رنگ کا ہے۔

اگر اس دنیا کچھ چیزیں مثبت ہیں تو کچھ منفی بھی ہیں اور اُن میں عائشہ جیسے لوگ آتے ہیں جو نہ ہی پوری طرح منفی ہوتے ہیں نہ ہی پوری طرح مثبت۔

اپنی غرض کے لئے کبھی کبھی گرے رنگ بھی اپنا لیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ تینوں ہی گرے رنگ کے دائرے میں داخل ہو گئے تھے اور تینوں ہی اپنے اصل سے سامنا کرنے میں ڈرتے تھے۔

"میں چھوڑو نگی نہیں اس ارشم کے بچے کو۔"اپنی مٹھیاں بھینچتے وہ کچکچائی۔

اسے ارشم کا یوں تانیہ کا دفاع کرنا پسند نہیں آیا تھا۔

مگر وہ اس سے کچھ نہیں سکتی تھی ایک طرف اصمد جسے چھوڑنا اس کے لئے ناممکن جیسے تھا اسکے لیئے پورے آٹھ سال انتظار کیا اور اسے اپنی جلد بازی اور بیوقوفی کی وجہ سے نہیں کھو سکتی تھی۔۔

مگر جب اصمد اس سے باتیں نہیں کرتا یا دھیان نہیں دیتا تو وہ ارشم کو کال کرتی اور حیرت کی بات تھی کہ وہ ابھی تک عائشہ کی آواز نہیں سمجھا تھا۔

چاہے جانے کی خواہش انسان کو اندھا بنا دیتی ہے اور کس کو توجہ درکار نہیں ہوتی ہے۔ بھلے ہی گھر والے کتنے ہی پیار سے پالے پوسے محبت میں کمی نہ آنے دیں پھر ہم صنف نازک کسی نامحرم کی توجہ حاصل کرنے کے لئے بیچین رہتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

اسکا بھی یہی حال تھا ایک طرف اصمد سے دھواں دھار محبت کے دعوے کرنا اور دوسری طرف سارا سارا دن رات ارشم سے لگے رہنا اُسکی خود غرضی کو ظاہر کر رہا

تھا۔وہ دونوں کے درمیان ایک ہنڈولے کی طرح جھول رہی تھی جہاں زیادہ توجہ ملی وہاں چلی گئی۔

اصمد اس سے محبت نہیں کرتا تھا اُسے یہ بات اچھے سے پتہ تھی اور اسے یہ بھی پتہ تھا کہ آپ کسی کو خود سے پیار کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے ہیں۔

اور پھر وہ دن آگیا جس کا اسے ڈر تھا۔

ارشم اب اسے دیکھنے اور ملنے کی خواہش کرنے لگا تھا اور وہ بھی اس آنکھ مچولی سے اب تھک چکی تھی۔

"جب تم لکھنؤ رہتی ہو بیبو تو ہم لوگ کیوں مل نہیں سکتے؟"

"کیونکہ پھر آپکو پتہ چلے گا کہ میں کون ہوں آپ مجھے چھوڑ دینگے۔"اس کے انداز میں کھو دینے کا ڈر تھا وہ اُسکے ساتھ منسلک ہو گئی تھی اس سے الگ ہونا اب اسے نہ ممکن سا لگنے لگا تھا اس نے اصمد کو اپنی محبت اور توجہ کے آگے پھیکا بنا دیا تھا۔

"نہیں کیوں چھوڑ ونگا یار۔جب اتنے مہینے سے بات کر رہے ہیں میں نے تم سے ملنے اور دیکھنے کی خواہش نہیں ظاہر کی جب سے تم سے ملا ہوں خوش خوش رہنے لگا ہوں۔یار دوست پوچھتے ہیں کہ کون ہے وہ لڑکی جس نے ارشم کو بدلنے پر مجبور کر دیا۔"

"آئی نو۔مگر۔۔۔۔"وہ شش و پنج کا شکار تھی۔

"اگر مگر کچھ نہیں کل ہم لوگ کس کیفے میں ملینگے او کے؟"اس نے ضدی لہجے میں کہا۔

"پہلے جان تو لیں میں کون ہوں ایسا نہ ہو کہ آپکے سر پر آسمان ٹوٹ پڑے۔"

"نہیں ایسا نہیں ہو گا تم کیوں اپنے بارے میں اتنا غیر محفوظ ہو۔کیوں خود کو کم تر سمجھتی ہو؟"

"ایسا نہیں ہے؟آپ کچھ زیادہ ہی بول رہے ہیں۔"اسے اسکا یوں بولنا برا لگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں جہاں تک بات کرنے کے انداز سے تم پڑھی لکھی عادت واطوار کی اچھی معلوم ہوتی ہو تم نے مجھے نماز پڑھنے پر مجبور کر دیا مجھ سے وہ چیزیں چھڑوادیں جن کے بغیر مجھے لگتا تھا جی نہیں پاونگا۔بس ایک بار تو ملو۔"

"اوکے۔کیا میرے اصل سے واقف ہو کر میرے ساتھ رہنگے؟"آواز میں ایک ڈر تھا کھو دینے کا ڈر۔

"کیا سچا کیا جھوٹا؟ یہ جو تم ہو نہ عینی یہی تم ہو اصل میں۔ تمہیں کیا لگتا یوں چہرہ چھپا لینے سے تم اپنی اصلیت چھپالو گی؟ مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ تم کیا ہو اور یہ جو دماغ میں خناس بھرا ہے نہ کہ چھوڑ دونگا اینڈ آل۔ارشم اپنی چیزیں اپنے لوگ کبھی نہیں چھوڑتا۔ جس طرح سے تم میری کیئر کرتی ہو جس طرح سے تمہارے انداز میں میرے لئے فکر ہوتی ہے کیا مجھے یہ سب محسوس نہیں ہوتا۔"اس کی آواز میں اس کے لیے محبت جھلک رہی تھی وہ ایک پل میں بھول گئی کہ اسکی پہلے سے ایک

www.novelsclubb.com

گرل فرینڈ ہے۔اسے بس ارشم کا جذبات سے پُر لہجہ سمجھ آرہا تھا باقی سب جائے بھاڑ میں۔

"we have met before۔" (ہم پہلے مل چکے ہیں)"منتشر دھڑکنوں کو سنبھالتے اس نے بولا تھا سانس حلق میں اٹک سی گئی تھی۔

"where ؟(کہاں)"یک لفظی جملہ۔۔شٹ۔۔۔میں نے کیوں بتادیا خود کو کوستی وہ چپ سی رہی۔

"let me guess(مجھے بوجھنے دو)"

وہ خاموش سی ہوئی دل تھا کہ دغابازی کرنے پر آمادہ تھا۔

"the girl i met at the mall (وہ لڑکی جس سے میں مال میں ملا تھا)"اُسکے صحیح گیس کرنے پر وہ چپ کی چپ رہ گئی بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔

"بولو۔سچ میں تم وہی ہو۔عائشہ۔"اُسکی آواز فطری جذبات سے لبریز ہوئی۔

"ہمم۔"اس نے ہنکارا بھرا۔

"اوہ مائی گاڈ۔پہلے کیوں نہیں بتایا؟"

"پھر آپ اصمد کو بتادیتے اور وہ میری جان لے لیتا۔" وہ سہمی سی بولی دل میں ابھی بھی ڈر تھا۔

"نہیں کیوں جان لیگا اگر ایسا ہے تو میں اس سے نہیں بتاؤنگا آئی پرامس۔"

"مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا ہے کہ اتنے دِن سے تم مجھ سے بات کر رہی تھی مجھے تگنی کا ناچ نچایا ہوا تھا۔" اُسکا لہجہ خوشی سے سرشار تھا۔

"میں نہیں چاہتی تھی کہ اصمد کو پتہ چلے کیونکہ اگر اسے پتہ چل گیا تو وہ مجھ سے پیار کرنا تو دور کجا کہ بات کرنا بھی گوارہ نہیں کریگا۔" اس کے لہجے میں افسوس تھا۔دانتوں تلے ہونٹ دبائے وہ آنکھ میں آئے آنسو کو روکنے کی کوشش کرنے لگی نہ جانے کیوں رونا آگیا تھا۔

"عائشہ وہ تم سے پیار نہیں کرتا ہے۔" ارشم کو بے تحاشا غصہ سا آگیا دانت بھینچے وہ تقریباً غرّایا۔

"یہ کیسے آپ کہہ سکتے ہیں۔"

"کیونکہ میں اس کے ساتھ رہا ہوں وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے تھک جاؤ گی اُسکے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔"

"میں اسے چھوڑ بھی نہیں سکتی۔"

"چھوڑنے کو کون کہہ رہا مگر اپنی محبت وہاں مت لٹاؤ جہاں اُسکی قدر ہی نہ ہو۔"

"ارشم پلیز مت بولو ایسے۔" وہ تقریباً رو پڑی تھی ارشم نے اسے رونے دیا۔

"عائشہ you are far better than him۔ تم کوئی اپنے جیسا محبت کرنے والا دثرو کرتی ہو یوں کیوں خود کو کسی کو قدموں میں۔ دکھتا نہیں ہے مجھے کیسے تم یونی میں اسکے آگے پیچھے پھرتی ہو مگر وہ بے نیاز سا رہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اپنے آپ کو بیوقوف نہ بناؤ۔ محبت کوئی سودے بازی کا سامان نہیں ہے۔ محبت اس طرح کام نہیں کرتی ہے عائشہ آپ کسی کو آپ کے ساتھ پیار کرنے پر راضی نہیں

کر سکتے ہیں تم اس وقت اس لئے رو رہی ہو اُسے احساس بھی نہیں ہو گا۔"اُسکے حلق میں آنسوؤں کا گولا پھنسا کتنی برہمی سے ارشم اُسکی محبت کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔

"آپ اتنے بے رحم کیسے ہو سکتے ہیں ارشم مجھے اس طرح باتیں سنانے کا کیا مقصد ہے؟"اذیت بھرے لہجے میں وہ گویا ہوئی۔

"میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا مسئلہ تم نہیں ہو۔مسئلہ تمہاری یہ لافانی یک طرفہ محبت ہے باقی تم میچیور ہو سمجھدار ہو مجھے نہیں لگتا کہ تمہیں یوں اپنا آپ کسی پر وار کرنا چاہیے۔"وہ اس وقت اسے نہیں دیکھ سکتا تھا مگر نظروں کے سامنے اس کا چہرہ آگیا اصمد کی کسی بات پر منہ بسورتی گال پھلائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر اس وقت اس کو روتے ہوئے تصور کرنا تکلیف دہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم کل شام میں ملتے ہیں میں آجاونگا تمہیں لینے اوکے؟"ارشم دوبارہ سے اپنی بات دہرائی۔

"مگر میں آپ سے نہیں مل سکتی۔"اس نے صاف انکار کیا۔

"کوئی نہیں ہم کلاس میں ہی مل لینگے۔"اس نے اسکے یوں بولنے پر برا نہیں منایا۔

"نہیں ارشم ہم کہیں بھی نہیں مل رہے ہیں۔نہ کلاس میں نہ ہی کیفے میں۔"

"مگر کیوں؟"

"کیونکہ آپ جو ہیں وہ مجھے اچھے سے پتہ ہے اور میں نہیں چاہتی کہ اگر کوئی مجھے آپکے ساتھ دیکھے تو میرے کردار پر اُنگلیاں اٹھائے۔"

"اور کیا ہے میرا کردار؟"اُسکی آواز تھکی تھکی سی لگی یوں اسے اندر ایک چوٹ سی لگی اسے برا محسوس ہوا وہ چاہے جیسا بھی تھا اچھا تھا برا تھا مگر اس کے اندر ایک عادت تھی وہ کسی کو اسکی خامیوں کی وجہ سے جج نہیں کرتا تھا۔وہ ایک کھلے ذہن کا مالک تھا اور سب کا احترام کرنے کی پوری کوشش کرتا تھا۔عائشہ نے ایک پل میں یہ بول کر اسکی شخصیت کی دھجیاں اڑادی تھی۔

"معاف کرنا مگر آپ کی جو اصلیت ہے میں اس سے واقف ہوں اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ سب جان کر میں آگے بڑھونگی۔"طنزیہ انداز میں بولتی وہ اُسکو غصہ دلا چکی۔

"کیا ہے میرا کردار میری اصلیت تم کچھ زیادہ نہیں بول رہی ہو۔اگر میں نے تمہیں اپنے بارے میں کچھ بتایا ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم میری چیزوں کو یوں اٹھا کر میرے سامنے لا پٹکو اور میری زبان بند کروادو۔ہاں ٹھیک ہے میں پیتا ہوں شراب اور میں کرتا ہوں بیٹنگ مگر تم اس چیز پر میرے کردار کو جج نہیں کر سکتی ہو۔ میں بھرے مجمع میں یا کہیں روڈ پر کھڑے ہو کر لڑکیوں کو نہیں دیکھتا آوازیں بھی کستا،نہ ہی میں گنڈا گردی یا چوری چکاری کرتا ہوں۔"اُسکا پارہ سوا نیزے تک پہنچ چکا تھا۔بھلے ہی چاہے جو ہو حق کی بات کرنے میں وہ کبھی نہیں جھجکا تھا۔

عائشہ اُسکے اشتعال بھرے انداز کو دیکھ کر چپکی بیٹھی رہی۔ارشم نے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے خود کو پر سکون کیا۔جبکہ وہ نادم سی بیٹھی اپنی انگلیاں چبائے جا رہی تھی کچھ سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا وہ کیا بولے کیا کہے۔

"اوکے عائشہ۔آئی نو میرے اندر کچھ خرابیاں ہے جو چیزیں میں کر رہا ہوں وہ غلط ہے مگر اس سے پہلے مجھے کسی نے احساس نہیں دلایا۔"وہ تھکا تھکا سا بولا۔

"اور میں نے بتانے کی کوشش کی تو آپ میرے ہی اوپر چڑھ گئے۔" اُسکا فطری اعتماد لوٹ آیا تھا۔

"عائشہ۔" اُسکی آواز بوجھل سی تھی

"ہمم۔" اس نے ہنکارا بھرا۔

"پلیز میرے ساتھ دینا۔"

"کس میں۔۔؟"

"ہر اس وقت جہاں میں تمہیں آواز دوں تو اپنے ساتھ کھڑا پاؤں۔ یار تمہارے ساتھ میں زندگی محسوس کرتا ہوں۔ you made me realise that how bad I am and I needed to be fixed(تم نے مجھے احساس دلایا کہ میں کتنا برا ہوں اور مجھے خود کو صحیح کرنے کی ضرورت ہے)" وہ آس بھرے لہجے میں بولتا اُسکی ہاں کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارشم ارشم۔۔۔میں کیسے آپکا ساتھ دوں یار۔آپ کسی اور کے ساتھ ہیں میں کسی اور کے ساتھ میں اسکو کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتی۔"

"بیبو میں سارے غلط کام چھوڑنا چاہتا ہوں تم مت ملو مجھ سے مت دو کچھ بس اپنا ساتھ دو۔"

"ہے نہ آپکے ساتھ تانیہ۔"

اُسکی بات مت کرو میں اسے تمہارے لیے چھوڑ دونگا۔تنک کر بولتے وہ آخر میں گڑگڑایا۔

"آپ پاگل ہو چکے ہیں سچ میں اور آپکو میرے لئے کسی کو چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔"وہ طنزیہ ہنسی ہنس کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اور جو آپ کہتے ہیں کہ آپ غلط کام چھوڑ دینگے پہلے کیوں نہیں خیال آیا۔اپنی ماں کے لئے جنہوں نے آپکے لیے اتنی قربانیاں دی۔اپنے ابّو کے لئے جنہوں نے آپکو اتنے بڑے مقام پر پہنچایا۔"

"انکے لئے نہیں تو کم از کم اللہ کے ڈر سے نہیں کرتے یا اپنے لئے نہیں کرتے۔"

"کیا کسی نے احساس نہیں دلایا کہ اللہ کے نزدیک یہ چیزیں کتنی حرام ہے اور آپ وہی کام کر کے لذت محسوس کرتے آئے ہیں۔اور رہی ابھی آپ نے کہا نہ کی آپ لڑکیوں کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھتے،اُن پر آوازیں نہیں کستے، کسی کو کوئی غلط بات نہیں کہتے مگر کیا فائدہ۔۔۔جب اتنے سارے اچھے کام کر کے آپ سب سے بڑا گناہ کر جاتے ہیں جس میں اللہ کے سامنے آپکو معافی نہیں ملے گی۔"اُسکی سفاک آواز میں ایک سحر تھا کوئی اثر۔۔۔جو اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ کی طرح دوڑا تھا۔

"میں چھوڑ دونگا۔بس تم میرا ساتھ دو سچ میں میں سب چھوڑ دونگا۔"وہ کسی بھی قیمت پر اسے نہیں جانے دینا چاہ رہا تھا۔اسے آج بھی پہلی ملاقات یاد تھی کس قدر خوش باش ہنستی مسکراتی اور زندہ دل لڑکی تھی اُسکا بیفکری بھرا انداز ارشم کو بہت بھایا تھا جسکا اظہار اس نے اصمد سے بھی کیا تھا۔

"بہت کلنگی ہے یار چپکو ٹائپ۔" اصمد کی آواز میں اہانت تھی۔

"پھر کیوں بات کرتے ہو؟" اس نے افسوس بھری نظروں سے اصمد کو دیکھا۔

"ایسے ہی بات کرنے میں کیا حرج ہے اور ویسے بھی ایسی لڑکیاں بس تھوڑی سی توجہ کی درکار ہوتی ہیں یہاں تھوڑا پیار بھرے انداز میں بات وہاں وہ اپنا آپ لٹانے پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔" اصمد نے صنف نازک کے لئے کافی ہتک آمیز رویہ اختیار کیا تھا اور وہ افسوس کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی خوبیوں اور خامیوں سے واقفیت رکھتے تھے سو کہنے سننے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اسلئے اپنے دل کی بات دل میں ہی دبا گیا اور جب آج وہ اس سے بات کرتا ہے اس کے لیے پاک جذبات رکھتا ہے کیسے اُسے جانے دے سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کے ہر ممکن کوشش کریگا۔

خود کو صحیح کرنے کی۔

خود کو بدلنے کی۔

"بیبو میری بات کا یقین کرو۔ آئی سویر میں تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں۔"

"کر ہی نہیں سکتے آپ۔ اور میں ایسے لوگوں کو جانتی ہوں جنہوں نے شراب نوشی ترک کر دی ہے، میں ایسے لوگوں کو جانتی ہوں جنہوں نے نشہ کرنا چھوڑ دیا ہے، آپ شاید یہ چھوڑ بھی دیں مگر میں نے کبھی نہیں سنا کہ کسی نے جوا کھیلنا چھوڑ دیا ہو۔ ہو ہی نہیں سکتا۔"

"یہ اُنکی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہنسی میں غمی میں یہ ہر موقعے پر جوا کھیل کر لذت حاصل کرتے ہیں جو ایک ایسی بیماری ہے جو آسانی سے چھوٹ ہی نہیں سکتی۔" عائشہ کا بے رحمانہ تبصرہ سن کر اس نے اپنا سر جھکا لیا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے آنکھوں کے پپوٹے مسلے وہ باہر آتے آنسوؤں کو اندر ہی اندر جذب کر لینا چاہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"as a friend if you need me I'll be there for you otherwise there's no relationship between us۔

(اگر ایک دوست کی طرح آپکو میری ضرورت ہو گی میں رہنگی ورنہ ہمارے درمیان کوئی اور رشتہ نہیں ہے)"

"میں آپ کے لئے ویسے جذبے نہیں رکھتی۔اللہ حافظ۔"

فون ٹوں ٹوں کر کے کٹ چکا اور وہ افسوس سے زمین پر بیٹھا آنسو بہا رہا تھا۔وہ مرد جو مضبوطی کا دعویٰ کر رہا تھا کیسے اپنی پسندیدہ عورت کو پانے کے لیے زار زار رو رہا تھا۔کمرے میں اسکی بھاری سسکیاں گونج رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

******

ہاسٹل میں ایک الگ ہی ہڑبونگ مچی تھی۔ پتہ چلا کہ میس میں کھانے میں بال نکل آیا اس پر لڑکیوں نے واویلا مچادیا تھا۔

"میم جان بوجھ کر یہ سب کرتی ہیں۔" جنت نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے برتن پٹکے۔

"کیا ہو گیا؟" وہ اپنی ٹیبل پر مصروف سی بیٹھی اسائنمنٹ بنا رہی تھی سر اٹھا کر بولی۔

"یہ لوگ روز روز کھانے کا ایشو کرتے ہیں یار۔ کھانے کے لئے تو کم از کم تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ صبح دوپہر میں جیسے تیسے حلق مار لیتے ہیں مگر اب رات میں بھی وہی۔"

www.novelsclubb.com

"چھوڑو یہ ہاسٹل والے کا ہمیشہ سے چھچھڑا پن ہے یہ نہیں کرنگے تو نیند کیسے آئیگی۔"

"اب کیا کھائیں گے؟" جنت افسوس سے اپنے بیڈ پر بیٹھی۔

"باہر چلتے ہے پر میشن میں لے لو نگی۔بس یہ ایک پیج اور کمپلیٹ ہو جائے۔"

"اوکے مجھے بھی ابھی اسائنمنٹ بنانے ہیں یار کیسے ہو گا؟"اسے بھی فکر سوار ہوئی۔

"چلو بن ہی جائیگا۔"جیسے تیسے گندی گندی لکھائی میں بالآخر اُسکا اسائنمنٹ بن ہی گیا تھا فائل اٹھا کر اُس نے چومی پھر کھڑے ہو کر آئینے کے سامنے اپنا حلیہ دیکھا۔ کالے رنگ کے باریک شیفون کا فراک جس پر نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے پرنٹس تھے اور رفل سلیو بالوں کو کنگھی سے سیدھا کیا ہونٹوں پر لپ گلوس لگائے اور پھر ایک اسکارف الماری سے نکال کر سر پر لگایا تیاری مکمل تھی۔ چلیں۔اپنا فون اٹھاتی وہ جنت سے بولی جو کی پہلے سے ہی تیار بیٹھی تھی۔

وارڈن سے اجازت لیکر وہ دونوں danbaro میں گئیں۔

www.novelsclubb.com

چھوٹی سی مگر پر سکون سی بیکری ڈھیر ساری فیری لائٹوں سے سجی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

"پہلے کچھ کھائیں گے پھر پکچر بنائینگے اوکے۔" جنت اُسکے فوٹو لینے کے ارادے کو بھانپ گئی تھی سو اسی کھینچے اندر لے آئی۔

فضا میں کافی اور طرح طرح کی بیکڈ اشیاء کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

اس نے سانس کھینچ کر کافی کی کڑوی مہک اندر اُتاری تھی۔ اسے کافی پینی نہیں پسند تھی مگر اُسکی خوشبو واللہ۔

کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر اس نے اپنا آرڈر لکھوایا۔

اسٹرابیری ڈینش اور ساتھ میں ہی چاکلیٹ criossant جبکہ جنت نے اپنے لئے سنگاپورین نوڈلز آرڈر کیے۔ پیمنٹ کے بعد وہ دونوں ویٹر کے بتانے پر اوپر والے ایریا میں بیٹھ کر اپنے کھانے کا انتظار کرنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"کتنا پیارا ہے یار میں یہاں پہلے کیوں نہیں آئی۔" جنت کے ہاتھوں میں اپنا موبائل دیتی وہ پوز بناتی بولنے لگی۔

"واقعی بہت ہی پر سکون اور پیاری جگہ ہے۔"

کچھ رات ہونے کی نسبتاً کیفے خالی تھا اکا دکا لوگ ہی ٹیبلز پر بیٹھے تھے۔

سامنے ہی کسی کے برتھڈے کی اریخ منٹ کی جارہی تھی وہ لوگ بھی بیٹھ کر انکا دوڑنا بھاگنا دیکھنے لگے تھے۔

"تمہارا فون آرہا ہے۔" جنت نے اپنے ہاتھ روک کر اُسے فون واپس کیا۔

"ایک منٹ." وہ اٹھ کر تھوڑا سائڈ میں کھسکی۔

"بولیے۔" وہ خشک لہجے میں گویا ہوئی۔

"بیبو میں اپنے دوستوں کے ساتھ ہوں ذرا۔ تمہیں اس لئے بتارہا کہ اگر لیٹ فون کروں تو چلیگا۔"

"آپ فون کرنگے ہی کیوں؟ جو بات تھی وہ تو کل ہی ختم ہوگئی۔" اُسکا رویہ ہنوز اکھڑا ہوا تھا۔

"کیوں نہیں کروں؟ ہاں؟" وہ بے ساختہ تیز آواز میں بولا۔

www.novelsclubb.com

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔کی تیز آواز کے ساتھ موسیقی تیز ہوئی تھی اور کوئی فیملی کسی دادا ٹائپ کی شخصیت کے آنکھوں پر ہاتھ رکھے دھیرے دھیرے سجے ہوئے ایریا میں کے جانے لگی۔

"تم باہر ہو کیا؟" فون سے باہر آتی آواز سن کر ارشم نے پوچھا۔

"ہاں۔ہاسٹل میں آج پھر کھانے کا ایشو تھا تو۔۔۔"

"میں آؤں ابھی؟" وہ جوش سے پوچھنے لگا۔

"نہیں۔ بلکل بھی نہیں۔"

"یار بیبو"۔۔۔اس نے منہ بسورا۔

"نہیں بس آرڈر آجائے تو ہم کھا کر نکل لینگی۔" اس نے منع کیا۔

www.novelsclubb.com

x نہیں میں آرہا ہوں۔ کہاں پر ہو؟" وہ لگاتار ضدی لہجے میں بولا۔

"اوکے آیئے ڈنبر و میں ہوں۔" تھک ہار کر q کہتے ہوئے اس نے فون رکھ دیا اور سامنے فیملی کو دیکھنے لگی جو کافی جوش و خروش سے دادا جی کی برتھڈے منا رہے تھے۔

"اچھا لگ رہا ہے نہ۔" جنت کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔

"ہاں تمہاری برتھ ڈے ہم یہی منائیں گے اوکے۔" وہ مسکراتی ہوئی جنت سے بولی جسکی آنکھیں خوشی سے چمکی تھی۔

ویٹر اُنکے آرڈر لا کر ٹیبل پر رکھنے لگا تھا۔ گرما گرم criossant اور ڈینش کی خوشبو اُنکی بھوک کو بڑھا گئی تھی۔

اس نے ویٹر کے جانے کا انتظار کیے بغیر جلدی سے اٹھا کر لقمہ لیا تھا چاکلیٹ منہ کو جلا گئی تھی مگر اسکے منہ میں گھلتے ہی ایک سکون سا اندر اتر آیا تھا۔

"پہلے تم یہ کھاؤ۔ پھر یہ سب کھانا۔" جنت نے نوڈلز اُسکی پلیٹ میں نکالے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پہلے تم یہ کھاؤ ٹھنڈا ہو گیا تو سارا مزا کرکرا ہو جائیگا۔ کھاؤ اور شکر ادا کرو ورنہ وہی ہاسٹل کا بالوں والا کھانا ابھی زہر مار اور رہی ہوتی۔"

"آخ تھو"۔۔۔جنت کو اُبکائی آئی تھی۔

وہ تیزی سے ہنس پڑی اور کھانے لگی تھی۔

"تم کچھ اور اپنے لئے آرڈر کرو گی؟ منگادوں؟" جنت نے پیار سے پوچھا۔

"نہیں ابھی کرنگے۔اسکو آنے دو۔"

"کس کو آنا ہے؟" جنت حیران ہوئی۔

"ارشم۔ارشم کہہ رہا تھا آنے کو۔"

"اوہ اوکے۔" وہ کندھے اچکا کانٹے کو پلیٹ میں گھمانے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس کی پلیٹ خالی ہو گئی نوڈلز کھانے کے بعد اُنہوں پھر فرائیڈ رائس آرڈر کیا مگر ابھی تک ارشم کا کہیں اتا پتہ نہیں تھا۔ حیرت تو اسے خود پر ہو رہی تھی کہاں اس نے سخت لہجے میں منع کیا تھا اور کہاں اب وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"فون لگاؤ اگر آرہا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو چلو ہمیں آٹھ بجے سے پہلے پہنچنا ہے۔"

جنت نے اپنا موبائل اٹھا کر وقت دیکھا اور اسے یاد دہانی کروائی۔

"ہمم کرتی ہوں۔" چہرے پر آئے اضطراب کو وہ جنت سے چھپاتی جھوٹی مسکان لائے اُسکا نمبر ڈائل کرنے لگی بیل جا رہی تھی مگر فون نہیں اٹھ رہا تھا۔اُسکے اندر لاوا سا جلنے لگا تھا۔

اشتعال کو دباتے اس نے دوبارہ سے نمبر ڈائل کیا۔اب کہ بار فون اٹھ گیا تھا۔

"جب نہیں آنا تھا آپکو، آپ پہلے سے بتا دیتے مگر نہیں آپکو مجھے انتظار کروانا تھا۔"

"تم نے منع کر دیا تھا عائشہ تو میں۔۔۔۔"

"تو پھر کیوں آپ نے دوبارہ کہا کہ آپ آرہے ہیں؟" آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

"میں اصمد کے گھر۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اصمد آپکے لیے زیادہ ضروری ہے آپ کل ہی مجھ سے محبت کے دعوے کر رہے تھے ارشم۔"

"بیبو۔۔"

"شٹ اپ۔" چلاتے ہوئے اس نے فون کاٹ دیا۔

"چلیں؟" نظریں جھکائے وہ جنت سے بولی جو اس ساری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بھاری قدموں سے اٹھ کر وہ جیسے تیسے باہر نکلی اندر ایک دم گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی۔

کھلی فضا میں سانس لینے کے بعد حواس بحال ہوئے مگر آنکھوں سے آنسوؤں کا ریلا بہہ نکلا۔

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو کیا ایسے لڑکے کے لیے رو رہی جسنے پہلے ہی دکھا دیا کہ وہ کیسا ہے پھر تم کیسے۔۔یقی ی۔۔۔ن۔"

"یقین ہو جاتا ہے یار۔ یہ کیسے کیسے وعدے کرتے ہیں کیسے لفظوں کا جال بچھاتے ہے کہ۔۔" وہ جنت کی بات بیچ میں کاٹ کر بولی آواز میں آنسوؤں کی شدتِ تھی جو کہ ایک تواتر سے بہے جا رہے تھے۔

"کہ تم جیسی کمزور لڑکیاں اُن پر یقین کر لیتی ہیں۔" جنت نے کاٹ دار لہجے میں اسکا جملہ پورا کیا اسے عائشہ کا یوں رونا برا لگ گیا تھا کیونکہ اس میں عائشہ کی ہی غلطی تھی۔ لڑکیوں کو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ لڑکی کی اپنی عزتِ نفس ہونی چاہیے۔ اپنے آنسویوں بے مول نہیں کرنے چاہیئے۔ جنت نے ٹھنڈی سانس بھر کر اُسے اپنے ساتھ لگایا۔

وہ اس کے کندھے سے لگ اور رو دی۔

www.novelsclubb.com

"میں کمزور نہیں ہوں۔" ہچکیوں کے دوران وہ خود سے ہی بولی۔

"ہاں یہ ہوئی نہ بات۔ شاباش میری چیتی۔" جنت نے اُسکے کندھے کو تھپکی دی اور وہ دونوں آٹو کر کے واپس ہاسٹل کی طرف چل دیں۔

*****

ہاسٹل آنے کے بعد وہ اپنے بستر پر مریضوں کی طرح گر گئی تھی۔دل میں وحشت سی ہو رہی تھی۔

گہری گہری سانسیں لیتی وہ خود کو پر سکون کرنا چاہ رہی تھی مگر اچانک ایڈرینالائن میں رش سا محسوس ہو رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا وہ کسی ان چاہی کیفیت سے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اُسکے پیر دلدل میں دھنستے جا رہے تھے۔اسے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ہاتھوں سے اپنے سینے کو سہلاتی کراہتی آہیں بھرتے وہ بیساختہ رو پڑی۔

www.novelsclubb.com

سانسوں اور آنسوؤں کو ایک ہموار راستہ مل گیا۔

وہ ماہی بے آب کی طرح چھٹپٹا کر تڑپ کے رو رہی تھی۔

اسے اپنا آپ یوں نظر انداز کرنا برداشت نہیں ہوا عائشہ جیسے لوگ خود کو دوسرے کی زندگی کا الفاما نتے ہیں مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا تو وہ ایسے ہی کمزور بوسیدہ ہو کر ٹوٹنے بکھرنے لگتے ہے۔

جنت جو کمرے سے باہر بنی راہداریوں میں چہل قدمی کے رہی تھی بھاگتی ہوئی اندر آئی۔

"کیا ہو گیا عائشہ۔۔۔"اُسنے آگے بڑھ کر اُسے سمبھالا۔اسکو اٹھا کے اپنے کندھے سے لگاتی اسے پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ریلیکس، ریلیکس" کھل کر رونے کے بعد وہ اب صحیح ہو چکی تھی جنت کے ہاتھ اُسکے بالوں کو سہلا رہے تھے بلکل بڑی بہن کی طرح وہ اُسکے لئے فکر مند ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اب نہیں رونگی۔میں کمزور نہیں ہوں۔"بھرائی آواز میں کہتے اُسنے ہاتھوں کی پشت سے آنسوؤں کو بیدردی سے صاف کیا۔

"ہوا کیا ہے؟" جنت نے اطمینان سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ بس ایسے ہی دل بھر آیا تھا۔" اس نے سرخ آنکھیں چرائی۔

"اوکے۔ پانی پیو اور ریلیکس کرو۔ میں بالکل گھبرا گئی تھی۔" اسے پانی کا بوتل ڈھکن کھول کر تھمایا۔ عائشہ نے ایک ہی سانس میں بوتل آدھی خالی کر دی۔

"آپ کیوں میری اتنی فکر کرتی ہیں؟"

"کیوں کہ میں تمہیں اپنی چھوٹی بہن سمجھتی ہوں اور پھر یہاں اس وقت میرے ساتھ ہے ہی کون۔"

"مت مانیے مجھے اتنا میں اس لائق نہیں ہوں۔" اس کے الفاظ میں اپنے لئے ترشی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں بیٹھ کر تمہیں جج نہیں کرنا ہے تم جو ہو وہ دکھتا ہے مجھے مکھن بازی کی ضرورت نہیں ہے۔"

"تو پھر مجھ سے محبتیں کیوں روٹھ جاتی ہیں؟ میں جس کو بھی چاہوں وہ مجھ سے بچھڑ جاتا یا چھوڑ جاتا ہے۔"

"کیوں خود کو کسی کے لئے بے مول کرنا ہے عائشہ۔ خود پر یقین کیوں نہیں ہے؟ جو چھوڑ کر جا رہا ہے جانے دو۔ اپنے آپ پر یقین رکھو کہ تمہیں کوئی ایسا شخص ملے گا جو تمہارے لیے بنایا گیا ہو جو صرف تم سے محبت کرے گا اور تم اس شخص کو تمہاری طرح مکمل کرو گی۔ ابھی ہمارے محبت کرنے کے دِن نہیں ہیں اور زندگی میں ہر ملنے والا شخص ساتھ چلنے کے نہیں بنا ہوتا۔"

"مگر جنت۔۔" فون کی بجتی رنگ نے اُسکے الفاظ منہ میں ہی روک دیے۔

"اب کیوں فون کیا۔" فون کانوں سے لگاتے وہ حلق پھاڑ کر چلائی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔ میں نے صرف یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ آئندہ سے مجھ سے رابطہ نہیں رکھنا۔" ارشم نے غصے اور ترشی سے کہا۔

وہ پاگلوں کی طرح ہنس پڑی۔

"یہ تم مجھے کہہ رہے ہو جب کہ میں خود آئندہ سے تم سے بات نہیں کرونگی۔ تم ہو کیا؟ کچھ بھی نہیں ہو میرے لئے۔"

"مجھے بھی نہیں بننا ہیں تمہارا کچھ۔ جب میں نے کہا تھا میں اصمد کے گھر ہوں تب بھی تم نے مجھے کیوں فون کیا۔"

"کب تم نے کہا کہ تم اصمد کے گھر ہو۔" اُسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی۔

ارشم کچھ گھنٹے پیچھے گیا۔ عائشہ سے ڈنبر وجانے کا کہہ کر وہ نکلا مگر راستے میں اصمد اور کچھ دوست مل گئے اور عائشہ نے بھی تو منع کر دیا تھا یوں وہ اُسکے گھر چلا آیا۔

سارے دوست اُسکے ہال روم میں بیٹھے منی ملیشیا گیم کھیلنے لگے۔ ایک تواتر سے بجتے فون کو دیکھ کر اُسے مجبوراً اٹھانا پڑا اور جیسے ہی اُسنے بتانے کی کوشش کی کہ وہ اصمد کے گھر ہے عائشہ نے وہ سب سننے سے پہلے غصے کے چلانا شروع کر دیا تھا۔

"یہ تو عائشہ کی آواز ہے۔"اصمد جو اسکے بغل میں بیٹھا تھا جھٹکے سے اُسکی طرف مڑا۔

"عائشہ نے تمہیں کیوں فون کیا ہے؟"اُسکی شکی نظریں اور اشتعال بھرا لہجہ ارشم کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا۔

"کون عائشہ؟"اُسکے باقی دوست حیرت سے پوچھنے لگے۔"ابے تو نے نئی بندی پٹا لی اور تانیہ کا کیا؟"

"شٹ اپ۔"اُنکے اس طرح بولنے پر اصمد کو آگ سی لگ گئی تھی۔وہ اپنے دوستوں کو جانتا تھا وہ کس قسم کا خیال رکھتے تھے لڑکیوں کے بارے میں۔اُنکے لئے لڑکیاں کھیلنے کی چیز تھی اور عائشہ کوئی کھلونا نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

سب کے منہ بن چکے تھے۔اصمد بگڑا موڈ لئے گھر کے اندر اٹھ کر چلا گیا۔

"آئی تھنک مجھے اب جانا چاہیے۔"حلق میں پھنسی آواز کو بامشکل ادا کرتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اپنے جگری یار کی نظروں میں گر گیا تھا اور یہ سوچ اُسکے اندر دھواں بن کر پھیلنے لگی جلدی جلدی باہری دروازہ کھول کر گیٹ پار کرتا وہ عین گلی کے بیچ کھڑا ہوا۔ لمبی گہری سانسیں لیتا وہ اس دُھویں کو باہر نکالنے لگا کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا وہ جلد از یھاں سے بھاگ جانا چاہ رہا تھا۔

دماغ میں بس یہی سوچ تھی اصمد اور اب اُنکی دوستی داؤ پر لگی گئی تھی۔اس نے اپنے جگری دوست کو آج کھو دیا تھا۔

"کسکے لئے ؟جو اس سے محبت ہی نہیں کرتی۔

کیا کرے ؟"

"کیا وہ اس کے پیچھے خود کو اذراں کر دے یا پھر اپنی دوستی کی ڈوبتی ناؤ کو بچا لے۔"

www.novelsclubb.com

بامشکل اسکوٹی چلا کر وہ گھر پہنچا تھا۔

"کہاں تھے تم ٹائم دیکھا ہے۔" دروازہ کھولتے ہوئے امی نے فکر مندی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ایسے ہی باہر دوستوں کے ساتھ تھا۔" وہ خالی آنکھوں سے اُنہیں دیکھ کر بولا۔

"تمھیں کیا ہوا ہے؟ چہرہ کیوں اتنا پیلا پڑ رہا ہے طبیعت صحیح تو ہے؟" امی اُسکی حالت دیکھ کر فکر مندی سے بولیں۔

"امی اگر دوستی اور محبت دونوں داؤ پر لگ جائیں تو کسے منتخب کرنا چاہیے؟"

"یہ ڈیپینڈ کرتا ہے۔"

"کس پر؟"

"دونوں کی محبت پر کہ کون سب سے زیادہ مخلص ہے۔"

"کیا ہوا ہے بتاؤ گے؟ اِدھر چلو بیٹھو۔" اسے پکڑ کر صوفے پر بٹھاتی وہ بھاگ کر گلوکان ڈی لیکر آئیں جسے اس نے ایک ہی سانس میں ختم کر دیا۔

"بتاؤ گے کیا ہوا ہے۔ مجھے پریشان کر رہے ہو تم اب." امی کے ساتھ اُسکا ریلیشن شپ ایک دوست جیسا تھا جن سے وہ ہر بات کہہ سکتا تھا مگر یہاں وہ خود قصوروار

تھا۔امی اگر جانتی کہ اس نے ایسا کیا ہے تو اس کی جان ہی لے لیتیں۔انہیں ویسے بھی اصمد کافی پسند تھا جس کا وہ اظہار بھی کرتی تھی کہ تمہارے دوستوں میں اگر کوئی اچھا ہے تو بس اصمد ہے باقی سب تو نمونے ہیں۔

"میں اپنے کمرے میں جا کر آرام کرنا چاہتا ہوں۔"آنکھیں موندے اس نے کہا۔

"کھانا نہیں کھاو گے؟"

"نہیں۔"

"ٹھیک ہے کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا۔"امی بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں۔ بمشکل اٹھ کر وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔

کیسے حالات اس طرف آئے ابھی تو سب کچھ صحیح تھا۔اُسکی اصمد سے دوستی کو اب سات سال ہونے والے تھے جب وہ نیا نیا لکھنؤ میں آیا تھا تو اصمد سے دوستی ہوئی تو ابھی تک تھی اُسکے علاوہ اس نے کسی کو دوست نہیں بنایا نہ ہی اصمد نے۔جب کوئی نہیں تھا تب وہ تھا تو اب کیسے وہ اس کا سامنہ کیسے کریگا۔،

www.novelsclubb.com

اسے خود سے نفرت سی محسوس ہوئی تھی کیا اس قدر برا ہے اتنا نیچ گھٹیا انسان ہے وہ کیونکہ اس نے وہ اعتماد توڑ دیا تھا جو اس کو سونپا گیا تھا اور وہ اسے کبھی بھی اس طرح واپس نہیں لا سکتا تھا جیسے پہلے تھا۔

جرم ندامت سے اسکی نظریں نیچے تھی اس خود سے شرم محسوس ہو رہی تھی۔

یا تو دوستی

یا پھر محبت۔

"مگر کون مخلص ہے؟" اصمد کے ساتھ بتائے سارے وقت فلم کی طرح اس کی نظروں کے سامنے چلنے لگے تھے۔

عائشہ نے تو شروع سے دھوکہ دیا۔ اصمد سے محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود وہ تم سے رابطہ رکھ رہی تھی۔ غور سے سوچو کیا تم اس لڑکی کے لیے اپنی دوستی توڑ دو گے؟ اندر سے کوئی بولا۔

اس نے عائشہ کو فون لگایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جب میں نے کہا تھا میں صحیح وقت آئیگا تو ہم اصمد کو سب کچھ سچ سچ بتا دینگے اینڈ آئی ایم شیور کی وہ ہماری بات سمجھتا ہمارے جذبات سمجھتا مگر تم عائشہ اپنی جلد بازی کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔تم نے وہ موقع ہی کھو دیا۔"اُسکی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا تم اصمد کے گھر ہو ورنہ میں نہیں کرتی اور میں خود اب اسے سب کچھ سچ سچ بتا دنگی۔"

"کیا بتاؤ گی۔جب میں خود سے سارے رابطے ختم کر رہا ہوں اور کون سا تمہیں مجھ سے محبت ہے جو تم میرے لئے اس سے لڑو گی۔"

عائشہ نے فون کٹ کر دیا وہ واقعی اس کے لئے اصمد سے نہیں لڑتی۔وہ اس کے سامنے اپنی صفائی پیش کرنا چاہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کے ایک بجے اس نے اصمد کو فون ٹن ٹنا دیا۔

چار پانچ بیل بجنے کے بعد بالآخر اصمد نے فون اٹھایا۔

"کیا ہوا کوئی ایمرجنسی ہو گئی ہے کیا؟"اُسکا لہجہ بیزار تھا۔

"i did something terrible and I wanted to tell you about it but I didn't have the courage

(میں نے کچھ برا کیا ہے اور میں اس بارے میں تمہیں بتانا چاہ رہی تھی مگر میری ہمت نہیں ہوئی)"

"i already know (میں پہلے سے جانتا ہو)"

وہ ہنوز اکھڑا ہوا تھا۔

"پوری بات تو سن لیں۔اس میں ارشم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ساری غلطی میری ہے۔" وہ جھجھکتے ہوئے اپنی غلطیوں کا اعتراف کر رہی تھی۔

"بھئی مجھے اب اس بارے میں کچھ سننا ہی نہیں ہے۔مجھے تمہاری اور ارشم کی زندگی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔تم دونوں میرے ہی سامنے اپنے چہرے اور نقاب لگائے پھر رہے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"آئی سویر میں نے اس سے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے جیسے میں آپ سے کرتی ہوں۔"

"چپ کر جاؤ یار۔اچھائی کا درس دیتی ہو اور خود کیا کرتی پھر رہی ہو۔"(دو غلی)اگلا جملہ اس نے من میں ادا کیا۔

اُسے یہ بات بہت زیادہ بری لگی تھی بھلے ہی وہ عائشہ سے محبت نہیں کرتا تھا مگر اسکا مطلب نہیں تھا کہ وہ اُسے ارشم کا بن جانے دے۔

"آپکی قسم اصمد۔آپ اسے فون کر کے پوچھ لیجئے سچ میں میرا اور اُسکا کوئی ایسا ویسا رشتا نہیں ہے۔میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔"وہ بے شرمی سے اعتراف کر گئی تھی۔اصمد کو وہ کسی بھی قیمت پر نہیں کھو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور اس سے میں پیار کیسے کر سکتی ہوں جب اُسکے سامنے میں آپ سے ملی ہوں اسے ہمارے رشتے ایک بارے میں پتہ ہے۔وہ مجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہے مگر میں نے کبھی اُسکی پذیرائی نہیں کی۔پلس اُسکے اندر کئی ساری بری عادتیں ہیں آپ

جانتے ہونگے میں کیوں کر ایسے انسان کے ساتھ رہنگی۔" وہ خود غرضی کی انتہاء پر تھی۔ جنت چپ چاپ بیٹھی اسے دیکھ رہی اور اسکی باتیں سن رہی تھی اس نے افسوس سے سر ہلایا محبت کی خواہش کے پیچھے انسان کتنا خود غرض ہو جاتا ہے اس نے آج دیکھا تھا اُسے عائشہ پر غصہ اور ترس دونوں آرہا تھا کس قدر پستی کی طرف جارہی تھی وہ اور اسے اپنے انجام کی فکر بھی نہیں تھی۔

"اصمد آپ میرے اوپر یقین رکھیے میں آپکو نہیں چھوڑ سکتی۔ عائشہ مر جائیگی جس دن اس نے اصمد کو چھوڑنے کا فیصلہ لیا۔ اُسکی دھڑکنیں رک جائنگی۔ آپ کو میری محبت پر یقین نہیں ہے نہ اصمد مگر مجھے آپ ہی چاہیے۔ آپ مجھ پر توجہ نہیں دیتے تھے تو میں بھٹک گئی تھی مگر آئی ایم سو سوری پلیز اس بار معاف کر دیجئے میں اب دوست کی طرح بھی کسی لڑکے سے بات نہیں کرونگی۔" وہ گڑگڑا کر اُس سے معافی مانگ رہی تھی اپنی محبت کا یقین دلا رہی تھی اور کچھ حد تک اصمد نے اسکا یقین کر بھی لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اصمد کل سنڈے ہے کل ہم لوگ مل کر بات کرتے ہیں۔ منع مت کریگا۔اس کے مان جانے پر وہ دوبارہ سے بولی۔

"ٹھیک ہے اب سو جاؤ اور ہاں اس سے اب رابطہ مت رکھنا۔"

"آپکی قسم کبھی نہیں۔"

****

www.novelsclubb.com

صبح اس کے لئے کافی خوشگوار تھی۔الیکٹرک کیتلی میں اس نے اپنے لئے ramen بنایا۔ہاسٹل والوں کا جگاڑ۔وہ چائے کافی پرسن نہیں تھی مگر پھر بھی یہ اس نے کے رکھی تھی جواب میگی اور ramen بنانے کے کام میں آتی تھی۔

ہاسٹل میں صبح صبح کبھی پوہے تو کبھی سادہ پراٹھا چائے کے ساتھ ملتا تھا۔ جنت اس کے اور اپنے پراٹھے لے آئی اور مگ بھر پانی جیسی چائے۔

"کیسے حلق میں اتراتی ہو یار یہ کڑوی کسیلی بدمزہ چائے۔" کانٹے کو پلیٹ میں گول گول گھماتی نوڈلز لپیٹی وہ ایک ہی بار میں نگلتی اس سے بولی۔

"جیسے تم یہ کیڑے جیسا کھانا کھا رہی ہوں جیسے کینچ۔۔وا۔۔۔"

"جنت میں مار دنگی تمہیں کھانے دو۔" منہ پر ہاتھ رکھتی وہ چلائی۔ جنت کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اپنا نہیں کھاتی تو مجھے بھی نہیں کھانے دو گی کیا۔"

"تم نے چاینیز لوگوں کو نہیں دیکھا کیا کیا الا بلا اور جنگلی جانور کھاتے ہے۔ چمگادڑ تک کھا گئے۔"

"او۔۔۔وا۔۔۔۔" اسے زروں کی اُبکائی آئی۔

www.novelsclubb.com

"قسم سے اگر چپ نہیں کی اب تو میں مار وار دنگی۔"اُبکای روکنے کے چکر میں اسکا چہرہ سرخ ہوا۔

"آئندہ سے چائے کے بارے کے کچھ نہ کہنا۔چائے عشق ہے۔"

"ہاں جو حلق جلا دیتا ہے۔"

"اور کچھ لوگ تو عشق کی طلب میں خود کو جلا لیتے ہے خاک کر لیتے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"۔۔۔کچھ نہیں کھاو تم۔"اس نے سر جھکا کر چائے کا لمبا سا گھونٹ لیا۔

عائشہ سی سی کرتی ایکسٹرا اسپائسی نوڈلز اُتارے جا رہی تھی کانوں میں سے دھواں اور آنکھوں سے آنسو آئے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دھیان سے اگر ایسے ہی اتنا تیکھا کھاتی رہی تو ایک دن بیٹھنے کے لائق نہیں رہو گی یونو piles(بواسیر)"

"جنت پلیز۔۔۔اب سے میں تمہارے سامنے کچھ نہیں کھاونگی۔"اس نے کانٹے پٹک کر اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔

"اچھا چھوڑو آج کہیں جارہی ہو؟"جنت نے بیڈ پر پھیلے رسٹک براؤن کلر کے عبایا کو دیکھ کر کہا۔

"ہاں۔اصمد کے ساتھ گھومنے۔"اُسکا چہرہ خوشی سے چمکا۔

"اصمد کون؟کل کوئی ارشم۔۔۔"

"ارشم کوئی نہیں ہے۔"وہ تیزی سے بولی اس کا چہرہ پتھریلا ہوا۔

"اصمد میرا کزن ہے اور میں اس سے محبت کرتی ہوں۔انشااللہ پڑھائی کے بعد ہم دونوں ایک دن شادی بھی کرینگے۔مجھے بہت مانتا ہے وہ۔"

www.novelsclubb.com

"اس نے تم سے کہا کہ اسے تم سے محبت ہے؟"

"کیا؟"۔۔۔اُسکی چہرہ ساکت ہوا۔سفید سا۔۔۔۔

"کیا اس نے تم سے محبت کا اظہار کیا؟"

"ن نہیں۔۔۔۔ مگر اس کے انداز سے جھلکتا ہے۔"

"he's just using you ayesha

(وہ بس تمہارا استعمال کر رہا ہے)"

"تم اس کے لئے ایک آپشن کی طرح ہو۔" عائشہ کو اس روز مرہ کسی کو کال کرتے دیکھا تھا فون نہ اٹھتا تو وہ موبائل بستر پر پٹک دیتی تھی اسے سمجھ آ گیا کہ کیا حالات تھے

"ت تم کیسے اس طرح۔۔۔۔ کہہ سکتی ہو۔۔" آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھرنے لگے۔

"میں جب سے یہاں ہوں تب سے میں نے نہیں دیکھا اس نے تمہیں فون کیا ہو خود سے ہر بار زبردستی تم نے رابطہ کیا ہے جہاں تمہارے جذبوں کی پذیرائی نہیں ہوئی وہ تمہیں نہ ہاں کرتا ہے نہ ہی نا۔

www.novelsclubb.com

وہ بس ایک آپشن کی طرح تمہیں اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہے جس دن اسے کوئی تم سے بہتر مل جائیگا وہ تمہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جائیگا۔"

"تم بس مجھ سے جیلس ہو۔" دانت بھینچے آنسوؤں کو صاف کرتی وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔

"عائشہ۔ تم سمجھ نہیں رہی۔۔" تم ایک ساتھ دو لڑکوں کے ساتھ اپنے جذبات اور انکے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کر رہی ہو۔you are so cheap" اُسکے لہجے میں عائشہ کے لئے افسوس اور غصہ دونوں تھا اور وہ اپنی زبان نہیں روک پائی۔

"جنت مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی ہے میری محبت ہے نہ میں دیکھ لونگی مجھے کیا کرنا ہے تمہیں میرے لیے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

ڈبڈبائی آنکھوں سے اُسے دیکھتی اس پر چلاتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ تیار وہ

www.novelsclubb.com

پہلے سے ہی تھی عبایا اٹھا کر پہنتے ہوئے اس نے پلٹ کے جنت کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا جسکا چہرہ دھواں دھواں سا ہو گیا تھا۔

پتلی پتلی اسٹرپس والی سینڈل پیروں میں پہنتی وہ جنت کے بارے میں اپنے دل میں غلط فہمیاں پال چکی تھی۔اسے اب جنت کے ساتھ کمرہ نہیں شیئر کرنا تھا آج ہی وارڈن کو بولتی ہوں۔دل ہی دل میں کہتی اپنا بلیک پرس اور موبائل اٹھائے وہ باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

****

اصمد یونیورسٹی ہاسٹل سے کچھ ہی دور پر اپنی بلیٹ لیکر کھڑا اُسکا انتظار کر رہا تھا۔

شاہانہ انداز میں چلتی وہ اسکی بائیک کی طرف آئی۔

"السلام و علیکم"۔اُسکی آنکھوں میں قندیلیں جل رہی تھیں۔

"وعلیکم السلام۔جلدی بیٹھو ابھی کوئی دیکھ لیگا۔"اصمد نے جلدی سے بائک کو کک مار کر اسٹارٹ کیا۔

"مگر میں کیسے بیٹھوں گی۔پہلے بتانا تھا میں عبایا نہیں لگا کر آتی اب بٹن کھول کر بیٹھنا پڑے گا پتہ چلے پہیے میں آگیا تو میری جان گئی۔۔۔"

"کچھ نہیں ہو گا بیٹھو تو سہی۔"وہ چڑ گیا۔

"بیٹھ رہی ہوں۔"عبائے کے نیچے کا تین بٹن کھول کر وہ بامشکل بائک پر ٹانگیں دونوں طرف کر کے بیٹھی بیچ میں پرس کی دیوار بھی کھڑی کی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں چلنا ہے؟"

"جہاں آپ لے چلیں۔جہاں ہم اکیلے ہوں بس مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"وہ شرسار سی اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتی بولی۔

"اوکے۔"

"مجھے لکھنؤ کی پرانی جگہوں کو دیکھنے کا بہت شوق ہے کسی ایسی جگہ چلتے ہے نہ۔"

"اوکے میپ پر لگاؤ۔" وہ اسکی ساری باتیں مان رہا تھا۔

میپ کھول کر اُس نے لکھنؤ کی اولڈ ہیریٹیج پلیسز سرچ کیا تو کئی ساری جگہ آ گئیں۔

"یہاں چلتے ہیں۔" اُسنے کسی اونچی اونچی دیوار اور بڑے بڑے گیٹ والی تصویروں کو اسے دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوکے کس کر پکڑنا۔ میں بہت تیز چلاتا ہوں بائک۔" یاد دہانی کرتے اس نے بائک آگے بڑھائی۔

اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائے وہ خود کو اس دنیا کا سب سے خوش ترین انسان سمجھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سیدھی طرح بیٹھو سب دیکھ رہے ہیں۔" وہ کسمسایا۔

"دیکھنے دو۔ مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔"

"مگر مجھے ہے۔"

"تب یہیں اُتار دو" اُسکا منہ بن گیا۔

"پہلے بتاتی اب آدھے راستے میں کیسے اتاروں۔۔۔" اُس نے اسے چڑایا اور وہ سچ میں چڑ کر اسکے کندھے پر مکے برسانے لگی۔

"یار کیا کر رہی ہو بائک لہرا گئی تو لینے کے دینے پڑ جائنگے تم میپ بتاؤ بس۔"

یوں میپ کے ذریعے وہ دونوں لکھنؤ کی عمارتوں میں سب سے پرانی عمارت آثار قدیمہ ریذیڈینسی کے پاس اُترے۔اسکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ لکھنؤ ریذیڈنسی 1857 کی پہلی جنگ آزادی کی گواہ ہے۔اسے نواب شجاعت ادولہ نے انگریز افسران اور ان کے عملے دونوں کے لیے بنوایا تھا اور اسکا نام اسلئے ریذیڈینسی رکھا گیا۔

www.novelsclubb.com

تکمیل کے بعد ریذیڈنسی میں بنگلے مسلم مزارات چھتوں والے مکانات اور اعلیٰ عہدیداروں کے لیے 'اعلیٰ ترین' عمارتیں شامل تھیں۔اُونچے اُونچے کھمبے دیو ہیکل

کی مانند گیٹ اور اتنی ساری عمارتیں ایک ہی جگہ میں دیکھ کر وہ پاگل سی ہو گئی تھی۔

"تمھیں پتہ ہے مجھے ایسی جگہیں بہت پسند ہیں۔" وہ خوشی سے اچھل کر بولی۔

"گارڈ کر لیں؟ میں ٹکٹ لیکر آتا ہوں پھر اندر چلتے ہیں۔"

"ہمم۔" وہ خوشی سے بولتی اس اُونچے گیٹ کو دیکھنے لگی جو کہ نظروں میں سما ہی نہیں رہا تھا۔

اصمد ٹکٹ لیکر آیا تو وہ تقریباً بھاگتے ہوئے سیکیورٹی چیکنگ کروا کر اندر گئی۔ اُسکے جوش و خروش کو دیکھ کر وہ ہنس دیا۔

"اصمد میری اچھی اچھی پکچر بنائیں۔ اپنا موبائل اس کے ہاتھوں میں دیکر وہ ایک بلڈنگ کے پاس کھڑی جو کہ غالباً کسی زمانے میں انگریز افسروں کا کمرہ تھا۔

ہر اینگل میں فوٹو لینے کے بعد وہ بہت خوش تھی۔ "مجھے سارا گھمائیں۔" وہ خوشی سے اصمد کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"چل رہا ہوں ہاتھ چھوڑو پہلے میرا۔"

"او۔۔۔ہ او کے۔" اُسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔

"چلیں۔ پھر۔۔" زبردستی مسکراتی وہ خود ہی آگے بڑھی۔اس ایک جگہ پر سرکاری آفس، مسجد، سکھوں کے لئے الگ سے جگہ، ہارس اسکوائر، قبرستان، باغ، پارکس اور بریگیڈ میس۔ایک طرف بڑا سا محل اور دوسری طرف باورچی خانے، اور بھی بہت سی جگہ وہ ایک دن میں یہ سارا نہیں دیکھ سکتی تھی۔

اصمد اُسکے ساتھ چلتا جاتا اور اسکی پکچر بناتا جا رہا تھا۔اُسکا دماغ ایک دم فریش ہو گیا تھا۔ ساری عمارتیں اب کمزور سی ہو گئی تھی کچھ کچھ ڈھ سی گئی تھی دیواروں کے سیمنٹ ایک چوتھائی تک اُکھڑ اُکھڑ کر گر چکے تھے مگر کشش اب بھی باقی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اسے ایسی جگہوں پر آکر ایک سکون سا ملتا تھا۔ کہا جاتا دیواروں کے کان ہوتے ہیں مگر ان دیواروں کے پاس ان سے لپٹ لپٹ کر آپ اپنے غم سنا بھی دیں تو یہ پلٹ کا سوال و جواب نہیں کرتی تھی۔

ٹپ۔۔۔ٹپ۔۔۔کر کے آسمان سے کچھ بوندیں گری تھی وہ خوشگوار حیرت میں گھر گئی۔ابھی کچھ دیر پہلے سورج آگ برسا رہا تھا اور اللہ نے کرم کر دیا۔

"واؤ"۔۔۔۔وہ چہکی۔"اصمد بارش ہو رہی ہے۔"وہ بوندوں کو ہاتھ میں پکڑنے کی کوشش کرتی اس سے بولی۔

"ہاں دکھ رہا ہے اب گھر کیسے جائینگے۔"اسے ایک نئی فکر سوار تھی۔

"اوں ہوں۔یار کچھ تو زندگی کو کھل کر گزار لو یہ لمحے بار بار نہیں آیا کرتے۔"

"چلیں وہ مسجد دیکھتے ہیں۔"اب کہ وہ زبردستی اُسکا ہاتھ کھینچتی آگے بڑھی تھی عبایا ڈھیلا ڈھیلا اور ڈارک کلر کا تھا تو اسے بھیگنے کی فکر نہیں تھی۔

وہ اُسکے پیچھے زبردستی کھینچتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کتنی پیاری جگہ ہیں آپ مجھے پہلے اس جگہ پر کیوں نہیں لے کر آئے یار۔"

"کیونکہ تمہیں اوروں سے فرصت نہیں تھی۔"

"مجھے اپنی صفائی کا موقع دینگے۔" چھوٹے سے داخلی گیٹ سے جھک کر داخل ہوتے وہ اس سے بولی۔ تھوڑی سی اندھیری جگہ پار کر کے وہ مسجد کے اندر تھے۔ اندر کچھ نہیں تھا بس ایک اونچا سا گنبد جو کی بس باہر سے دکھتا اور اندر اس جگہ پر ہری ہری چنری اور ایسے ہی قبر پوجنے والوں کا سامان رکھا تھا۔ ریلنگ پر ڈھیر سارے دھاگے باندھے ہوئے تھے۔ غالباً یہاں آکر سب یہ بھی کرتے تھے۔

"ہم باہر چلتے ہیں یہ جگہ مجھے صحیح نہیں لگ رہی ایسا لگ رہا کچھ غلط طاقتیں ہے یہاں اور یہ سب۔۔۔" وہ سارے سامان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے باہر جانے کی ضد کرنے لگی۔

"یہیں سے باہر نکلتے ہیں ویسے بھی یہ جگہ بھوتیا مشہور ہے۔" وہ دیوار کود کر پار کرتا نیچے کھڑا ہوا اور اسے سنبھالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

ہیل پہنے وہ بامشکل اس دیوار سے کودی تھی۔

"وہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔"اوپر کی طرف جاتی سیڑھیوں کی اور اشارہ کرتے اب کہ بار وہ اُسکا ہاتھ ویسے ہی تھامے آگے بڑھا تھا۔اُن دونوں کے بیچ تناؤ اب ختم ہو گیا تھا۔

"اب بتاؤ۔کیا بات ہے؟"

"کیا بات ہے کوئی بات نہیں ہے۔"اس نے نظریں چرائی۔

"کب سے بات کر رہی ہو تم اس سے۔"

"it's been almost two months۔"

"اوکے صحیح ہے۔"اس کے چہرے پر کسی بھی قسم کا کوئی جذبہ نہیں تھا وہ اُسکا چہرہ پڑھ کر اندازہ نہیں لگا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قسم سے اصمد میں نے اس سے بس ایک دوست کی طرح بات کی تھی وہ آگے بڑھا تھا میں نہیں میں نے اس سے ہمیشہ اصمد اصمد کا ذکر کر کے بات کی ہے۔میں آپکو چیٹ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔"

"تم نے کر دیا ہے عائشہ اسی لیے میں لڑکیوں پر بھروسہ کرنے کے قائل نہیں ہوں۔"

"میں سچ میں اس کے لیے شرمندہ ہوں اور میں سچ میں اب اس سے بات نہیں کرونگی ایون ناٹ ان کلاس۔بس ایک بار میرا یقین کر لیں۔"منہ بسورتی معافی مانگتی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔اُسکی آنکھوں میں اسے کھو دینے کا ڈر تھا۔

"اوکے مگر آئندہ خیال رکھنا۔ارشم ارشم کچھ نہیں ہے ارشم کو اب بھول جاؤ۔" اُسکی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے اس نے دھونس بھرے انداز میں کہا۔

"مجھے نہیں پتہ ہے کون ارشم۔آپکو لگتا ہے میں آپ پر اسے فوقیت دونگی۔"

"کبھی نہیں۔" لہجے میں تحقر تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب چلیں ورنہ بارش نے زور پکڑ لیا تو بائک چلانے میں مشکل ہو جائیگی۔"

"ابھی نہیں ابھی ہم کہیں جا کر کچھ کھائیں گے موسم دیکھیں کتنا خوشگوار ہے۔"وہ آسمان کی طرف دیکھتی بولی۔

"اوکے کھالینگے ابھی یہاں سے نکلیں تو پہلے۔" چلوز بردستی اسے اٹھاتا وہ لمبے لمبے قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"ارے رکیں تو سہی۔۔" وہ بامشکل ہیل پہنے بھاگی مگر پھسل گئی شکر تھا کہ دیوار پکڑ لی ورنہ اب تک وہ کیچڑ میں گر چکی ہوتی۔

"اصمد۔" رندھی آواز میں اس نے اسے پکارا۔

"اب کیا ہو گیا۔" وہ اُسے دیوار پکڑے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھتا واپس لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے پاس آیا۔

"میری ہیل شاید نیچے سے کھسک گئی۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔

دکھاؤ۔

www.novelsclubb.com

اسنے پیر اٹھایا سینڈل کی ہیل تھوڑی پیچھے کھسک گئی تھی کہ اگر کچھ قدم آگے بڑھتی تو وہ باہر نکل جاتی۔

"لو کل چیزیں لو گی تو یہی ہو گا سچ بتاؤ امینہ باد سے لیا تھا نا۔" اُسکا مذاق اڑایا ہے۔

"پورے بارہ سو کی لی تھی اگر زیادہ بولے تو آپ سے ہی سارے پیسے وصول کرنگی۔" وہ آنسو ضبط کرتے پٹاک سے بولی۔

"اچھا روؤ نہیں۔ دھیرے دھیرے کر کے چلو۔"

"نہیں چل پاونگی۔ اس سے اچھا اُتار کر ننگے پیر چلتی ہوں۔"

"چل لوگی؟ یہاں کیچڑ ہے زمین میں کانچ وغیرہ ہوئے تو۔۔"

کچھ نہیں ہوگا۔ آپ بس مجھے دیکھیے" اس کے جھک کر سینڈل کو پیروں سے آزاد کیا اور ہاتھوں میں لیکر آگے بڑھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی زمین پر چلتے روح کے اندر ایک سکون سا اتر آیا تھا۔

وہ اُسکے بے فکری بھرے انداز پر ہنس دیا اور اس کے ساتھ آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے عائشہ پر یقین کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

باہر نکلنے کے بعد اسے کھڑا کر کے وہ پارکنگ سے اپنی بائک لینے چلا گیا جب کہ وہ ہیل کو سیدھے کرتی اسے اُسکے صحیح حال پر لے آئی کم از کم پیروں میں پہن کر تھوڑی دور چل سکتی تھی۔

"آؤ گی اب۔" اصمد بائک پر بیٹھا وہیں سے بلانے لگا۔

اس نے موبائل نکال کر اسے فون کیا۔

"کیا ہوا اب آؤ گی۔" فون اٹھاتے ہوئے زور سے بولا۔

"نہیں۔ میرے پیر گندے ہیں سینڈل کیسے پہنوں۔"

"ویسے ہی چلی آؤ۔ ابھی تو اندر ویسے ہی چل رہی تھی۔"

"اندر کوئی نہیں دیکھ رہا تھا۔ آپ میرے لئے پانی لیکر آئیں۔" وہ ضدی لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے۔"اس نے دانت کچکچا کر فون جیب میں ڈالا اور بائیک سے اُترا۔ چھوٹی سی چائے کی ٹپری سے اپنے لئے سگریٹ اور ایک پانی کو بوتل لیکر وہ گیٹ کے پاس آیا۔

بوتل کا ڈھکن کھول کر اُسے تھمایا مگر ایک ہاتھ سے عبایا سنبھالتی اور دوسرے ہاتھ سے بوتل پکڑے وہ پیر نہیں صاف کر سکتی تھی۔

"مجھے دو۔"اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر بوتل لیتے ہوئے اس نے اسکے پیروں کی جانب پانی گرایا۔

عائشہ کی آنکھیں خوشی سے لبریز ہوئی تھی۔

زمین پر دراز نوں بیٹھا اُسکے پیروں پر پانی گراتا اور اپنے ہاتھوں سے اپنا پیر صاف کرتی وہ اس لمحے کو امر کر لینا چاہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اس کے اور اصمد کے درمیان سب کچھ پہلے جیسا ہو گیا تھا اس نے اصمد نے اپنی غیر منصفانہ سلوک کی معافی مانگ لی تھی اس نے ہمیشہ کی طرح دل کھول کر اُسے سینے سے لگا دیا ورنہ جتنے اس اس نے کلاسز لی جا کر پیچھے ہی بیٹھا تھا تا کہ اس کا عائشہ اور اصمد کا سامنا نہ ہو۔

عائشہ بھی اسے دیکھ کر رخ بدل لیتی یا اٹھ کے چلی جاتی۔ سب کچھ صحیح جا رہا مگر وہ بدلنے لگا تھا۔ اصمد کے ساتھ عائشہ کا ہنستے باتیں کرتے قریب آتے دیکھ اُسکے دل میں ویرانیاں بڑھنے لگتی۔ دل کی شدتوں سے بچنے کے لیے وہ پھر نشے کا سہارا لینے لگا تھا ورنہ جتنے دِن وہ اس کے ساتھ تھی ہمیشہ اسے چیک کرتی وقت بے وقت فون

www.novelsclubb.com

گھما کے اُسکا حال احوال لیتی اللہ کا عذاب بتاتی، حتیٰ کہ اس نے اسکا اُسکے دوست کے گھر تک جانا چھڑا دیا تھا۔

اور وہ بھی غلط راہ راست پر چلنے کے بجائے اب صحیح راستے پر چلنے کی کوشش کرنا چاہتا تھا مگر اپنا درد بانٹنے کے لئے یہی شراب اب سینے سے لگائے رکھا تھا۔

دھیرے دھیرے عائشہ اسے خود ہی مخاطب کرنے لگی یا پھر اصمد اسے اپنی باتوں میں گھسیٹ لیتا یوں زندگی گھسٹ کر چل ہی رہی تھی کبھی نوٹس بہانے تو کبھی ایسے ویسے اسکی اور عائشہ کی بات ہو جاتی مگر اس کے چہرے یا باتوں سے وہ اسکی اندرونی حالت کا اندازہ نہیں لگا پایا تھا۔اصمد کی سنگت میں وہ کافی مگن سی رہتی تھی اس نے کبھی نظر اٹھا کے ارشم کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔نہ ہی اس کے جذبات کی فکر کی۔وہ صحیح کہتی تھی۔اس نے سچ میں ارشم سے محبت نہیں کی تھی۔

آج اصمد کے ساتھ اس نے چائنیز کھانے کا پروگرام بنایا یوں ہلکی ہلکی بوندا باندی میں چلتے وہ حضرت گنج چلے آئے جہاں کی رونقیں دیکھ دل تروتازہ ہو جاتا تھا۔

"کہاں چلیں؟میک ڈی؟"اصمد نے ہیلمٹ اُتار کر بائک میں لاک کرتے اس سے پوچھا۔

بلیو چیک دار شرٹ اور بلیک جینز میں وہ بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا وہ بس اسے دیکھے گئی۔

"ہیلو؟"اُسنے چٹکی بجاتے اسکے آگے ہاتھ لہرایا۔

"آں ہاں۔۔نہیں میں چائنیز کھاونگی۔"اپنے کپڑے جھاڑتے وہ جلدی سے شیڈ والے ایریا میں گھسی یہاں پر ساری شاپس ایک ہی چھت کے نیچے تھی ایک لمبی سی راہداری جہاں دکانوں کے اندر جانے کا دروازہ کھلتا تھا۔

"کسی کیفے میں چلتے ہیں پھر"وہ آگے بڑھا۔وہ اسکی ہمراہی چلی۔آج اس نے بلیک کلر کا عبایا لگایا تھا جو کہ سادہ سا تھا ساتھ میں جیز گرین کلر کا اسٹال جسے سر پر ڈالے اُسنے دونوں طرف کا پلو پیچھے کر لیا تھا۔ہاتھوں میں موتیوں والے بریسلیٹ اور

www.novelsclubb.com

ایک پتلی سی گولڈن چین دوسرے میں ورساچے کی واچ تھی جو کہ اسکے برتھ ڈے میں اسکے ابّو نے باہری ملک سے منگوا کر دی تھی۔

اصمد ایک کیفے کے آگے رک گیا۔

"اس میں چلیں کافی مشہور ہے یہاں کا کھانا۔" کیفے کے باہری حصے میں دائیں طرف آلو ٹکی وہ چاٹ اور بائیں طرف آئس کریم کے اسٹال تھے جو کہ کیفے کا ہی حصہ تھے۔ گرما گرم آلو ٹکیوں نے اسکی بھوک کو جگا دیا تھا

"جلدی چلیں۔" بیچ میں کیفے کے اندر جانے والے راستے سے وہ اندر داخل ہوئے۔اندر کافی بھیڑ تھی کانٹوں چمچوں کی آواز اور دھیرے بجتی موسیقی سب کچھ ہی رومانوی لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوپر چلتے ہیں" ویٹر کے اشارہ کرنے پر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

ویٹر سے اس نے اپنے لئے گارلک نوڈلز جب کہ اصمد نے اپنے لئے آلو ٹکی آرڈر کی۔ کھانا کافی خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا۔

"بل منگواؤ۔"اس نے اصمد کو ٹہوکا۔

"مگر بل کون دیگا؟"وہ حیرت سے اسکی طرف مڑا۔

"آپ اور کون۔"وہ اطمینان سے ٹشو پیپر سے اپنی پھیلی لپسٹک صحیح کرتی بولی۔

"میں کوئی پے وے نہیں اور رہا ہوں تم دو گی۔"

"یار اصمد۔۔"اس کے دانت کچکچائے۔

"میرے پاس سچ میں پیسے نہیں ہیں۔"اس نے خالی جیب تھپکی۔

"تب ادھر کیوں آنا تھا۔ہم وہی روڈ والی نوڈلز کھا لیتے۔"

"کیونکہ تم نے کہا تھا۔"مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اس نے ہزار القابات سے اُسے نوازتے ہوئے پیمنٹ کی۔

www.novelsclubb.com

اب میری قسم جو میں آئندہ آپکے ساتھ آؤں۔ذرا سی نوڈلز اور آلو ٹکی کا تیرہ سو ساٹھ روپیہ پلس پچاس روپیے ٹپ سخی بن کر دیتے ہوئے اُسکے کلیجہ منہ کو آنے کو تھا۔

وہ جلد از جلد یہاں سے اُٹھ جانا چاہتی تھی مگر اٹھتے ہوئے سونف اور مصری کو ٹشو پیپر میں رکھ کر اپنے پرس میں رکھنا نہیں بھولی تھی۔اصمد نے کتنی تنبیہ کیں گھوریاں دیں مگر وہ نہ مانی۔

"بھئی پیسے دیے ہیں۔"کندھے اُچکاتے وہ نیچے اُتری۔

"اچھا ایسی کریم تو کھلا سکتے ہو۔" باہر نکلتے وہ آئس کریم فریزر کے پاس رک گئی جہاں پر الگ الگ فلیور کی آئس کریمز اسے للچا رہیں تھیں۔

"اوکے۔"دو آئس کریم کا بل چار سو پے کرتے اُسکی سانسیں اٹکی مگر اب کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"اُدھر جا کر کھا لیتے۔"روڈ پر کھڑے آئس کریم بیچنے والے کی طرف اشارہ کرتے وہ بگڑا۔

"اب تو ہو گیا ہے۔میں نے ابھی کچھ دیر پہلے یہی کہا ہے ہم روڈ سائڈ پر جا کر کھا لیتے."اپنے لئے کون میں بلیک کرنٹ نکلواتے وہ کافی مگن تھی۔

"آپ کونسا فلیور لینگے ؟"اپنی کون تھامتے وہ اس سے پوچھنے لگی۔

"کوئی بھی چلے گا۔"فون سے بل پے کرتے وہ منہ بچکا کر بولا۔

"یہ والا۔"اُسنے نے اپنا ہاتھ لہرایا۔

"اوکے یہی والا لے لو۔"بل لیتے وہ باہر نکلا پیچھے وہ اسکی اور اپنی آئس کریم تھامے آئی۔

"اب واپس چلیں۔"کون تھامتے وہ بولا۔

"ہمم۔۔۔نہیں ابھی نہیں موسم دیکھیں کتنا خوشگوار ہے کبھی ہی کبھی تو بارش ہوتی ہے اور بارش میں آئس کریم اف۔۔"کون زبان سے چاٹتے وہ بچوں کی طرح خوش تھی۔وہ کچھ نہیں بولا چپ کھڑا ہو کر خود بھی آسمان کو دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے آئس کریم کھانے لگا۔وہ جلدی آئس کریم نہیں کھاتا تھا کہ اسے پھر کھانسی اور چھینکیں شروع ہو جاتیں۔

اپنی کون جلدی کھا کر ختم کرتی اب وہ ندیدوں کی طرح اُسکی کون کو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو۔"اس نے ہاتھ آگے کیا۔

"دو۔"اس نے جلدی سے تھام بھی لیا۔

"مگر اوپر سے کھا کر کون دے دینا۔"اُسنے ساتھ میں تاکید کی۔

"اوکے۔اب چلو بائک کے پاس میں نے بہت دور کھڑی کی ہے."وہ آگے بڑھا پیچھے پیچھے وہ سر جھکائے کون چاٹتی آگے بڑھی۔

"یہ لیجئے۔"جلدی جلدی اوپری حصہ ختم کرتی اسے کون تھمائی۔

"تھینکس۔تم یہیں انتظار کرو میں بائک لیکر آتا ہوں۔"کون تھامتا وہ کسی گلی میں مڑ گیا۔

ایک منٹ دو منٹ پورے سات منٹ ہو چکے تھے وہ واپس نہیں آیا تھا۔اُسکا دل گھبرانے لگا تھا وہ یہاں کے راستوں سے واقف نہیں تھی اور پھر تیز بارش نے اسکے اوسان خطا کر دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اس جگہ سے تھوڑی دور آگے بڑھ کر اُسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی مگر وہ نہیں آیا تھا۔

"چلیں۔" وہ اچانک سے پیچھے سے بولا۔ اُسکی سانسیں بحال ہوئی اور وہ بیساختہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر رو پڑی۔

"مجھے لگا آپ مجھے چھوڑ کر نکل گئے ہیں۔" بھرائی ہوئی آواز میں بولتی وہ آنسو روکنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

"میں نے تمہیں جہاں کھڑا کیا تھا تم اس جگہ سے یہاں کیوں آگئی؟" اس نے اسے ڈانٹا۔ "مجھے لگا تم خود ہی چلی گئی۔"

"میں آپ کے بغیر کہاں جا سکتی ہوں اصمد۔" اس کے اس طرح جذباتی پن سے بولتے اصمد کا دل خراب ہوا۔

"میں اب آئندہ تم سے نہیں ملوں گا۔" اس نے اسے دور کیا۔

"کیوں؟" آنسو پھر ٹپ ٹپ گرے۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں تم سے محبت نہیں کرتا اور اس طرح تم کرو گی تو میرے لئے مشکل ہو جائیگا تم میرے سر پر چڑھ کر ناچنے لگو گی۔"

"مگر اصمد۔۔"

"اگر مگر کچھ نہیں اب آئندہ سے میں تمہارے ساتھ کہیں جاؤنگا نہ ہی ہم کلاس میں اب ساتھ رہینگے۔" اس کے تاثرات پتھریلے تھے۔

"اب چلیں ورنہ بارش زور پکڑ لیگی تو بائک چلانا میرے لئے مشکل ہوں جائیگا۔

"ہیلمٹ انلاک کر کے سر پر لگاتے وہ بائک کو کک مار کر اسٹارٹ کرنے لگا۔

"بیٹھو یا کھڑی ہو کر رونا ہے۔؟"

"میں نہیں جاؤنگی۔" اسے بھی ضد سی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو یار فضول تماشا نہ کرو میں تمہیں ہاسٹل چھوڑ دونگا پھر بھلے جو مرضی وہ کرنا۔ ابھی تم میری ذمے داری ہو۔ بیٹھو۔"

"بیٹھ رہی ہوں کمینے۔" اس کے کندھے پر مکے مارتے وہ بالآخر بیٹھی۔

"مارومت نہیں تو یہیں ٹھوک دونگا بائک کو۔"

"چلیں اب زیادہ بکواس نہ کریں۔" وہ بدتمیزی سے بولی۔ دونوں کا موڈ ایک دوسرے سے بددل ہو گیا تھا۔

آدھے راستے میں ہی پہنچتے بارش نے پورا زور پکڑ لیا تھا وہ دونوں پورے کے پورے پانی سے شرابور ہو گئے تھے۔

"اب کیسے جاینگے۔؟ اصمد نے بیچ میں ہی بائک روک دی راستہ دھندلا نظر آرہا تھا۔

"اصمد یار جلدی کریں اگر دیر ہوئی تو وارڈن اندر نہیں گھسنے دیگی۔" اسے اپنی فکر ہوئی۔

"بارش دیکھ رہی کتنی زوروں کی ہو رہی ہے مر مرا گئے تو؟ مجھے تمہارے ساتھ مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے"

"پلیز اصمد دھیرے دھیرے کر کے چلائیں۔ مجھے بس چھوڑ دیں۔" اُسکی بات کو نظر انداز کرتی وہ حقیقتاً اندر ہی اندر پریشان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے۔" بائک اسٹارٹ کر کے اس نے دھیرے دھیرے آگے بڑھائی۔

اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے کندھے پکڑتے اس نے اپنا سر اُسکی پشت پر ٹکایا۔

بھیگتے وجود میں اصمد کی قربتیں تتلیاں اس کے پیٹ میں ہلچل مچانے لگیں۔ گھنگھور گھٹائیں اور اسکے ساتھ بائک پر بیٹھے اس نے نہیں سوچا تھا کہ آج کا دن اس قدر خوبصورت ہو سکتا تھا۔

"یہاں سے مجھے ایک دوست کی طرف جانا ہے مگر بارش نے سارے کپڑے خراب کر دیے۔"

"کوئی نہیں کل چلے جانا ابھی گھر جائیں اور گھر پہنچ کر مجھے فون کر کے اطلاع کر دینا۔" وہ اصمد کو یاد دہانی کروانا نہیں بھولی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ہاسٹل میں آکر اس نے جلدی جلدی کپڑے تبدیل کیے

اور اپنے بستر میں گھس گئی۔ بارش نے موسم کو کافی ٹھنڈا بنا دیا تھا۔

"آج تو چادر اوڑھ کر سونی پڑے گی۔" اس کے تیز آواز کے تبصرہ کیا۔ موبائل

فون پر اُنگلیاں گھماتی جنت نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اُسکی اور جنت کی بول

چال پچھلے تین-چار دن سے بند تھی اور اس نے بھی کوشش نہیں کی تھی۔

جواب نہ پا کر اُس نے پرس سے اپنا موبائل نکالا تو دیکھا ارشم کی کئی مس کالز پڑیں

تھیں۔

"کیا مصیبت آن پڑ گئی اسے۔" کوفت سے کہتے ہوئے اس نے فون لگایا۔ اسے

آئے اب تقریباً بیس منٹ ہونے کو آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کہاں تھی تم آج؟" چھوٹتے ہی اُسکے کانوں میں ارشم کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا اس بات سے؟" اسے بہت خراب لگ گیا۔

"سیدھا سادا سا سوال کر رہا ہوں کہاں تھی تم آج؟"اس نے تحمل سے گہری سانس لیکر اپنا سوال دہرایا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ آپکو یہ بات جاننے کی ضرورت ہے۔"

"ہے مجھے۔اور مجھے پتہ ہے تم کہاں تھی میں بس تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔"

"پھر جس نے بتایا یہ نہیں بتایا کہ کہاں تھی؟ کس کے ساتھ؟۔۔۔ایک منٹ آپ کس حق سے مجھ سے یہ سوال کر رہے ہیں؟

"عائشہ تمہارے سارے راستے بس میری طرف آتے ہیں۔تم کیوں نہیں سمجھ رہی اصمد تم نے پیار نہیں کرتا وہ صرف تمہیں استعما۔۔۔ل۔"

www.novelsclubb.com

"جسٹ شٹ اپ۔"وہ تقریباً چیخ اٹھی۔

"آپ بھول رہے ھیں آپ اپنے بیسٹ فرینڈ کی بات کر رہے ہیں۔"

"میرا بیسٹ فرینڈ ہے اسلئے کہہ رہا ہوں تم دونوں ایک دوسرے کے لیے نہیں بنے ہو۔"

"ہاہاہا۔۔۔ہا" وہ بیساختہ ہنس پڑی۔

"تو آپکے کہنے کا مطلب میں آپ کے لیے بنی ہوں۔" وہ چپ ہوا۔

اسے کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آیا جب اصمد نے اسے کال کر کے منع کیا کہ وہ آج ویڈیو گیم کھیلنے نہیں آسکتا۔وجہ پوچھنے پر پتہ چلا وہ دوپہر سے عائشہ کے ساتھ حضرت گنج کا روڈ چھان رہا تھا۔

وہی ضد کر کے لے گئی میں تو نہیں جانا چاہتا تھا ہر وقت پیچھے پڑی رہتی ہے she is so toxic اس کے لہجے میں عائشہ کے لئے اہانت تھی ارشم کا خون نہ جانے کیوں کھول اٹھا تھا۔

"وہ نہ تمہیں آگے بڑھنے دے رہا ہے نہ اپنے ساتھ رکھے گا you're just an option for him"

"ارشم۔ میں اسکے خلاف ایک الفاظ نہیں سنو نگی۔ میں نے آٹھ سال اُسکا انتظار کیا ہے۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہارے غلط فہمی پیدا کر دینے سے میں اسے چھوڑ نہیں دنگی۔ تمہیں میں نہیں حاصل ہوں نہ ظاہر ہے تمہیں بھی ٹائم پاس کے لئے ایک لڑکی چاہیے تو سوچا عائشہ کیوں نہیں۔" اس کا تحقیر آمیز رویہ ارشم کا اشتعال بڑھا گیا۔

"تم ہو کیا عائشہ؟ کیا ہو تم؟ کچھ بھی نہیں ذرا سی توجہ کے پیچھے خود کو پستی کی طرف گراتی ایک کمزور کمپلیکس زدہ لڑکی، جو اپنی خواہشوں کے پیچھے اس قدر اندھی ہو چکی ہے کہ اسے اپنی عزتِ نفس کی بھی پرواہ نہیں ہے۔" ارشم کا درشت اور اسکے لیے ایسا الفاظ بولنا اُس کی بولتی بند کروا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس خود کی عزتِ نفس نہیں ہے۔"

"تمھارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے خود غرضی کے نو عزت نہ ہی کچھ۔"

"آٹھ سال کا پیار اوہ سوری ایک طرفہ لگانا بھول گیا۔" طنزیہ انداز میں بولتا وہ اس کے اوپر ہنسا تھا۔

"تم اس سے شادی کی بات کرتی ہو نہ۔۔۔۔ کبھی نہیں ہو گی۔ وہ تم جیسی مطلبی لڑکی کو دو ٹکے کا نہیں کرتا جسے اپنے احساس اور خواہش کے آگے کچھ نہیں سوجھتا۔" اپنے اندر کی بھڑاس نکال کر وہ اب شانت ہوا تھا۔

جس حساب سے اصمد نے عائشہ کے بارے میں بات کی تھی وہ نہیں برداشت کر سکتا تھا اور اسے عائشہ کو حقیقت کا سامنا کروانا ہی تھا مگر وہ اپنے اندر کی تلخی کو نہیں روک پایا اور سارا کا سارا زہر عائشہ کے کانوں کے اندر انڈیل دیا جو گنگ سی بیٹھی ارشم کی آوازوں کو اپنے کانوں میں گونجتے سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس عزتِ نفس نہیں ہے۔۔۔۔۔nothing at all۔۔

he deserves a good girl not you ۔

تمہارے پاس خود غرضی کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

آٹھ سال کا پیار۔۔۔

عزتِ نفس۔۔

کیا تھی وہ؟

کیا ہے اسکی پہچان۔۔اُسکی آنکھوں سے آنسو بھر بھر کر باہر آرہے تھے۔

وہ ایک پنڈولم بن کر رہی گئی جو دونوں طرف کھٹ کھٹ کرتے اپنا چکر پورا کر رہا تھا

ایک جگہ رُکنا اسی کے نصیب میں نہیں لکھا تھا۔

اپنے سفید ہاتھوں کو اس نے خود سیاہی میں ڈبو دیا تھا۔

اس کے اندر خالی پن عود کر آیا،اُسکی کی روح خالی ہے وہ خود کی خواہشوں میں اس

سیاہی میں اس گہرے اندھیرے میں بھٹکتی جارہی تھی۔زہریلی سوچوں نے دماغ

پر کاری وار کیا وہ تلملا اٹھی۔

وہ ایک دم سے بیمار بیمار سی لگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جیسے کسی چیز نے اس کی روح کو سیاہ کر دیا تھا اس کے اندر کوئی احساس باقی نہیں ہے۔

اس نے اپنا ایک ہاتھ بامشکل دوسرے ہاتھ سے اٹھایا سیاہی اُسکی انگلیوں سے پھیلتے پھیلتے دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگی تھی۔

ن نہیں۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔۔ وہ اس سیاہی کو چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی خود کو بچا رہی تھی۔

"اگر میں اپنے لیے نہیں ہوں تو میرے لیے کون ہے؟"

"اگر میں اکیلا ہوں تو میں کیا ہوں؟"

"ہلیل"

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔

"ارشم آپ اتنے بے رحم کیسے ہو سکتے ہیں؟"اُسکی آواز میں کرب تھا۔

"آ۔۔آپ کیوں میرے ساتھ ایسے کر رہے ہیں آپ کو مجھ پر ترس نہیں آرہا ہے۔"

"تم پر ترس آرہا ہے اسی لئے تمہیں حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں تم سمجھو میری بات کو۔"

"نہیں نہیں۔۔۔۔نہیں نہیں نہیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں سمجھنا،مجھے کچھ بھی نہیں سمجھنا جنت،جنت اسے سمجھاؤ دیکھو کیا کہہ رہا ہے یہ م۔۔مجھے۔"روتے ہوئے اس نے جنت کو پکارا ایسا لگ رہا تھا اس کے گلے میں کوئی پھندا اٹک گیا تھا کوئی ایسی زنجیر جو اُسکی سانسوں کو روک دینا چاہ رہی تھی۔

"تمھیں میری بات پر یقین نہیں ہے نہ پہلے خود کو ریلیکس کرو۔"

"کیسے ریلیکس کروں؟"

"میں ابھی اصمد کو فون لگا رہا ہوں تم جب تک اپنے کان سے نہیں سنو گی تمہیں یقین نہیں ہو گا۔" اس نے اصمد کو کال ملائی۔

سلام و حال احوال کے بعد ہی وہ فوراً ہی اس کے اوپر آیا تھا۔

"اصمد بھائی سنو تم اس سے پیار کرتے ہو؟" اس کے لہجے میں اصمد کا کوئی ڈر نہیں تھا اُسے بس اتنا پتہ تھا کہ وہ عائشہ کو اصمد کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا اُسے پہلی نظر وہ اچھی لگی تھی۔ اُس کی بات، اُس کی کھلکھلاتی ہنسی، اُس کا دبنگ ونڈر سا انداز اور سب سے بڑھ کر اس کی سادگی بھلے ہی عائشہ خود کو طرّم خان سمجھتی تھی مگر اس کی سادگی اور معصومیت کو کوئی بھی پہلی ہی نظر میں بھانپ لیتا تھا۔

جنت اٹھ کر عائشہ کے پاس آئی تھی موبائل اٹھا کر اُس نے اسپیکر پر کیا۔ آج وہ جو کوئی بھی تھا اُسے بہت بری طرح سے باز پرس کرنا چاہ رہی تھی۔ بھلے ہی اس کا اور عائشہ کا جھگڑا ہو گیا تھا مگر اُسکا رونا بلکنا برداشت نہیں ہوا تھا جس انداز میں اس نے ترحم بھری آواز میں اسے پکارا تھا اُسے اٹھ کر اسے سمبھالنا ہی تھا۔

"کیا مطلب کس سے؟" اصمد غالباً نہیں سمجھا تھا کہ وہ بھی کال کانفرنس پر ہے۔

"عائشہ سے! کیا تمہیں عائشہ سے محبت ہے؟ اگر نہیں ہے تو کیا میں اس سے بات کروں؟"

"ابے چاہے جو کرو مجھے اس سے کیا لینا دینا۔" اس کے انداز میں حقارت تھی۔

"تم بات کرو ہم بات کریں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔" کتنی بے رحمی سے وہ اسکی شخصیت کے پرخچے اڑا چکا تھا وہ گنگ سی رہ گئی۔ سن ہوتے دماغ سے اس نے سوچا آج وہ جس شخص سے مل کر آئی تھی وہ کوئی اور تھا یا اصمد تھا ابھی والے اصمد کو وہ کیوں نہیں پہچان پا رہی ہے۔

"ٹھیک ہے اصمد آئندہ سے تم عائشہ سے بات نہیں کرو گے۔" اُسکا لہجہ دوٹوک تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں بات کرتا وہی مجھے فون کرتی ہے، وہی ہمیشہ باہر ساتھ گھومنے کی آفر کرتی ہے اسے ہی ہمیشہ ملنا رہتا ہے۔"

"ٹھیک ہے تم نہیں چاہتے نہ تم اب اسکا نمبر بلاک کرو اور یونی میں بھی اس سے مت بولنا اور میں اسکی طرف سے گارنٹی لیتا ہوں کہ وہ اب تمہیں فون نہیں کریگی تم بے فکر رہو اور اگر اس نے کیا تو بتانا ٹھیک ہے سونے جا رہا تھا سوچا تم سے پوچھ لوں ورنہ پھر نیند نہیں آتی بھائی۔"

"ٹھیک ہے بھائی۔ میں بھی سونے ہی جا رہا تھا۔" اصد نے فون کٹ کیا۔

وہ بس لگاتار روئے جا رہی تھی۔ جس شخص کو دل کی مسند پر بٹھایا تھا اس کا مجسمہ دھڑام کر کے نیچے گرا تھا ٹھیک اُسکے اوپر جس کے بوجھ تلے دبے وہ اپنی شخصیت کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔

"عائشہ۔۔ سن لیا تم نے۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں جنت بات کر رہی ہوں۔" جنت نے اُسکی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فون اپنے ہاتھ میں لیا تھا اسپیکر ویسے ہی کھلا تھا ارشم کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

"اپی عائشہ کو فون دیجئے۔" ارشم گڑبڑایا۔

"کیوں اپی سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہے۔"

"نہیں اپی ایسا نہیں ہے۔مجھے ابھی عائشہ سے لازماً بات کرنی ہے اسے فون دیجئے۔"

"بولو تم وہ سن رہی ہے۔'

"سن لیا نا تم نے وہ تم سے محبت نہیں کرتا عائشہ وہ بس تمہارے ساتھ وقت گزاری کر رہا تھا یہ بات تمہیں شروع سے پتہ تھی جب تم مال میں اس سے ملنے آئی تھی پھر بھی تم اتنی آگے کیسے بڑھ گئی۔

کس انداز میں اس نے کہا کہ تم بھی بات کرو ہم بھی کریں کیا فرق پڑتا ہے۔ تمھیں نہیں فرق پڑتا اسے نہیں فرق پڑتا مگر مجھے پڑتا ہے تمہیں لگتا ہے میں تمہیں یوں ازراں ہونے دوں گا یوں کسی کے پیچھے تمہیں خوار ہوتا دیکھو نگا۔"

www.novelsclubb.com

اسنے سسکی لی. کیسے دو شخص مل کر اسکے کردار، اُسکی محبت اور اُسکے احساس کے مالک بن بیٹھے اس کے ساتھ کھلواڑ کر رہے تھے، اسے کس پر اپنے جذبات لٹانا تھا کس کے ساتھ رہنا تھا وہ اب دونوں ہی مل کر تعین کرتے۔ وہ کیا ہے؟

"اپی آپ ہی اسے سمجھائیں۔ میں اسے کتنا سمجھا چکا ہوں مگر۔۔۔" اس نے تھک کر گہری سانس بھری۔

"اس کو خود عقل سے کام لینا چاہیے میں نے کتنا اسے سمجھایا مگر اس نے "اس" کے چکر میں مجھ سے جھگڑا کیا۔" جنت نے لگے ہاتھ شکوہ کیا۔

"اگر اسے نہیں بات کرنی تھی اسے اس میں دلچسپی نہیں تھی کیوں گھنٹوں گھنٹوں بات کرتا تھا کیوں باہر گھمانے لے جاتا تھا اور جس طرح آج اس نے کہا کہ تم بھی بات کرو ہم بھی کریں اگر یہی بات آج اُسکی بہن کے ساتھ ہو۔"

"عائشہ کوئی کھلونا ہے کیا تم لوگوں کی نظر میں؟"

"اپی مجھے مت کہیے اسے ہی سمجھائیں جس کے سر پر اصمد اصمد کا بھوت چڑھا ہے۔"

"آج کے بعد سے نہ ہی تم نہ ہی اصمد کوئی بھی عائشہ سے بات نہیں کریگا عائشہ کوئی کھیلنے کی چیز نہیں ہے۔"

"کھیلنا کون چاہتا ہے. پوچھیے! بیٹھی ہے آپ کے سامنے کتنی بار میں نے پرو پوز کیا یہاں تک کہ اس سے کہا ہے کہ میں اپنی امی کو بھی اس کے بارے میں بتادوں گا میں اس سے شادی کرنے میں انٹریسٹڈ ہوں نہ کہ وقت گزاری میں مگر یہاں تو میری محبت کو تماچے مار دیے جاتے ہیں کیونکہ اس نے ہمیشہ مجھ پر اصمد کو ترجیح دی ہے۔"

"تم تو یہی چاہتے تھے یہی ہو گیا۔ یاد رکھنا ارشم شیخ مجھے اگر اصمد نہیں مل سکتا تو تمہیں بھی میں نہیں ملونگی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ تو وقت بتائیگا عائشہ۔ ابھی میں تمہیں فورس نہیں کرونگا تم اپنے خیال کے لیے آزاد ہو مگر میں تمہارا انتظار کرونگا۔ ابھی سوتے ہیں کیونکہ میں ساری رات تمہارے سرہانے بیٹھ کر تمہیں صحیح اور غلط کا فرق نہیں سمجھا سکتا۔ مجھے تم سے

زیادہ اپنی نیند پیاری ہے سو گڈ نائٹ۔ گڈ نائٹ اپی۔" اسے پتہ تھا کہ اگر وہ اُسے بیٹھ کر بتاتا یا کچھ کہتا تو وہ اُسکے ہی اوپر چڑھ جاتی سو ابھی وہ اسکو خود ہی پر سکون ہونے دینا چاہ رہا تھا۔

وہ اسی طرح بیٹھ کر سسکیاں بھرتی رہی یہاں تک کہ جنت کو اب اس پر بے تحاشہ غصہ آ گیا۔

"میں تمہارا سر پھاڑ دونگی عائشہ اگر اب ایک بار اور سوں ساں کیا تو۔"

"پھاڑ دیجئے بلکہ یوں کرتے ہیں میری جان لے لو۔"

"اگر بس چلا تو وہ بھی لے لونگی۔ تمہیں واقعی عقل نہیں ہے یا تم بیوقوف ہو؟ دکھ نہیں رہا کیسے ایک شخص تمہاری عزت کو کٹھ پُتلی کی طرح چوراہے پر لٹکا کر کہہ رہا تم بھی اس کے ساتھ کھیل کھیلوں ہم بھی کھیلتے ہیں۔ تم کوئی بے جان چیز نہیں ہو عائشہ جیتی جاگتی انسان ہو کیوں ایک انسان کے پیچھے خود کو یوں رسوا کر رہی ہو؟ تم

www.novelsclubb.com

یہاں پڑھ لکھ کر کچھ بننے آئی ہو۔اپنے لیے کچھ کرنے آئی ہو اپنے ماں باپ کے لئے کچھ کرنے آئی ہو مگر تم سے مجھے اب کوئی امید نہیں باقی ہے۔"

"مگر میں اپنے دل کا کیا کروں جنت۔"

"محبت ہی سب کچھ نہیں ہوتی عائشہ۔تمہاری عزت اتنی حقیر نہیں کہ کسی کے چند محبت کے بولوں کی محتاج ہو۔تم جانتی ہو کہ جب ہم چیزوں کی بھیک مانگتے ہیں تو دنیا ہمیں کمتر درجہ دیتی ہے اور محبت کو بھیک مانگنے کے بعد بھی، ہم اسے حاصل نہیں کر سکتے اور اگر مل جائے تو وہ محبت کبھی نہیں ہو سکتی ہے ہمدردی ہوتی ہے۔اب فیصلہ تمہارا ہے تمہیں اسے چننا ہے جو تمہارے لئے تڑپ رہا ہے، تمہارے لئے خوار ہو رہا ہے یا پھر تم جس کے پیچھے خوار ہو رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ارشم وہ نہیں ہے جو وہ نظر آرہا ہے۔اس کے اندر کئی بری عادتیں ہیں کم از کم میں ایسے انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔"عائشہ نے کمزور آواز میں کہا۔

"تم سدھار لینا۔جب وہ شخص تمہیں پانے کے لیے اتنا جتن کر رہا ہے تو اُسے اپناؤ اور تمہیں کیا چاہیے ایک ایسا انسان نہ جو تمہیں بے لوث محبت کرے تو ارشم کیوں نہیں ہو سکتا وہ۔" وہ دھیمی آواز میں اسے سمجھا رہی تھی۔

****

اگلی صبح خوش گوار تھی مگر اس کے لئے نہیں۔بارش کی وجہ سے موسم کافی سہانا ہو گیا تھا اور ہوا میں اب ٹھنڈک شامل تھی۔ویسے بھی اوائل مارچ کی گرمیوں میں اتنی شدت نہیں ہوتی تھی۔جنت نے اٹھ کر اپنے لئے چائے ناشتہ بنا لیا تھا کچھ جمعہ کا دن تھا تو وہ چاہتی تھی جلد از جلد نہا کر فرصت پا لے۔

www.novelsclubb.com

"آج اٹھنے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟" اسے جھنجھوڑ کر اٹھاتی وہ مسکرائی۔اُسکی مسکراہٹ میں ایک سکون تھا ویسا سکون جیسا وہ چاہتی تھی۔

"آج کلاسز نہیں ہیں کیا؟" چائے کا گھونٹ بھرتی بغور اسے دیکھتے بولی۔

"نہیں۔" وائٹ کلر کی اوور سائز شرٹ اور ڈھیلا ڈھالا پینٹ پہنے وہ کُسلمندی سے اٹھی۔کل رات کا واقعہ فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے سے گزرا۔

"اوکے! نہا دھو کر نماز پڑھ لینا تمہیں تو یاد بھی نہیں ہو گا کہ آج جمعہ ہے۔"

"ہاں اٹھتی ہوں۔" اس نے اپنا موبائل ہاتھ میں لیا جبکہ جنت پاپے کھاتی اپنی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

موبائل کا نیٹ آن کرتے ہیں ایک تواتر سے نوٹیفکیشن آنا شروع ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

روزمرہ کی طرح انسٹا گرام اور ٹوئٹر پر چیکنگ کرتی وہ خود کو بے نیاز دکھانے کی کوشش کر رہی تھی وجہ جنت اس سے پھر کوئی سوال جواب نہ کرنے لگے۔

جنت کے اٹھ کر جاتے ہی اس نے اصمد کو کال ملائی تھی۔

"ہیلو۔"اُس کی بھاری اور مردانا آواز کانوں میں گونجی۔

"السلام وعلیکم ک۔۔کیسے ہو؟"ہکلاتے ہوئے اس نے پوچھا اسے ڈر تھا کہیں وہ اسکی آواز سن کر فون نہ بند کر دے۔

"میں ٹھیک ہوں تم اپنا بتاؤ۔"

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔"

"کیوں کیا ہوا؟اچھی خاصی زندگی چل رہی ہے تمہاری"۔

"ت تم۔۔نے کل رات میرے بارے میں ایسا کیوں کہا؟"

"کیا کہا میں نے؟اوہ!تو تم کانفرنس پر تھی۔"لمحوں میں وہ بات کی تہہ تک پہنچا۔

"تم نے ایسا کیوں کہا اصمد؟تمہیں میں اتنا مانتی ہوں مگر میں تمہارے لئے بس ایک عام سی کوئی چیز ہوں۔تمہاری نظر میں،میں جیتی جاگتی انسان نہیں ہوں کیا؟تم کہہ دیتے تمہیں محبت نہیں ہے تم کچھ بھی کہہ دیتے مگر تم نے نہیں۔۔کہا ایسا۔وہ ایک بار پھر رو پڑی۔

www.novelsclubb.com

اُسکے آنسو اس کے دل پر پڑے تھے مگر وہ کیا کرتا جب وہ اس سے محبت ہی نہیں کرتا اور شاید عائشہ کو دوستی کا اصلی مطلب نہیں پتہ تھا۔اس نے تو اسے دوستی کے بھی رشتے سے خارج کر دیا تھا وہ شرمندگی کے اتھاہ سمندر میں ڈوب کر ابھرا تھا۔

"آئی ایم رئیلی سوری عائشہ۔مجھے احساس نہیں ہوا کہ میں نے کیا بول دیا۔"

"تمہاری اس بات نے مجھے کتنا دکھ دیا اصمد مگر تم نہیں سمجھو گے۔تم نے کبھی عائشہ کو سمجھنے کی کوشش نہیں۔میں بس تمہاری محبت چاہتی ہوں،میرے لئے ہر اس وقت کھڑے رہو جب جب مجھے تمہاری ضرورت ہو مجھے اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں چاہیے۔تم بھول گئے جو وقت ہم نے ساتھ گزارے تھے کیا تمہارا وجدان اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ میرا استعمال کرو۔"

www.novelsclubb.com

"میرے ہر لمحے میں،ہر وقت میں،میری ہر بات میں بس تمہارا ہی ذکر ہوتا ہے۔میرا دل بس تمہارا ہی ورد کرتا ہے مگر تم۔۔۔۔تمہارے لیے میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ہچکیاں لیتی وہ آنسوؤں کا گلا گھونٹتی اس سے شکوے کیے جا رہی تھی۔

وہ کچھ بول نہیں پایا۔"جنت کہہ رہی تھی اگر یہ ہی بات کوئی تمہاری بہن کے لئے کہتا۔۔۔تو۔۔۔مگر تمہیں سچ میں احساس نہیں ہے۔"

"میں اس کے لئے معافی مانگ رہا ہوں عائشہ۔اب کیا کروں میں سچ میں شرمندہ ہوں۔"وہ ایک دفعہ پھر اپنے ازلی رویے پر اتر آیا۔

"میں نے تم سے محبت کی۔۔۔بے تحاشہ بنا کچھ مانگے مگر بدلے میں تم نے مجھے کچھ نہیں دیا تھوڑی سی عزت کرتے تھے مگر وہ چادر بھی تم نے مجھ سے چھین لی۔"لہجے میں کرب تھا محبت کے مان کا ٹوٹ جانے کا کرب۔

"اصل غلطی تو میری ہے ابھی بھی اتنی دھتکار اور جھڑکنے کے باوجود میں ایک بار پھر تمہارے ہی پاس آکر تم سے رو رہی ہوں۔ تمہیں میں نے اپنے احساس کے ساتھ کھیلنے دیا اور تم۔۔۔تم نے ہمیشہ مجھے انکار کیا مگر پھر بھی جب جب میں نے تمہیں آواز تھی تم تب تب وہاں کھڑے تھے میری ہر ضرورت پر نہ کی میری چاہ

www.novelsclubb.com

پر۔"وہ چپ چاپ سانس روکے اُسکی سسکیاں اور بیچ کے ٹوٹ ٹوٹ کر بولتے الفاظ سن رہا تھا۔

"یاد ہے میں نے بس ایک چیز مانگی تھی اگر بھری محفِل میں اتنے سارے لوگوں میں کوئی ایک بھی میرے لئے نہیں کھڑا ہو تو تم میرے لئے کھڑے ہونا اور آج جب تم میرے لئے کھڑے ہوئے تو میرے سر کی چادر کھینچنے کے لئے۔ تمہیں میں کبھی معاف نہیں کرونگی اصمد۔"

"یہ سب تم نے خود سے گمان کیا ہے میں نے کبھی بھی کوئی اُمید کوئی آس نہیں دلائی تمہیں۔"وہ اپنی صفائی میں بول پڑا۔

"اور اگر تمہیں اتنی ہی اپنے احساس کی، اپنی عزت کی فکر تھی تو پہلے کیوں نہیں پیچھے ہٹی۔ تم ہمیشہ سے ایک کمزور لڑکی تھی عائشہ اور رہو گی تمہارے جیسے لوگ ہی دوسروں کو اپنے جذبات کھیلنے کی اجازت دیتے ہیں۔ وہ جو خود سے محبت نہیں کرنا جانتے ہیں جو ایک الوژن میں رہتے ہیں وہ جسے چاہیں وہ حاصل ہو جائے اور

جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ رونے کوسنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔"اس کے انداز میں عائشہ کے لئے حقارت تھی۔

"اصمد میں مر جاؤں گی۔"وہ اسکے نشتر بھرے لہجے کی چبھن کو برداشت نہیں کر پائی۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"اور واقعی اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا جس طرح سے اس نے خود کو اس کے قدموں میں رول کر رکھا تھا اس کے بعد تو واقعی کوئی گنجائش نہیں بچتی تھی۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔اصمد ایسے مت بولیے پلیز۔۔۔آپ۔"اُسکے ارد گرد دھماکے ہو رہے تھے اور وہ اس میں دب کر ریزہ ریزہ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اِدھر دو مجھے فون۔"جنت ٹاول سر پر لپیٹے اندر کمرے میں آئی تو اس کو ایک بار پھر روتے گڑگڑاتے وہ باقاعدہ غصے میں آگئی اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر فون لیا تھا چہرے کے زاویے کافی سخت تھے۔

وہ دھاڑ مارتی رو پڑی تھی۔ جنت نے اسے پرے دھکیلا۔

"تم سے کل منع کیا گیا تھا کہ اب آئندہ فون مت کرنا۔" وہ تیز آواز چیخ پڑی

انہیں لگا وہ ارشم تھا۔

"اپی یہ میں ہوں عائشہ کا کزن۔" اصمد نے بلا جھجھک کہا۔

"تم نے بھی کیوں فون کیا ہے؟ تم دونوں اسے نہیں جینے دینا چاہتے تو بتا دو۔"

"اپی یہ بات آپ اسے سمجھائیں۔ میں اس سے محبت نہیں کرتا میں نے کتنی بار اسے سمجھایا ہے کہ ہم دونوں کا کچھ نہیں ہو سکتا ہے مگر وہ ماننے کو تیار ہیں نہیں ہے۔"

"تو بابا اس میں غلطی تمہاری ہے نہ تم کیوں اس سے بات کرتے ہو کیوں اس سے ملتے ہو؟" جنت نے اُسکی کلاس لے ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"اپی میں اسے نہیں کال کرتا اور میں ہر بار پہل نہیں کرتا۔ پہل اُسکی طرف سے ہوتی ہے وہ ہمیشہ مجھ سے ملنے کے لئے بلاتی تھی۔"

"تو تم منع کر دیتے۔ تمہیں نہیں ہے نہ محبت تب کیوں تم ملنے آتے ہو؟ کیوں فون ریسیو کرتے ہو؟ بلاک کر دو۔"

"آج کے بعد سے میں اسے سچ میں بلاک کر دونگا۔"

اور تم اس سے کلاس میں بھی نہیں بات کرو گے تم اپنی سیٹ بدل لو اور اب اگر یہ بات کرنے کی کوشش کرے تو مجھے بتانا میں اب کہ بار اسکے پرنٹس کو بتاؤنگی۔"

"نہیں اصمد پلیز ایسا مت کریں۔۔۔میں مر جاؤں نگی۔" وہ جھٹکے سے اٹھی تھی اور تقریباً گڑگڑائی تھی اگر وہ سامنے ہوتا تو وہ اُسکے سامنے ہاتھ پاؤں بھی جوڑ لیتی۔

سرخ آنکھیں اور سوجا ہوا روتا چہرہ اسے خاصا ہیبیت ناک بنا رہا تھا جنت نے کال ڈراپ کر دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا مر جانا بہتر ہے عائشہ۔" جنت کے الفاظ میں کافی تلخی تھی۔

وہ زمین پر جھٹکے سے بیٹھی تھی۔روتے روتے آواز بیٹھ چکی تھی۔ایک عجیب سی وحشت دل میں پنجے گاڑ رہی تھی دل میں ایسا اجیب درد اٹھ رہا تھا مانو اب ساتھ چھوڑے کہ تب ساتھ چھوڑے۔

"میں مر جاؤ نگی اُسکے بغیر۔" وہ بلک بلک کر رو پڑی

"کوئی نہیں مرتا یہ بس قصے کہانیوں میں ہوتا ہے اور اگر اتنا ہی مرنا ہے تمہیں نہ جاؤ کود جاؤ کھڑکی سے۔" جنت اُسکے سامنے دراز نوں بیٹھی اور اسکے ماتھے پر چپکے بال نرمی سے ہٹائے۔

"مگر کودنے سے پہلے ایک بار اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھ لینا،اللہ کے بارے میں سوچ لینا وہ حرام موت مرنے والوں کو نہیں بخشے گا اور یہ کیسی محبت ہے عائشہ ایسی کیسی محبت جو تمہیں ایسا سوچنے پر مجبور کر رہی ہے؟

کیا تمہیں اللہ پر یقین نہیں ہے؟ کیا تمہیں لگتا ہے وہ تمہارے ساتھ غلط کریگا۔لوگ خودکشی کیوں کرتے ہیں جب انہیں اپنے درد کو کم کرنے کا کوئی دوسرا

راستہ نظر نہیں آتا اور تمہیں لگتا ہے اگر آج تم رو رہی تو کل بھی روؤ گی؟ بلکہ تمہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے تمہیں اس انسان کی اصلیت دیکھا دی ہے۔ تم اسے اپنا ایک امتحان سمجھو اور صبر شکر کرو۔ اللہ ہمیشہ ہمیں وہ نہیں دیتا جو ہم چاہتے ہیں، وہ ہمیں وہی دیتا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے اور جن کا اللہ پر کامل یقین ہوتا ہے وہ ٹوٹنے اور بکھرنے کے بعد خود کو جوڑ لیتے ہیں، یوں ہاتھ پیر نہیں چھوڑتے، یوں مرنے کی بات نہیں کرتے ہیں۔" وہ اسے خاموشی سے روتے ہوئے دیکھتی رہی۔

"اور سوچو اگر آج تم یہاں سے اٹھ کر اُس کھڑکی سے جا کر کود دی اور مر گئی خدا نخواستہ یا پھر صرف ہاتھ پیر ٹوٹے تو کسے تکلیف ہو گی عائشہ؟

www.novelsclubb.com

اصمد کو؟" اس کے چہرے پر اصمد کے نام پر کڑواہٹ اتر آئی۔

"وہ شخص تمہارے رونے کو کیسے نظر انداز کر کے صرف اپنی اور اپنی ہی بات کر کے گیا. اسے تم سے کوئی مطلب نہیں ہے اور تم۔۔۔ کسی ایک کی بن کر نہیں رہ

سکتی کیا؟" جنت کی آخری بات پر اس نے سر اٹھایا آنسو اور ناک سے گرتا پانی دیکھ جنت نے بامشکل اپنی ہنسی روکی۔

"ارشم کتنا مانتا ہے تمہیں۔ تم کیوں نہ اسکی بن کر رہو جو تم سے محبت کرتا ہے اب اٹھو اللہ کا شکر ادا کرو کہ آج میں نے تمہیں مرنے سے بچا لیا۔" خود کی پیٹھ تھپکتی وہ مسکرائی جواب میں عائشہ نے بدقت اپنے ہونٹ پھیلائے۔

www.novelsclubb.com

****

شب و روز اُداسی سے گزر رہے تھے۔ اس نے پڑھائی میں دل لگا لیا تھا۔ اُسکی روٹین میں بس چند بدلاؤ آئے تھے کہ پہلے پہل وہ عبایا لگا کر یونیورسٹی جاتی تھی مگر اب

اس نے پردہ کرنا بند کر دیا تھا۔ وہ جینز شرٹ پر آگئی تھی اور تو اور ایک دن جنت کے ساتھ جا کر اس نے اپنے بال کٹوا لئے جو بامشکل اس کی گردن کو چھو پاتے تھے۔ ہاں البتہ نماز پڑھنا نہیں چھوڑی تھی۔ اپنے نوٹس خود ہی بناتی اور خود ہی ساری ریسرچ کرتی اس نے اصمد اور ارشم کو پوری طرح سے کٹ آف کر دیا تھا۔ ارشم فون کرتا تو نہیں اٹھاتی ہاں البتہ اس نے اصمد کو ایک میسج دیا تھا کہ وہ اُسے کٹ آف نہ کرے۔ وہ اس سے رابطہ نہیں کرے گی مگر جب ضرورت ہوئی تو تمہیں ہی یاد کرونگی کیونکہ یہاں پر صرف تمہیں ہی دوست مانا ہے۔ جس کے لئے جنت سے خوب صلواتیں بھی سنیں۔

وہ اپنی کتابیں لیکر باہر بالکنی میں آکر بیٹھی تھی۔ جہاں پر اُسکے ہی جیسی بہت سی لڑکیاں اپنی اپنی کتابیں لیکر بیٹھیں ہلا گلہ مچا رہیں تھیں۔

اسنے آسمان پر نظر ڈالی یہاں سے وہاں تک شفاف نیلا آسمان اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں دل میں سکون سا در آیا۔ سامنے بڑا سا گھاس کا میدان جہاں پر کچھ لڑکیاں

گھاس پر بیٹھیں تھی۔تازہ تازہ کھلے پھول بہار کی آمد کا آغاز کر رہے تھے۔ کبھی کبھی بارش ہو جاتی تھی۔

اسکے پاس سب کچھ تھا تو پھر یہ خالی پن کیسا۔ برسوں جسکا انتظار کیا اسے اپنی جلد بازی میں کھو دیا یہ ملال۔۔۔۔۔اف۔۔

کچھ ادھورا سا تھا۔اپنی بے وقعتی پر وہ جتنا روتی کم تھا مگر اب تو آنسو بھی سوکھ گئے تھے۔

جنت دو دِنوں کے لیے اپنے گھر گئی تھی اُسکے کسی جاننے والے کا انتقال ہو گیا تھا سو وہ کچھ زیادہ ہی اکیلا پن محسوس کر رہی تھی۔

ٹھیک ہی تو کہتی ہے جنت "محبت اور چاہے جانے کی خواہش انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔"

www.novelsclubb.com

"کہاں ہو تم؟"ارشم کا میسج موصول ہوا۔

"ایک تو یہ شخص میرا پیچھا نہ جانے کب چھوڑے گا۔اچھی مصیبت پال لی میں نے۔"وہ بدمزہ ہوئی۔

"آپ کو کیا کام ہے وہ بتایئے؟میرا آپکا کچھ نہیں ہے۔"وہ سمبھل کے بولی۔

"میرا چھوٹا بھائی آیا ہے احمد تو ہم لوگ کا آؤٹنگ کا پلان ہے چلو گی میرے بھائی سے بھی مل لینا۔"

"تمہارے بھائی سے مل کر میں کیا کرونگی؟"اُسکا موڈ ہنوز خراب تھا۔

"بل میں پے کرونگا جو کھانا ہو کھا لینا۔"اسے لالچ دیا۔

"آپکو لگتا ہے میرے پاس پیسے کی کمی ہے؟"

"ہاں آپ امیر لوگ ہیں۔میں آرہا ہوں ہوسٹل کے باہر تم تب تک ریڈی ہو جاؤ۔"دوسری طرف سے اُسے آرڈر دیا گیا۔وہ گڑبڑا گئی۔

"ارشم میں۔۔۔"وہ تیزی سے بولی مگر وہ رابطہ منقطع کر گیا۔گہری سانس لیکر گھٹنوں پر دباؤ ڈالتی وہ اٹھی اور اپنی کتابیں لیکر اپنے کمرے میں چلی آئی۔حلیہ تو ایک

دم صحیح تھا۔بس ہلکے ٹچ اپ کی ضرورت تھی۔پتلیوں پر براؤن کلر کا آئی شیڈ واور پلکوں پر مسکارا لگا کر آنکھیں سجالی اور ڈھیروں ڈھیر بلش سے گالوں کو سرخ سیب جیسا اور ہونٹوں پر براؤن پنچ مکس میک کا سمیٹک کی لپ اسٹک لگا کر وہ تیار ہو چکی تھی۔کپڑے صاف ستھرے مگر سلوٹ زدہ تھے اور کپڑے بدلنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا سو اوپر سے کف آستینوں والا کالا عبایا اور کالا ہی اسٹال لگایا ہاتھوں میں مخصوص جویلری پہنی اور پیروں میں سینڈل ڈالے وہ وارڈن کے روم کی طرف پرمیشن لینے چل دی اور وہ پچھلے دو ہفتوں سے باہر نہیں نکلی تھی سو باآسانی سے اُسے اجازت مل گئی۔

اتنی دیر میں ارشم اسے نہ جانے کتنی کال کر چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب کہ وہ اطمینان سے سیڑھیاں اُترتی اب ہاسٹل کے باہر آئی تھی۔اس سے کئی بار ملی مگر وہ اُسے اصمد کے حوالے سے جانتا تھا اور آج نہ جانے اس کا کیا حال ہو گا۔وہ ارشم کاری ایکشن دیکھنا چاہتی تھی۔

"کہاں ہو یار تم؟" گاڑیوں کے شور میں دبی اُس کی جھنجھلاہٹ بھری آواز اُس کے کانوں میں ٹکرائی۔

"آپ کہاں کھڑے ہیں؟" اس نے آس پاس نظریں دوڑائی۔ روڈ پر ٹریفک کا اژدھام تھا اور اس بھیڑ میں وہ دیکھ ہی نہیں پا رہی تھی۔

"کیا پہنا آپ نے؟"

"لائٹ براؤن کلر کی جیکٹ پہنا ہوں اور اب میں ہاتھ ہلا رہا ہوں تمہیں دکھے تو تم آ جانا۔" کہتے ہوئے اس نے فضا میں ہاتھ لہرائے۔

"دِکھ گئے۔" اس سے چند قدم کی ہی دوری پر وہ کھڑا تھا وہ چند قدموں کا فاصلہ طے کرتی اُسکے سامنے آ کھڑی ہوئی اُسکے لمبے قد کے سامنے چھوٹی پڑتی اسے دیکھ کر ارشم کی براؤن آنکھوں میں چمک آ گئیں اور دل کی دھڑکنیں تیز تر تیز ہوئیں۔

"کیسی ہو؟" اپنی سانسیں ہموار کرتا وہ اس سے پوچھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں؟" وہ اس سے نہ ہی جھجھک رہی تھی نہ ہی اُسکے لہجے میں کسی بھی طرح کے احساس کا کوئی شائبہ تھا۔

"چلیں۔" اُسکی آنکھیں اس پر ہی مرکوز تھیں اب وہ پزل ہونے لگی۔

"کار سے نہیں اسکوٹی سے آیا ہوں۔" اُسکے ہمراہ آگے بڑھتے اسے اطلاع دی۔

"کیا مطلب؟ ایک اسکوٹی پر میں آپ اور آپکا بھائی بیٹھنگے؟" اُسکے ہوش اُڑے۔

"ہاں تو تم ہی خود کو لڑکا مانتی ہو نہ بیٹھنے میں کیا حرج ہے ویسے بھی میرا چھوٹا بھائی، تمہارا چھوٹا بھائی۔"

"اور کچھ نہیں میں واپس جا رہی ہوں۔" اس نے قدم وہیں روک دیے اس نے ان سنا کر کے موبائل جیب سے نکالا اور کسی کو فون ملایا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھائی یار اسکوٹی یہاں لیکر آؤ گیٹ سے تھوڑی دور پر۔" غالباً وہ اپنے بھائی سے بات کر رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اسکا چھوٹا بھائی احمد اُن کے سامنے کھڑا تھا اسکا کا ناک نقش ارشم سے کافی زیادہ مختلف تھا۔ پتہ چلا کہ احمد امی پر تھوڑا تھوڑا گیا ہے جب کی میں دونوں میں سے کسی پر بھی نہیں گیا۔ شاید مجھے پری چھوڑ گئی تھی تبھی میں اتنا خوبصورت ہوں اور میری براؤن آنکھوں میں لڑکیاں ڈوب جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔" وہ چپ چاپ کھڑی اُنکی باتیں سن رہی تھی۔

"میں آپ لوگوں کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی۔" اس نے صاف منع کیا۔

"ارے تو احمد پبلک کنوینس سے آجائیگا۔ اسکو ممبئی کی لوکل ٹرین اور میٹرو کی عادت ہے۔" اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر کے احمد کو ہاں میں سر ہلانے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"ج جی۔۔۔ہاں۔" اتنے عرصے کے وہ بس یہی ایک لفظ بولا تھا۔

"چلو تم بیٹھو اسکوٹی پر یہ آجائیگا۔" احمد کو اتار کر وہ اسکوٹی پر بیٹھ کر اسکے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا وہ شش و پنج میں کھڑی تھی۔

"بیٹھ رہی ہو یا زبردستی لادوں؟"

"بیٹھ رہی ہوں۔ کیا فائدہ اتنی بڑی گاڑی کا جب مجھے اسکوٹی پر ہی بٹھانا تھا۔"

"ارے بیبو سمجھا کرو ہم نئی نئی چیزوں پر سواری کرینگے، کسی دن تمہارے لئے چاپر بھی لیکر آیں گے۔

"چلو ٹھیک ہے احمد تم ہمیں حضرت گنج میں ملو۔ جا کر اس آٹو میں بیٹھ جاؤ۔" اسے آرڈر دیتا وہ اس وقت احمد کو زہر لگ رہا تھا۔

"سالا لڑکی آنے پر اپنے بھائی سے نظریں پھیر لیں۔" غصے میں دانت کچکچا کر اُسے گھورا ارشم نے اس کی نظروں کا پیغام پڑھ کر نظر انداز کیا اور اسکوٹی آگے بڑھا لے گیا۔ جب کہ احمد بھنّاتا ہوا اب بیٹری والے رکشے پر بیٹھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کہاں چلیں؟" وہ اسکوٹی دوسرے راستے پر لے آیا تاکہ وہ اُسکے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزار سکے۔ اس وقت وہ لوگ قیصر باغ والے بڑے سے گیٹ پر پہنچے تھے جہاں ٹریفک کی وجہ سے راستہ جام تھا۔ جبکہ وہ آنکھیں حیرت سے پھیلائے

اس بڑے گیٹ کو تکے جا رہی تھی جو کہ نظروں میں ہی نہیں سما رہا تھا۔ کافی اونچا بڑا سا گیٹ جو کہ واجد علی شاہ نے تعمیر کروایا تھا۔ پھول اور پتیوں کی پتھروں پر کھودی گئی نقش قاری اور دونوں طرف ایک جلپریاں دور سے ہی دیکھ جاتی تھی اور اونچائی پر دونوں اطراف میں دو بڑی سی مچھلی جو کہ آپ کو نوابوں یا مغلوں کی ہر عمارت میں الگ سے ہی دکھ جائیگی۔

"یہ کتنا پیارا ہے ارشم۔" وہ خوشی سے چہکی۔

"تمھیں یہ سب پسند ہیں؟"

"بہت زیادہ۔" اس نے اپنا موبائل نکالا اور کھٹا کھٹ تصویریں لینے لگی جبکہ اب ٹریفک کا ہجوم دھیرے دھیرے آگے بڑھنے لگا۔ وہ بھی اپنی اسکوٹی مہارت سے چلانے ہوئے نکالنے لگا جبکہ وہ مزے سے اسکے پیچھے بیٹھی بے فکری سے کبھی دائیں تو کبھی بائیں موجود جگہوں کو دیکھنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکوٹی ہیزل نٹ فیکٹری کے سامنے روکتے ہوئے وہ دونوں اُترے تھے۔احمد کا ابھی کہیں اتا پتہ نہیں تھا۔

"تم اندر چل کر بیٹھو میں یہ پارک کر کے آتا ہوں۔"

او کے بیگ کندھے پر ڈالے وہ آگے بڑھ گئی جبکہ وہ اسکوٹی لگا کر اب روڈ سائڈ چشمے بیچنے والے سے بھاؤتاؤ کرنے لگا تھا۔وہ دل چسپی سے اُسے دیکھے گئی۔اُسکی حرکتیں ہو بہو عائشہ جیسی ہی تھی۔چاہے بڑا مال ہو یا روڈ سائڈ اگر اسے کوئی چیز پسند آگئی تو وہ اسے لیکر رہتی تھی۔اس کے انداز میں بناوٹ نہیں تھی اور ارشم بھی اس وقت اُسکے جیسے ہی لگ رہا تھا۔وہ اُسے لگاتار دیکھے ہی گئی۔اتنے سارے لوگوں میں اسکا لمبا قد کافی نمایاں ہو رہا تھا۔مارچ کا موسم کبھی سرد تو کبھی گرم ہوتا رہتا تھا۔کبھی کبھی بارش ہو جاتی تھی سو وہ بھی موسم کی نسبت بلیک شرٹ پر براؤن جیکٹ،بلیو جینز اور پیروں میں وائٹ جوگرز پہنے ہوئے تھا۔گھنگریالے گھنے بال ماتھے پر بکھرے تھے۔وہ بہت شان سے ہلکے ہلکے قدم بڑھاتے اُسکی طرف آیا تھا اور

www.novelsclubb.com

ہاتھوں میں وائٹ اور بلیک کلر کے دو چشمے تھے اور وہ اس سے اپنی کار گردگی بیان کر رہا تھا کہ اگر وہ یہی چشمہ کسی مال سے لیتا تو اتنا مہنگا پڑتا ایک دو بار پہننے کے لئے یہ ہی صحیح ہے۔وہ کچھ نہیں بولی بس مسکراتی اسے دیکھتی رہی۔

"تمہاری یہ جو شرارت بھری مسکراہٹ اور ان میں جو شیطانیاں چھپی ہے نہ ایک دن میری جان لے لینگی۔" وہ اس کے گالوں کے گڑھوں پر نظر ٹکائے بولا۔یک لخت اس کے ہونٹ سمٹ گئے تھے۔

"چلیں اندر یا یہیں باہر ہی کھڑا رہنا ہے؟"

"آؤ باہر ہی بیٹھتے ہیں جب تک احمد نہیں آجاتا ہم اپنے لئے کچھ آرڈر کر لیتے ہیں۔ میں اسکو فون کروں دیکھوں کہاں رہ گیا۔" کہتے ہوئے ساتھ اس کے لئے کرسی کھسکائی تھی اور خود اُسکے سامنے جا کر بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نیوی بلیو اور وائٹ رنگ کے امتزاج سے بنی یہ ایک طرح سے کیفے پلس بیکری تھی۔ماحول کافی پر سکون سا تھا وہ اطمینان سے بیٹھی اب مینو کارڈ دیکھ رہی تھی

جب کہ وہ اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے احمد کو دیکھے جا رہا تھا جو کہ ماتھے پر تیوریاں چڑھائے اسے گھورتا آ رہا تھا۔ زیر لب اسے گالیاں بھی بکی تھیں۔ اس کی وجہ سے جو خواری سہنی وہ گالی دینے سے بھی کم نہ ہوتی۔

"کیا ہو گیا بھائی کیوں منہ پھلائے ہو؟"

"بات مت کر مجھ سے۔" عائشہ کی موجودگی کا خیال کر وہ بڑے بھائی کے اوپر چلا بھی نہیں سکتا تھا۔

"میں گم ہو گیا تھا۔" عائشہ نے سر اٹھا کے اسے دیکھا اُسکا لہجہ کافی روہانسا سا تھا۔

"میں حضرت گنج کا بتایا تھا آٹو والا مجھے عالم باغ کی طرف لے جانے لگا تھا وہ تو ایک عورت نے کہیں راستے میں روکنے کو بولا تو میں بھی اتر گیا۔"

www.novelsclubb.com

"اصل میں احمد ممبئی رہا ہے نہ اسلئے اسے لکھنؤ کے بارے میں کچھ نہیں پتہ ہے۔" ارشم نے عائشہ کو وضاحت دی۔

"کوئی نہیں تو میرا شیر ہے۔"اس نے احمد کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر منایا مگر اُسکا منہ ہنوز بگڑا ہوا تھا۔

"اس سے اچھا ہم رائل کیفے چلتے ہیں۔آپ یہاں باہر دیکھیے اتنی گرمی ہے۔"سوئیٹر نہ پہننے کے باوجود بھی اسے گرمی لگ رہی تھی۔

"اوکے وہیں چلتے ہیں۔"ہیزل نٹ میں بیٹھنے کے لئے تھوڑا انتظار کرنا پڑتا یا باہر بیٹھنا پڑتا اسلئے وہ سبھی اب اٹھ کر روڈ کی دوسری طرف بنے رائل کیفے میں چلے گئے۔

کھانا عائشہ نے اپنی مرضی سے آرڈر کیا تھا۔پرانز سالٹ اینڈ پیپر(prawns Salt and pepper)اور چاپ سی(chop suey)آرڈر کر کے وہ اب ارشم سے باتیں کئے جا رہی تھی جب کہ احمد اُن دونوں نے بے نیاز اپنے موبائل میں لگا تھا اور دونوں نے بھی اسے اپنی گفتگو میں نہیں گھسیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

انکا آرڈر آچکا ویٹر اب پلیٹیں لگائے انہیں سرو کرنے لگ گیا تھا۔ارشم نے سب کی نظریں اِدھر اُدھر دیکھ ٹیبل کے نیچے سے اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔وہ تقریباً اچھل سی گئی تھی مگر وہ مضبوطی سے اپنی انگلیاں اُسکی انگلیوں میں پھنسائے ایسے بن رہا تھا جیسے اس نے کوئی گستاخی نہیں کی ہو۔

"میں کیسے کھاونگی؟"دایاں ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کرتی وہ منمنائی۔

"میں کھلا رہا ہوں۔"وہ احمد کی موجودگی میں ایک دم بلش کر گئی۔

اور واقعی اس نے اس اپنے ہاتھ سے ہی کھلا کر چھوڑا تھا۔وہ دونوں مزے سے ایک دوسرے میں مگن کھائے جا رہے جبکہ احمد دوائی جیسا منہ بنائے بیٹھا تھا نہ ہی اسے پرانز پسند آئے نہ ہی چاپ سی۔پسند تو اسے بھی نہیں آئے تھے انہوں نے پرانز اچھے بنائے تھے مگر دوسری ڈش میں انہوں نے غالباً ٹماٹر یا کچھ ایسا ہی ڈالا تھا جس سے اس کا ذائقہ عجیب کڑوا لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ دوسرا آرڈر کے دوں آپکے لئے؟"احمد کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ وہ بولی۔

"نہیں میں یہ کھالونگا۔"مصنوئی مسکراہٹ لائے وہ اس عجیب وغریب ڈش کو زہر مار کر رہا تھا۔"پتہ نہیں کیسے لوگ کورین اور چائنیز اسٹائل کے کھانے کھالیتے ہیں۔"حلق میں آتی اُبکائی کو روکتے اس نے عائشہ اور اپنے بھائی کو دیکھا جو بہت مگن سے اس زہریلی ڈش سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔اسے تو ممبئی کے وڑا پاؤ ہی پسند تھے۔

کھانا کھانے کے بعد اس نے اپنے لئے آئس کریم لی جو کہ ہر بار باہر کھانے کے بعد وہ ہاضمہ درست کرنے کے لئے کھاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی ایک کام کرو تم آٹو کر کے گھر پہنچ جاؤ بلکہ میں ایڈریس بتا کر تمہیں آٹو میں بٹھاتا ہوں.اکلوتے بھائی ہو میرے۔گم گئے تو ماں باپ کو کیا منہ دکھاونگا میں۔میں عائشہ کو چھوڑ کر گھر آتا ہوں۔"

"پتہ ہے یہاں سے راستہ میں چلا جاؤنگا گھر۔" دانت چباتے ہوئے اسے گھورا۔

"سالا نہیں تو لڑکی پاکر بدل گیا۔" ارشم نے اسکی نظروں کا دوبارہ وہی پیغام پڑھ کر نظریں دوسری طرف پھیری۔احمد خود ہی آگے بڑھ گیا جب کہ وہ اُسے لیکر اپنی اسکوٹی کے پاس آیا۔

"آپکا بھائی گھر جاکر میری برائی تو نہیں کریگا۔اوپر سے میں نے اسے اتنی عجیب و غریب چیز کھلادی۔" وہ شرمندگی سے اُنگلیاں چٹخاتی بولی۔

"کچھ نہیں ہوتا اسے اور کیا ہے برائی کریگا اپنا چھوٹا بھائی ہے سہہ لینگے تھوڑا۔تم بیٹھو۔"

"اوکے۔" وہ سمبھل کر اُس کے پیچھے بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنے بھائی کی چھوڑیئے۔آپکو میں کیسی لگی؟"

"مجھے تو تم شروع سے پسند ہو یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔"

"اصمد سے بات ہوئی تھی آپکی؟"

"وہ تو روز ہوتی ہے۔بھائی ہے اپنا۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں بولا تھا۔

"ن نہیں میرا مطلب میرے بارے میں۔۔"

"نہیں اور میں اب تمہارے منہ سے اسکا نام نہیں سننا چاہو نگا۔وہ تمہارے کزن کی حیثیت سے ہے اور بس۔"

"میرا اور اصمد کا جو رشتہ ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں ختم ہو سکتا۔"

"عائشہ۔میں پھر سے وہی باتیں نہیں دوہراونگا۔بہتر ہے تم اس بات کو وہیں ختم کر دو۔تمہیں میری آنکھوں میں محبت نہیں دکھتی تمہیں میرے جذبات نہیں نظر آتے۔مجھے دیکھو،مجھے سمجھو جیسے میں تمہیں اپنا سمجھ رہا ہوں۔"اس نے اسکوٹی ہاسٹل سے تھوڑی دور پر کھڑی کر دی اور اُترا تھا جب کہ وہ ویسے ہی بیٹھی رہی۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ۔۔بیبو یار تمہیں میری محبت کا اندازہ نہیں ہے۔"آگے بڑھ کر اُس نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔اس کے احساس سن سے ہوئے۔اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔اُسکی قربت نے جذبوں کو ایک آگ سی لگادی تھی۔

"ارشم آئی ڈونٹ لو یو۔"

"بٹ آئی ڈو۔" اس نے اسکے ماتھے پر ایک اور بوسہ دیا۔

"اتنے دنوں میں جتنی محبت میں نے تمہارے لیے محسوس کی ہے وہ میں تمہیں لفظوں سے نہیں بیان کر سکتا۔ تم ایک بار میرا یقین کر کے دیکھو۔ میں تمہارے مان کو، یقین کو نہیں ٹوٹنے دونگا۔" دھیمے اثر دار لہجے میں کہتا وہ ایک بار پھر اپنے لب اُسکے ماتھے پر رکھ چکا تھا۔ اُسنے اپنی آنکھیں بند کر لی آنسو لڑیوں کی صورت میں گالوں پر بہہ نکلے۔

"آئندہ میں تمہیں یوں روتا ہوا نہیں دیکھوں۔" انگلیوں کی پوروں سے اسکے آنسو چُنے۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں رو رہی۔" وہ آنسوؤں کے بیچ میں بولی۔ اُس کا اپنائیت بھرا لہجے اس میں جھلکتی محبت پا کر وہ سیراب ہو گئی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے اب میں جاتا ہوں گھر۔ تم ابھی جاؤ پھر مجھے کال کرنا۔ کل ملتے ہیں کلاس میں۔" اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُتارا۔

"نہیں۔ مت جائیں۔ کل بھی آپ کی وجہ سے ساری رات میں روتی رہی۔" اس نے اسکی جیکٹ مٹھی میں دبوچی۔

"ارے!" وہ حیرانی سے ہنس دیا۔ "کیا ہو گیا؟ میں کہیں نہیں جا رہا ابھی تم گھر جاؤ میں کال کرونگا۔"

"نہیں۔۔ نہیں۔ بس تھوڑی دیر اور۔۔" وہ اس کے جانے پر رو رہی تھی ایسا لگ رہا تھا اُن کے بیچ برسوں کا پرانا رشتہ ہے اور اگر وہ آج گیا تو واپس نہیں لوٹیگا۔ وہ ہچکیوں سمیت رو پڑی۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ۔" بیساختہ آگے بڑھ کر اُسے سینے سے لگایا۔ اطراف میں کھڑے لوگ انہیں دیکھ رہے تھے مگر انہیں دنیا زمانے کی پرواہ نہیں تھی۔

"آپ مجھے چھوڑ تو نہیں دینگے؟"

"کبھی نہیں۔ تمہیں لگتا ہے میں اب تمہیں جانے دونگا۔" اسے خود سے بھینچے وہ سرگوشی میں بولا۔

"اوکے۔ میں اب جاتی ہوں۔" اطمینان ہو جانے کے بعد وہ سر اٹھاتی سرخ چہرہ لئے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی جہاں اُسکے لئے بے شمار محبت پنہاں تھی۔

ہوگا وہ دنیا کے لئے برا۔ نشے کا عادی امیر ماں باپ کی بگڑی اولاد مگر وہ اُسکے لیے سادہ لوح ارشم تھا۔

اسکا ارشم۔

جو اس سے محبت کرتا تھا۔ اسے اور کیا چاہیے تھا۔ آنکھوں میں آنسو بھرے وہ ہاسٹل چلی گئی جب کہ اسکوٹی سے ٹیک لگائے کھڑا وہ اُسے خراماں خراماں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اُسکی آنکھوں میں محبت کے جگنو چمک رہے تھے۔ بلآخر عائشہ نے اسکی محبت پر یقین کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

اور پھر یوں ہوا کہ اسے حرام حلال کا فرق اور تعلق سمجھانے والی خود ہی حرام کے جال میں پھنس گئی شاید محبت کے نام پر۔

وہ اور ارشم روزمرہ گھنٹوں باتیں کرتے اور کالج میں بھی ساتھ رہتے تھے۔اس نے ایک دم سے اصمد کو اپنی زندگی سے کاٹ کر نکال کر پھینک دیا تھا۔ارشم کے پیار کے آگے اسے کچھ سوجھتا بھی نہیں تھا۔وہ بہت شان سے اس کی محبت کو خراج کی طرح وصولتی تھی مگر بدلے میں کبھی پلٹ کا اس سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی باتوں میں اکثر اصمد کا ذکر ہوتا مگر ارشم کو پتہ تھا کہ اگر اتنی ہی اس سے محبت ہوتی تو میرے ساتھ نہیں رہتی سو وہ سر جھٹک جاتا۔

اُنہوں نے لکھنؤ کی پرانی گلیوں سے لیکر نئے لکھنؤ کو چھان مارا تھا ایسی کوئی جگہ نہیں بچی تھی۔

اُنکی زندگی میں اتار چڑھاو اس وقت آئے جب وہ اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ واجد علی شاہ زولوجیکل گارڈن میں گئی تھی۔پہلے تو کئی میل تک چل کر اُس نے اپنی دوستوں کے ساتھ کافی موج مستی کی اور ساتھ ہی اپنی پکچریں لیکر ارشم کو بھیجے جا رہی تھی۔

"کہاں ہو تم بیبو؟"اس نے اسکی تصویریں دیکھ کر سوال کیا۔اس نے جگہ کا بتایا تو وہ آنے کے لئے تیار ہو گیا۔

"پاگل ہو گئے ہیں آپ؟میری دوستیں ہیں میرے ساتھ کیا سوچیں گی وہ میرے بارے میں۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں سوچیں گی۔ میرا بچہ میرے آس پاس ہے اور میں اس سے ملنے نہ آؤں ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" اسکو پچکارا۔

"بچی نہیں ہوں میں۔ آپ مجھے ایسے نہ ٹریٹ کریں۔"

"میں تو ایسے ہی کروں گا۔ ہائیٹ دیکھی اپنی میرے سامنے ایک بچی ہی لگتی ہو۔ رکھو فون۔ مجھے بس دس پندرہ منٹ لگینگے۔"

تقریباً ۱۷ ایکڑ پر مبنی یہ پارک بچوں بڑوں اور بوڑھوں کے لئے صحیح تفریح کا سامان تھا۔

ایک طرف سے قدم بڑھاؤ تو قدم قدم پر آپکو اللہ کی بنائی ہوئی ہر طرح کی تخلیق دیکھنے کو ملے گی جو آپکا دل خوش کر دے گی۔

www.novelsclubb.com

اسکی دوست چلتے چلتے آگے بڑھ گئیں تھی مگر وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی ارشم کا انتظار کر رہی تھی۔

"چلو ہم لوگ بٹر فلائی گارڈن میں چلتے ہیں۔" امرین نے سب سے کہا تھا۔

"میں اب اور نہیں چل پاؤنگی. تم لوگ جاؤ گھومو میں یہی چیئر پر بیٹھے تم سب کا انتظار کرتی ہوں۔" بہانے گڑھتے ہوئے وہ وہیں بنی لوہے کی بینچ پر بیٹھ گئی۔

"اسلئے منع کیا تھا ہیل پہن کر مت چلو۔" وہ اُسکے پاؤں میں سفید اسٹر پس والی بلاک ہیلز دیکھتے بولی۔

"ٹھیک ہے نہ تم لوگ جاؤ۔ ویسے بھی میں یہ جگہ گھوم چکی ہوں۔" وہ بیزار ہوئی۔

"اوکے۔" وہ باقیوں کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔ اس نے فٹ سے اپنا موبائل نکالا اور ارشم کو ملایا تھا۔

"کہاں رہ گئے آپ؟ آپکی وجہ سے مجھے اپنی دوستوں کے سامنے بہانہ بنانا پڑا۔"

"میں کب سے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا ہوں تم کوئی نشانی بتاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"میں مگرمچھ والے اریا میں ایک بینچ پر بیٹھی ہوں۔ آپ بتائیں آپ کہاں ہیں؟"

"ریڈ کلر کی بلڈنگ کے پاس۔"

"یہاں سے تو دکھ رہی بلڈنگ مگر آپ نہیں دکھ رہے ہیں۔" وہ اٹھ کر سنگی راستے سے گزرتی آگے بڑھی بلڈنگ صاف دکھ رہی تھی مگر کافی دور تھی۔

"مگر مجھے تم دکھ گئی بیبو۔" وہ نہ جانے کہاں سے نکلتا ہاتھ ہلاتے آگے بڑھ رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہا تھا ویسے ویسے اُسکی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھی اور حیرت کی بات تھی وہ لوگ اتنی جلدی اتنے قریب آئے تھے مگر وہ اب بھی اس سے پہلے دن کی ہی طرح شرماتی تھی۔

نیوی بلیو کلر کا پلین کاٹن کا کرتا اور وائٹ پاجامہ اور پیروں میں براؤن سفاری چپل پہنے وہ ہمیشہ کی طرح دل میں اترتا جا رہا تھا۔

وہ ایک ٹک اسے دیکھے گئی۔ ارشم نے نظر بھر کے اسے دیکھا۔ ڈارک گرین رنگ عبایا اور کف سلیو سر پر بلیک شیفون دوپٹہ رکھے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

پیروں میں ہمیشہ کی طرح بلاک ہیلز ہی تھی۔

"کیسی ہو؟ دھڑکنوں کو سمبھالتے ہوئے وہ موبائل جیب میں رکھتے بولا۔

"ٹھیک ہوں! آپ؟" شرماتے ہوئے اس نے نظریں جھکائی اسے بیساختہ پیار سا آیا تھا اور اس نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔

وہ اس کے اس عمل پر ساکت ہوئی۔ "میں نے تمہیں بہت مس کیا میرا بیبو۔" وہ اُسے خود میں بھینچے دھیمی آواز میں بولا تھا۔ جب کوئی کپل ایک دوسرے کو ایسے ایسے نام سے بلاتے تھے تو اسے بہت "cringe" لگتا تھا مگر اس نے اتنے دنوں میں اسے ہر دفعہ ایک نئے تخلص سے پُکارا تھا۔

اس وقت وہ اپنے جذبات کو سمجھ نہیں پا رہی تھی آیا وہ اُسکی قربت پر خود پر ناز کرے یا پھر خود کو سرزنش کرے۔

"اب بس بھی کریں۔" اس نے اسکی باہوں کا گھیرا توڑا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری دوستیں کہاں ہیں؟"

"وہ سب تو بہت آگے ہوں گی۔ ہم دوسری جگہ جا کر بیٹھتے ہیں۔ آج دھوپ بھی بہت زیادہ ہے آپ پانی لیتے آتے میرے لئے۔" اُسکا ہاتھ پکڑتی وہ آگے بڑھی۔

"اوکے میں آتا ہوں۔" اپنا ہاتھ چھڑاتا وہ کینٹین کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ چلتی ہوئی دوبارہ سے وہیں لگی ایک بینچ پر جا بیٹھی۔

کچھ دیر بعد وہ بس پانی کی بوتل ہاتھ میں لئے وارد ہوا۔

"صرف پانی؟" اس نے منہ بنایا۔

"تم نے صرف پانی ہی بولا تھا۔"

"آپ کو اپنے من سے کچھ نہیں کرنے آتا۔"

"کیا چاہیے؟ دوبارہ چلا جاتا ہوں لڑو مت۔" وہ اُسکے گال کھینچ کر بولا۔

"نہیں اب نہیں چاہیے۔ بیٹھیں آپ۔" بوتل اس کے ہاتھ سے لیکر اُس نے منہ لگا کر ایک سانس کے آدھی بوتل خالی کر دی تھی جبکہ اب اپنے موبائل پر لگے کسی کو جواب دے رہا تھا۔

"میں یہاں ہوں تو آپ موبائل پر کس کے ساتھ بزی ہیں؟"

"کوئی نہیں بس ایسے ہی۔" گڑبڑا کر اُس نے موبائل لاک کیا تھا۔

"آپ کی دوسری لڑکیوں سے بات کرنے کی عادت نہیں بدلیگی؟ارشم مجھے موبائل دیجئے۔"اُسکی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا اشارہ دیا۔

"کچھ بھی نہیں ہے یہ لو۔"اس نے اپنا موبائل اس کے ہاتھ میں تھماتو دیا مگر اسکی جان حلق میں اٹک سی گئی تھی۔

وہ ڈائریکٹ میسیج والے سیکشن میں گئی تھی۔

"یہ کون ہے؟"اس نے سب سے اوپر کسی لڑکی کا میسیج دیکھا اور کڑے لہجے میں اس سے پوچھا۔

"کوئی نہیں ایسے ہی رینڈم گرل۔"اس نے کندھے اُچکائے۔

"اوکے۔رینڈم گرل۔۔۔اور اسی رینڈم گرل سے آپ پچھلے تین دن سے بات کر رہے ہیں اور مجھے پتہ تک نہیں چلا۔"جیسے جیسے وہ اسکرین پر اُنگلیاں اوپر کرتی جا رہی تھی ویسے ہی اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ کرتے آنسو اسکرین پر گرے تھے۔

اس نے ان تین دنوں میں اس لڑکی سے کال کے ذریعے تک بات کر لی تھی اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ عائشہ کو اُسکی بھنک تک نہیں پڑی تھی۔

"ارشم آپ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں؟" اس کے لہجے میں بے یقینی سی تھی۔

موبائل پکڑے اُسکے ہاتھوں میں کپکپاہٹ تھی۔اس یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ ان تین دنوں میں ایسا کیسے، کیا ہو گیا کہ وہ کسی اور لڑکی کی طرف مائل ہو گیا۔وہ اسکے حسن کی، اُسکی آواز کی تعریف کر رہا تھا۔اُسکا ارشم۔وہ جسے اس نے اس عرصے میں اتنا اونچا مقام دے دیا تھا وہ ارشم اسے دھوکہ دے رہا تھا۔

"کیا ہے یہ؟" صدمے سے اسکی آواز پھٹی۔

"بیبو میری بات تو سنو ایسا کچھ نہیں ہے۔" اپنا موبائل واپس جیب میں ڈالتے وہ اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے الفاظ ڈھونڈنے لگا تھا۔"تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا میں بھلے ہی بات کرتا ہوں مگر وہ عائشہ نہیں ہو سکتی ہیں۔" اگر مجھے تمہیں دھوکہ دینا رہتا تو میں تمہیں اپنا موبائل ہی نہیں دیتا۔"

"آپ نے میرے سامنے ہی ایک لڑکی سے بات کی ہے ارشم۔تانیہ کا سمجھ میں آتا ہے مگر آپ میرے ساتھ ہوتے ہوئے مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہوئے کسی اور لڑکی سے کیسے بات کر سکتے ہیں؟"

"عائشہ۔۔۔"اس نے اسکا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی مگر اس نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور کھڑی ہو گئی پیروں میں جیسے جان ہی نہیں باقی تھی۔اس کے لئے یہ بات بہت بڑی تھی۔ساری کشتی جلا کر وہ ارشم کی طرف بڑھی تھی مگر شاید اُسکی کشتی ایک بار پھر ڈوبنے کو تھی۔سامنے کھڑی ریلنگ پر اس نے مضبوطی سے اُنگلیاں جمائیں۔ جبڑے کسے وہ بامشکل خود کو رونے سے روک پا رہی تھی مگر آنسوؤں پر کسکا بندھ تھا وہ تو نکلے ہی جا رہے تھے ساتھ میں اُسکی جان بھی۔گہری گہری سانسیں لیتی وہ خود کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کرتی کھڑے قد سے نیچے آنے کو تھی۔

"عائشہ۔"وہ جلدی سے آگے بڑھا اور اسے تھامنے کی کوشش کی۔

"ارشم میں مر جاؤں گی۔" وہ اس کے ہی سینے میں منہ چھپا کر رو پڑی اس سے زیادہ برداشت کی حد نہیں تھی۔

"آئی ایم سوری۔۔۔" اس کا سر سہلاتے وہ بہت شرمندہ ہوا عائشہ کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"آئی ایم سو سوری۔ میں اب کسی کو کوئی جواب نہیں دونگا کسی سے کوئی بات نہیں کرونگا پلیز مجھے معاف کر دو۔" اس کے بالوں میں انگلیاں سہلاتے ہوئے اس نے اسکے سر کو چوما۔

"ارشم میں سچ میں مر جاؤنگی۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔

"میں تمہیں مرنے دونگا؟" اُسنے اُسکا چہرہ ٹھوڑی پکڑ کر اٹھایا۔ اُسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے لالوں لال تھیں۔ آس پاس گزرتے لوگ انہیں دیکھے جا رہے تھے مگر انہیں کوئی پرواہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلو اِدھر بیٹھو پانی پیو۔" اُسکے منہ کو بوتل لگایا۔ پانی پیکر وہ تھوڑی پر سکون سی ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر اسکی جیب سے موبائل نکالا اور انلاک کیا۔

اس لڑکی کا نمبر اسے کالنگ لسٹ میں دوسرے نمبر پر مل گیا۔ ارشم اس بیچ چپ چاپ بیٹھا اُسکی ساری کارروائی دیکھے جا رہا تھا جانتا تھا اگر بیچ میں بولا تو آج کوئی خیر نہیں۔

"ہیلو۔" دوسری بیل پر کال ریسیو ہو گئی تھی اور کسی لڑکی کے بولنے کی آواز سن کر اسکی آنکھوں میں پھر سے پانی جمع ہونے لگا۔

'ہیلو۔۔۔ارشم میں ابھی باہر ہوں بعد میں کال کرتی ہوں۔" خاموشی سن کر اس لڑکی نے دوبارہ بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو آپ ارشم کو کب سے جانتی ہیں؟"

"آپ کون؟" شاید اس کو توقع نہیں تھی کسی لڑکی کی آواز کی جبھی وہ حیران ہوئی۔

"کیوں ارشم سے بات کرتی ہو اور اس نے نہیں بتایا؟" اس کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"آپ جو بھی ہیں ارشم کو فون دیں۔" ارشم نے اسکے کان سے موبائل کھینچا۔

"ہاں شفا۔ میں بعد میں کال کرتا ہوں۔"

"کیا ہے یہ؟ ارشم یہ لڑکی کون ہے؟" اس لڑکی کی آواز حیرانی کے ساتھ صدمہ بھی تھا۔ اسنے جھٹکے سے موبائل کھینچا۔

"اتنے دنوں سے آپ ارشم سے بات کر رہی ہیں اور ارشم نے آپ کو نہیں بتایا کہ اسکی ایک عدد گرل فرینڈ ہے جس سے وہ بے تحاشہ محبت کرتا ہے اور یہ کہ عنقریب اُسکی اور میری شادی بھی ہونے والی ہے۔"

"ارشم آپ نے کہا تھا کہ وہ سنگل ہیں۔"

"پہلی بات تو آپ اپنے منہ سے اس کا نام مت لیجئے اور دوسرا اب آپ کو پتہ چل گیا نہ تو آئی ہوپ اب آپ دوبارہ اُن سے رابطہ نہیں رکھینگی۔" کہہ کر اُس نے فون بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ارشم کے ماتھے پر شرمندگی کے مارے پسینہ تھا اُسے اندازہ نہیں تھا کہ اُس کے ساتھ ایسا ہو جائیگا۔ جس کے سامنے محبت کے دعویٰ کرتا رہا تھا اس کے سامنے ہی اُسکی اصلیت ظاہر ہو گئی تھی مگر وہ تانیہ کی طرح نہیں تھی جو روگا کر چپ ہو جاتی۔ وہ عائشہ تھی اور اسے اپنے لئے آواز اٹھانا آتا تھا۔

"پلیز عائشہ سنو تو، میں اس سے ایک دن بات کر کے پیار تھوڑی نہ کرنے لگا ہوں۔"

"مگر آپ نے کسی اور لڑکی سے بات ہی کیوں کی؟ مجھے آپ کے ساتھ ہی نہیں رہنا ہے۔"

"یار تم نے اس لڑکی سے بات تو کر لی ہے اب اور کیسے تسلی چاہیے تمہیں؟"

www.novelsclubb.com

"آپ کو لگتا ہے میں اتنی آسانی سے اس لڑکی کو چھوڑ دونگی، اِدھر دیجئے اپنا موبائل۔" اُس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ کر اُس نے دوبارہ سے اس لڑکی کو فون ملایا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے تم ایک سائکو ہو جا کر اپنا علاج کرواؤ۔"

"علاج تو میں آپ کا کرونگی۔ آپ نے شاید مجھے ہر اُس دوسری تیسری لڑکی کی طرح سمجھ لیا جو چیٹ ہوں جانے کے بعد بھی ہنسی خوشی ساتھ رہ لیتی ہیں. میں عائشہ ہوں اور میں کسی بھی چیز کے لیے کمپرومائز نہیں کر سکتی۔ موبائل دیجئے اپنا۔" وہ اب غصے کے مارے چیخ اٹھی تھی ساتھ ہی موٹے موٹے آنسو گالوں پر لڑھکے تھے۔

"اوکے! لو جو تمہیں صحیح لگتا ہے وہی کرو۔" اس کے آنسو دیکھ وہ نادم سا ہوا۔ اس نے کیمرہ آن کر کے اپنی اور ارشم کی دھڑا دھڑ دو تین تصویریں لیں اور اس شفا نامی لڑکی کی بھیج دیں

www.novelsclubb.com

"مجھے پتہ چل گیا ہے کہ آپ کی گرل فرینڈ ہے۔ میں اب آپ کو دوبارہ سے میسیج نہیں کرونگی تو ان تصویروں کو بھیجنے کا کیا مقصد ہے۔ بس یہی افسوس رہیگا کہ میں

نے بہت جلدی آپ کو اپنا سب کچھ مان لیا تھا۔" میسیج پڑھ کر وہ روتے ہوئے ہنس پڑی تھی۔وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"ارشم۔۔ارشم۔۔۔"دانت پیستے اس نے ارشم کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"کیسے آپ جھوٹے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں اور ہر کوئی اعتبار کر لیتا ہے؟ہاں؟ بتایئے میں آج آپ کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔" جھٹکے سے اٹھتے ہوئے اس نے ارشم کے بالوں کو دبوچا تھا اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر تھا۔

"میں آپ کی جان لے لونگی یا اپنی۔" کہتے ہوئے وہ کمزور سی پڑ گئی اور پھر رونے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئی ایم سوری۔میں آئندہ سے ایسا نہیں کرونگا۔" وہ صحیح معنوں میں شرمندہ ہوا تھا کچھ عائشہ کی شدت پسندی سے وہ ڈر سا گیا تھا۔

"میں اپنے سارے پُل جلا کر آپ کے پاس آئی ہوں ارشم۔اگر آپ نے مجھے چھوڑ دیا میں واقعی میں اپنی جان لے لونگی۔میرے پاس کھونے کے لئے کچھ نہیں ہے مگر شاید میرے جانے کے بعد آپ اپنا سب کچھ کھو دینگے کیونکہ میں ہی آپ کا سب کچھ ہوں۔آپ کو ابھی اندازہ نہیں ہے مگر جس دن میں الگ ہوئی نہ قسم کھا کے کہتی ہوں آپ پل پل جینگے مرینگے۔"

"میں اب آئندہ سے ایسا کام ہی نہیں کرونگا تو یہ مرنے مارنے کی بات مت کرو۔"

"آپ سوچ کر تو دیکھیں۔"

"اب کبھی نہیں۔رونا بند کرو۔"اس نے اپنی انگلیوں سے اسکے آنسو چُنے۔

"چلو میں تمہیں واپس چھوڑ دوں۔تمہاری دوستیں پتہ نہیں کب آینگی اور تم یہاں رہو گی تو میرا دھیان تم پر ہی لگا رہیگا۔"

"نہیں میں نہیں جاؤنگی۔آپ کے ساتھ ہی رہوں گی۔آپ پھر سے اس لڑکی سے بات کرنگے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں آئی سوئیر۔اب نہیں کرونگا۔ورنہ تم سے کوئی بعید نہیں تم واقعی میری جان لے لو۔ابھی کچھ دیر پہلے کیسے میرے بال نوچ کر مارنے کے لیے اٹھی تھی۔نا بابا نا اب مجھے دوبارہ سے وہ چیز کبھی نہیں کرنی۔تم چلو۔"

"اوکے چل رہی ہوں۔"وہ شرافت سے اٹھ کر چل تو دی مگر دماغ میں الٹا سیدھا ہی چل رہا تھا۔اسے چھوڑنے کے بعد وہ واپس پلٹ گیا جب کہ وہ اپنے روم میں جانے کی بجائے ہوسٹل کی بلڈنگ کی ٹیرس پر جا کر بیٹھ گئی۔پتہ تھا سات بجے حاضری لگتی تھی اور اسے ناپا کر سب پریشان ہونگے اور وہ اب اسی بات پر ارشم کو بلیک میل کریگی کہ اگر اس نے اپنے حرکتیں آج نہ بدلی تو آگے کا ذمے دار وہ خود ہو گا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ تو اطمینان سے آکر چھت پر بیٹھی نظارہ لے رہی تھی۔اتنی دیر میں ارشم اسے کم از کم سترہ اٹھارہ میسیج کر چکا کہ وہ اپنے روم میں پہنچی یا نہیں۔اُسنے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا۔

کچھ دیر بعد اس نے اسے فون ملایا۔

"میں آپ سے آخری بات کر رہی اس بعد آپکو میرے مرنے کی خبر ملے گی کیونکہ عائشہ کو مرنا منظور ہے مگر کوئی اسے کسی دوسرے شخص کے لئے چھوڑ جائے یہ نہیں منظور ہے۔"اسے ہمیشہ سے خود پر زعم تھا اُسکی نظر میں "میں ہی میں

ہوں، میں ہی سب کچھ ہوں" تھا تو پھر آج کیسے وہ اس کا اس پر کسی اور کو ترجیح دینا برداشت کر سکتی تھی۔

"عائشہ مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔ میں نے اس لڑکی کو بلاک کر دیا ہے میں نے یہاں تک کہ دیا کہ اب میں کسی بھی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھوں گا۔ تم بتاؤ تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟ تم روم میں ہو اپنے یا نہیں؟ جان کہاں ہو؟ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے۔" چھت پر رہنے کے باعث گاڑیوں کا شور اور طرح طرح کی آوازیں اُسکے کانوں میں پڑیں تو اسکا ماتھا ٹھنکا۔

"جہنم میں۔ آپ مجھ سے اب رابطہ نہ کریں۔ مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بیبو میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا۔ پلیز پلیز میری بات سنو۔ کہاں ہو؟" وہ تقریباً گڑگڑایا تھا۔

"میں ابھی آرہا ہوں۔ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے ابھی بتاؤ۔" ایک تو آج کل کا ماحول اوپر سے ڈھلتی شام۔ وہ صحیح معنوں میں بہت ہی زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔ اگر عائشہ کو کچھ ہوا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کر پائیگا۔

عائشہ نے انسنی کرتے ہوئے فون کٹ کیا اور فلائٹ موڈ آن کر لیا۔ اس برتری کا گھمنڈ تھا وہ کیسے خود کو یوں کسی کے سامنے جھکا سکتی ہے۔ جس گھمنڈ سے وہ گردن اکڑا کر اصمد کو دیکھتی پھر ارشم کے ساتھ محبت جتاتی، وہ کیسے اصمد کو خود پر ہنسنے کا موقع دے سکتی کہ جس کے لئے اس نے اسے چھوڑا اس نے اسے کسی اور کے لئے چھوڑ دیا۔

نہیں وہ کبھی بھی ایسا نہیں ہونے دے سکتی۔ وہ ٹوٹ جائے بکھر جائے رُل جائے یا رُلا دے اب اسے تا عمر ارشم کے ساتھ ہی رہنا تھا۔ اسے دکھانا تھا کہ وہ رشتے نبھا لیتی ہے بنا بیوفائی کیے، بنا دھوکے بازی کئے۔ وہ کیسے اسے خود پر رحم کھانے دے سکتی ہے تو اب وہ ہر حد تک جائیگی ارشم کو صحیح راستے پر لانے کی۔

ساری لڑکیاں واپس آچکیں تھی صرف عائشہ ہی غائب تھی۔ جنت نے سب سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اُسکا نمبر ملایا وہ بھی بند۔ کسی کا نمبر نہیں تھا کس سے پوچھتی کس سے کہتی۔

تھک ہار کر اُس نے ارشم کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر میسیج کیا کہ رابطہ کا کوئی اور ذریعہ نہیں تھا۔

"عائشہ تمہارے ساتھ ہے؟" اس نے ڈائریکٹ سوال کیا۔

اور اگلے دس پندرہ منٹ بے چینی سے گزرے کہ ارشم کا جواب ابھی تک نہیں آیا تھا۔

"نہیں۔ وہ میرے ساتھ نہیں ہے۔" ارشم نے اسے جواب تو دے دیا مگر اس کی اپنی خود کی حالت خراب ہی گئی عائشہ سے ایسی بچکانی اور غیر ذمے دارانہ حرکت کی امید نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں دیکھتا ہوں آپ پریشان مت ہوں۔" اسے تو تسلی دے دی مگر اپنے دل کا کیا۔

"بیبو آئی ایم سوری پلیز جہاں کہیں بھی ہو اپنے روم پر جاؤ۔ جنت بھی تمھارے لئے بہت پریشان ہے۔ پلیز ایسے مت کرو اگر تم نے کوئی غلط حرکت یاد رکھنا تم سے پہلے میں مر جاؤنگا۔" اب اسے واقعی اپنی غلطی کا احساس ہونے لگا تھا ساتھ ہی یہ غم کہ اگر لاُبالی پن میں عائشہ نے کچھ کر لیا تو وہ اس احساس کے بوجھ تلے دبے بنا موت کے ہی مر جائیگا۔

"ارشم شیخ، آپ اب میرے پیار کے، میرے وقت کے حقدار نہیں ہیں۔ آپ آزاد ہے جو چاہے کریں بس مجھے بار بار کال کر کے ڈسٹرب نہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے آئی نو، مگر ابھی پلیز تم اپنے روم میں جاؤ جہاں کہیں بھی ہو، ایون جنت از سو ورِیڈ اباؤٹ یو (جنت بھی تمہارے لئے بہت فکر مند ہے) تم میرا صبر مت آزماؤ۔"

"آپ کو میری فکر کیوں ہے؟آپ جائیں دوسری لڑکیوں سے بات کریں میں چاہے جہاں رہوں،چاہے مروں یا روڈ پر پھروں آپکو کیا؟اگر میری اتنی ہی فکر ہے تو مرد بنیں پہلے،پھر محبت اور فکر جتائیں۔"اس کو میں کے آگے ارشم کی پریشانی، فکر مندی کچھ بھی نہیں نظر آرہا تھا۔اس کا اس طرح گڑگڑا کر کہنا،اسے منانا اس کو مزہ دے رہا تھا۔اس نے اپنا کھیل ایسے ہی جاری رکھا مگر اب یہ سب ارشم کی برداشت کے باہر ہو چکا تھا۔

"نہیں ہوں میں مرد،میں کمزور ہوں۔غلطی کر دی میں نے آج تم سے مل کر،تم ہو ہی نہیں منہ لگانے لائق،جسے اپنے آگے کچھ نہیں سنائی دیتا ہے۔"اس کا ازلی غصہ عود کر آیا۔اس سے زیادہ برداشت کرنے کی اس کی ہمت نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے۔جائیں پھر جسے منہ لگانا ہے اُسے لگائیں۔"اس کی ساری خوش فہمی ہوا ہوئی۔

"عائشہ تمہیں میری قسم ہے پلیز جاؤ یار۔ کہاں ہو تم یہ ہی بتادو۔" وہ تقریباً رونے کو آیا تھا۔

"گوٹو ہیل۔ اچھے سے وقت گزاری کر لی نہ آپ نے میرے ساتھ اب جائیں۔"

"نہیں۔ تمہیں اگر کچھ ہوا نا، میری زندگی ویسے ہی ختم ہے پوری ختم ہو جائیگی۔ تم نے مجھے ہر برائی سے روکا ہے منع کیا، کیا چاہتی ہو میں دوبارہ سے اس گندگی کو اپنا لوں، میں نے تو تمہارے ساتھ اپنی زندگی خواب دیکھا تھا۔ اور پھر ہر رشتے میں چھوٹی موٹی غلطیاں ہوتی ہیں تم اسے نظر انداز کرو نہ۔ تم اپنا سوچو میں تمہیں پورا وقت دیتا ہوں۔ تمہاری ہر بات مانتا ہوں، تم نے کہا نشہ پانی چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا، تم نے کہا بیٹنگ ایپس ڈیلیٹ کر دو اور اب سے بیٹنگ مت کرنا وہ بھی کیا ہے۔ مجھے تمہارے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ ابھی مجھے عائشہ سے شادی کرنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"خالی باتیں ہیں آپکی اور میں کوئی کمزور ترس کھاتی لڑکی نہیں جو آپ غلط کریں اور میں چند محبت کے بولوں کے بدلے اسے برداشت کر کے صبر و تحمل سے رہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا"

"تم اگلے دو منٹ میں اگر اپنے روم پر نہیں ملی تو بہت برا حشر کرونگا تمہارا۔جب کہہ رہا ہوں تم جو کہو گی وہی ہو گا سمجھ میں نہیں آرہا ہے؟"اور واقعی اس کی یہ والی دھمکی کار گر کر گئی۔وہ چپ چاپ نیچے اتر آئی جہاں جنت اُسکی کلاس لگانے کو کھڑی تھی۔

"آگئی ہیں مہارانی۔"جنت نے ارشم کو میسیج کیا۔

"اوکے۔میری حالت خراب ہو گئی تھی اسکو مناتے مناتے۔اللہ کا شکر ہے۔"

www.novelsclubb.com

عائشہ کا جنونی رویہ دیکھ وہ اندر سے ڈر بھی گیا تھا۔اس نے اس چیز کو وہیں ختم کرنے کا سوچ لیا تھا۔اُسکی فلٹرنگ کی عادت کبھی نہیں ختم ہونے والی تھی اور جسکو اُسکے

ساتھ رہنا تھا یہ سب برداشت کر کے ہی رہنا تھا مگر عائشہ کسی بھی طرح اُسکی مٹھی میں نہیں آئی تھی۔

"تم میری زندگی ہو۔آئی ایم سو سوری۔میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔"اس نے کچھ دیر بعد اسے فون ملایا تھا۔

"آپکو میری پرواہ تک نہیں ہے۔"اس کا یقین اور طنز بھرا لہجہ وہ بڑے آرام سے ضبط کر گیا۔پرواہ نہیں تھا تبھی پچھلے گھنٹے وہ اسکی ہزار منتیں کر رہا تھا۔

"اوکے۔شاید تم صحیح کہہ رہی ہو واقعی میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔جس دن میں تمہارے لائق ہو جاؤنگا تب اس وقت میں واپس آؤنگا۔"

"میں نہ آج آپکو چاہتی ہوں نہ ہی کل اور اگر وقت گزاری کرنی تھی کسی اور کو ڈھونڈ لیتے آپ،ہزاروں خواب دکھا کر جو میرے پیروں تلے سے زمین کھینچی ہے میں اس کے لئے آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہاری چھوٹی سی چھوٹی چیزیں یاد ہیں، تمہاری آنکھیں، اُن میں چمکتے جگنو، تمہارے گالوں کا گڑھا اور تمہاری شرارت بھری مسکراہٹ اور تمہاری ہنسی میں چھپی شیطانی، تمہاری ایک ایک چھوٹی سی چھوٹی چیز مجھے یاد ہے پھر بھی تمہیں میری محبت پر یقین نہیں ہے۔ میرے لئے آج کا سب سے خوبصورت لمحہ وہ تھا جب تم غصے میں میرے بال پکڑ کر مجھے مارنے کے لئے اٹھی تھی۔

ساری میری غلطی ہے۔ میں ہی خود کو نہیں بدل سکا۔" اس پر سکون آواز میں کوئی ارتعاش نہیں تھا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا ہے یار یہ سب بکواس۔ جب میں نے کہہ دیا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا تو کیوں آپ یہ سب باتیں کر رہیں ہے۔" اسے احساس ہو رہا تھا اس نے آگے بڑھنے اور ارشم کا ہاتھ تھامنے میں بہت جلدی کر دی۔

"مجھے خود تمہارے ساتھ نہیں رہنا ہے، تم مجھے اب ٹارچر کر رہی ہو۔"

ارشم نے سوچ لیا تھا وہ اب یہیں سے واپس پلٹنا ہے اور عائشہ نے سوچ لیا تھا کہ اس سے پہلے وہ کسی اور کے لیے اسے چھوڑ دے وہ اپنے لئے اسے چھوڑ دیگی۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے بیزار نظر آرہے تھے۔ محبت کے بڑے بڑے دعوے کرنے والے پہلے ہی امتحان میں بری طرح ناکام ہو گئے تھے۔

اس کے اندر جیسے آگ سی لگی تھی۔ اسے رہ رہ کر غصہ آجاتا کہ کیسے ارشم ایسے کر سکتا ہے اور پھر انتقاماً اس نے تانیہ کو فون کر دیا اگر وہ بے سکون ہے تو اُسے بھی چین سے نہیں رہنے دے گی۔

اگلے ہی منٹ اس نے تانیہ سے ہمدردی جتاتے ہوئے ساری بات اس کے گوش گزار دی کہ وہ اصمد کی کزن ہے۔

www.novelsclubb.com

اور یہ کہ اسے اصمد کو اب ارشم کی کمپنی میں نہیں رہنے دینا ہے۔ وہ اپنے ساتھ اسے بگاڑ رہا ہے۔

اور ساتھ یہ بھی کہ وہ عائشہ نام کی لڑکی کے ساتھ گھوم رہا ہے چاہے تو اسکا سوشل میڈیا اکاؤنٹ چیک کر سکتی ہے۔تانیہ کی کیا حالت ہوتی ہے اسے اس سب سے کوئی غرض نہیں تھا۔بس اسے نہیں جھکنا تھا۔

اور نتیجے میں تانیہ نے ویسا ہی کیا جیسا اس نے سوچا تھا۔آدھی رات کو ہی اس نے طوفان کھڑا کر دیا تھا۔جب کہ وہ اب اطمینان سے خواب و خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

صبح ہی صبح اس کے موبائل پر ارشم کی انگنت کال آچکی تھی۔اس نے اطمینان سے موبائل اٹھا اور کان کے لگایا۔

"ہیلو؟"

"ہیلو کی بچی تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔ تم ملو مجھے میں تمہاری جان لے لونگا۔" پہلی ہی آواز میں وہ غصے سے چنگھاڑا۔

"ارے اطمینان سے۔ صبح صبح مجھے سکون کا ماحول چاہیے ہوتا ہے۔ جانتے ہو نہ میں کتنی نازک سی ہوں۔"

"تم کیا چاہتی ہو؟ تم نے کل رات تانیہ کو میسیج کیوں کیا؟ وہ دوسرے شہر میں ہے اطمینان سے پڑھ رہی ہے تم نے اسے ڈسٹرب کرنے کے بارے میں کیسے سوچا؟ تم سب ختم کرنا چاہتی ہو تو کرو مگر اسے بیچ میں مت لاؤ۔"

"ارے جائیں یار جا کر اپنی کوکو کو سمبھالیں۔" طیش کے عالم میں وہ چلا اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"پیار تو میں تم سے کرتا ہوں۔ جب وقت آئیگا میں اسے چھوڑ دونگا۔ تم اپنا موازنہ اس سے کیوں کرتی ہو؟"

"ارشم پلیز دفعہ ہو جائیں میری زندگی سے۔میرا جینا عذاب کر دیا ہے آپ نے۔ آپ میرے دماغ میں ایک پیراسائٹ کی طرح چل رہے ہیں۔"

"مردہ یا زندہ؟

فنکشنل یا نان فنکشنل؟

سنگل سیل یا ڈبل سیل؟"ایسے نازک موقعے پر بھی اُسے مذاق سوجھ گیا تھا۔

"ارشم میں آپکی جان لے لونگی۔ایون میں آپ سے بات ہی نہیں کرونگی۔میں آپکی زندگی میں سب سے بڑی ویلن ہوں نہ تب جائیں اپنی تانیہ کے ساتھ ہی خوش رہیں۔"

"سوری۔"

www.novelsclubb.com

ارشم کا سوری سن کر اس کے تن بدن میں آگ سی لگ گئی اس نے کال کٹ کر دی اور کلاسز لینے جانے کے لیے تیار ہونے لگی۔اسے اصمد سے اپنا رشتہ پھر سے بحال کرنا تھا۔وہ ارشم کو ایسا تڑپانا چاہتی تھی کہ وہ کبھی خواب میں اس سے دھوکہ دینے

کے بارے کے نہ سوچے اور وہ اب اس کے ساتھ بھی نہیں رہیگی۔ رعونت سے سوچتے اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور باہر چل پڑی۔

وہ تینوں ایک تیکون کے دائرے میں سفر کر رہے تھے۔ تینوں کو ہی اپنے جذبوں کا احساس نہیں تھا۔ اصمد اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا مگر پھر بھی اُسے اپنے آس پاس لگائے رکھتا تھا۔ ارشم کہتا کہ وہ تانیہ سے نہیں عائشہ سے محبت کرتا ہے مگر وہ تانیہ کو چھوڑ نہیں سکتا اور عائشہ کے بنا رہ نہیں سکتا اور محبت کرنے اور پیار کرنے کی خواہش ایسے احساسات ہیں جن سے کوئی بھاگ نہیں سکتا سو وہ بھی نہیں بھاگ سکی۔ ارشم کا اسے محبت کرنا اسے معتبر کر گیا۔ وہ اس کے ہی ساتھ رہنا چاہتی تھی مگر جب بھی وہ کوئی ایسی حرکت کرتا تو وہ اصمد اور ارشم کا موازنہ کرتی تو اصمد کا پلڑا زیادہ بھاری پڑتا۔ اب یہ اس پر منحصر کرتا تھا وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک ہی لمحے میں اصمد کو ڈھونڈا تھا اور اس کے پاس آکر بیٹھی تھی۔ وہ حیران ہوا۔

www.novelsclubb.com

"مانا کہ تمہاری آنکھیں اچھی ہیں مگر اتنا نا پھیلاؤ کی بٹن کی طرح آن گریں۔" وہ اس کی حیرت دیکھتے ہی خوشدلی سے بولی۔

ہمیشہ کی طرح بلیک شرٹ اور بلیو جینز پہنے سنجیدہ و مچیور سا اور اچھے سے شیپ تراشی گئی شیو اس پر بہت سوٹ کرتی تھیں۔ پتہ نہیں کیوں وہ اس کی محبت کو محض دوستی اور اوبسیشن کہہ کر ردّ کر دیتا ہے۔ من میں ہی سوچتے اسے دیکھا وہ خاموش سا بیٹھا اپنے موبائل میں ہی لگا پڑا تھا۔ وہ اسے کیوں "اس نظر" سے نہیں دیکھتا اس کا جواب وہ آج تک نہیں جان پائی۔

"آج کیسے تم میرے ساتھ نظر آ گئی ابھی تمہارے مسٹر رائٹ غصہ ہوں جاینگے۔"

"ہونے دو۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"او! ایسا کیا ہو گیا ایک ہی دو دن میں مجھے لگا تم لوگوں کی عاشقی لمبی چلتی۔"

"چلتی کیا دوڑتی اگر بیچ میں تانیہ نہیں ہوتی۔ میں نے اسے سب بتا دیا ہے۔ اب یا تو وہ اس کے ساتھ رہیگا یا میرے۔ اس کے لہجے میں کافی اطمینان تھا۔

"واٹ؟" وہ جھٹکے سے اس کی طرف مڑا۔ "تمہارا دماغ خراب ہے۔" ساتھ ہی اپنے بجتے فون کو اٹھایا۔

"وہ اب مجھے کال کرنے لگی ہے۔ کیا بتایا ہے تم نے؟" موبائل اٹھا کر اُسے دیکھاتے اس کے لہجے میں کافی ڈر تھا۔

"تم سب اس سے ڈرتے کیوں ہو؟"

"کیونکہ تم خود کو سائکو کہتی ہو وہ اصل میں سائکو ہے۔ اب ہم دونوں کی کھٹیا کھڑی کریگی وہ۔

چلو باہر۔" سیٹ سے اٹھ کر باہر نکلتے اس نے ارشم کو بھی فون کیا اور یونیورسٹی کے ٹیرس پر آنے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

جلدی جلدی دو تین سیڑھیاں پار کرتے ارشم اوپر آیا مگر اصمد کو عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں چڑھتے دیکھ اس کے قدم سست ہوئے۔

"تم دونوں کو کوئی مسئلہ ہے کیا؟ اگر ہے بھی وہیں اپنے میں سلجھاؤ مجھے ان سب میں مت انولوے(involve) کرو۔" اصمد نے دانت کچکچائے۔

"مسئلے میں نہیں یہ کھڑے کرتی ہے پوچھو اس سے کیوں اس نے آدھی رات کو تانیہ کو فون کیا تھا؟" اس نے گہری نظروں سے عائشہ کا ہاتھ اصمد کے ہاتھ میں دیکھ گھورا۔ اس کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں دیکھ اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

"فون کر رہی ہے وہ مجھے اب میں کیا کہوں اس سے؟" اس نے ایک تواتر سے بجتے فون کو دیکھ اپنے بال نوچے۔ "تم تو موبائل اطمینان سے بند کر کے بیٹھ گئے مصیبت میرے اوپر لاد دی۔"

"دوست کس لئے ہوتے ہیں۔ بچاؤ مجھے، نکالو مجھے اس مصیبت سے اور تم، تم اسے اپنی طرف سے فون کر کے کہو ایسا کچھ نہیں ہے مجھے غلفہمی ہوئی تھی۔"

"میں کبھی نہیں کہونگی۔" وہ انکاری ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"یار مصیبت کیا ہے؟ تمہیں میرے ساتھ رہنا بھی نہیں ہے اور سب کچھ صحیح کرنا بھی نہیں ہے۔ چاہتی کیا ہو تم؟"

"آپ اسے چھوڑ دیں۔ میں اسے سمبھال لوں گی۔"

"اور میں اسے ابھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔" بلکہ وہ اُسے سمجھانے کے لیے تمہید باندھنے لگا تھا کہ اُس کے اندر سے غصے کی شدید لہر اٹھی۔ وہ ایک بار پھر اسے انکار کر رہا تھا۔

"آپ اگر ایسا کرینگے تبھی میں آپ کے ساتھ رہنگی نہیں تو کوئی چانس نہیں میں اپنا راستہ بدل لونگی۔"

"ٹھیک ہے پھر کرو اپنی مرضی میں خود تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔" اس کے لہجے کے تلخی اتر آئی۔ اصمد فون کان میں لگائے پچھلے پندرہ منٹ سے تانیہ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایسا کچھ نہیں جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا اور اس کی کزن عائشہ اگر ارشم سے بات کرتی تو اسے پتہ رہتا اور کر لیتی بات تو وہ اس کی جان لے

لیتا۔اُسکی بات سن کرارشم باقاعدہ ہنسا تھا۔اس کی حالت سے بے خبر کہ اس وقت اس پر کیا بیت رہی ہے۔

اب اس سے کچھ بھی کہنا فضول ہے،وہ اب اس کی کوئی بات نہیں سنتا،اسے ہمیشہ سے تانیہ کی پرواہ تھی۔وہ صرف اصمد سے جلتا تھا تبھی اسے اصمد کے پاس دیکھ نہیں پایا اصل غلطی تواُسکی تھی کیسے وہ مات کھا گئی۔نفرت اور غصے کی آگ میں وہ زہر خند نظروں سے اس کو گھور رہی تھی۔اب وہ لاکھ سونے کی بن کر اصمد کے واپس بھی جاتی تو وہ اسے قبول نہیں کریگا۔یہ بات سوچ کر ہی اس کے اندر غصے اور انتقام کی لہر اٹھی۔جب ارشم ہی اسے کچھ نہیں سمجھتا تو وہ بھی اب اسے اُسکی اوقات دکھا کر رہیگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہمیشہ اس کے ہی ساتھ رہنا ارشم،اُسکا دل میری طرح مت توڑنا۔"اُسکا لہجہ عجیب سا تھا.دونوں نے سر اٹھا اور اسے دیکھا۔اُسکا چہرہ سپاٹ تھا جہاں پر کوئی بھی تحریر رقم نہیں تھی۔

"میں تانیہ کو فون کر کے ساری باتیں کلیئر کر دیتی ہوں۔" کہتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا۔تانیہ جیپور میں رہ کر پڑھائی کرتی تھی۔

دو تین بار فون کرنے کے بعد تانیہ نے بالآخر اُسکا فون اٹھایا۔

"عائشہ بات کر رہی ہوں۔" جھلستے دل کے ساتھ وہ کافی اطمینان بھرے لہجے میں بولی۔جبڑے کسے مٹھیاں بھینچے وہ کس قدر ضبط کا مظاہرہ کر رہی تھی یہ بس وہی جانتی تھی۔

"کل رات تم نے مجھے اپنا نام کیوں نہیں بتایا؟" تانیہ نے تھانیدرنی بن کر سوال کیا۔ویسے بھی اُسکے پاپا پولیس میں ہوتے تھے کچھ تو اثر ہونا تھا۔

"کیوں کہ میں نے ضروری نہیں سمجھا۔"

www.novelsclubb.com

"تم فیک ہونے ساتھ ساتھ جھوٹی بھی ہو۔تم ارشم کے ساتھ گھوم رہیہو، تم اس سے مل رہی پھر بھی تم نے مجھے سچ بتانے کی بجائے کل جھوٹ کا سہارا لیا۔"

"تو تمہیں پتہ چل گئی نہ اصلیت اب پیچھا چھوڑ دو اُسکا۔ بلیک میل کر کے اسے اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔"

"وہ کوئی چھوٹا بچہ نہیں جو اتنی آسانی سے بلیک میل ہو جائے۔ تمہارے جیسی لڑکیاں اس کی زندگی میں آنی جانی ہے۔ تمہیں لگتا ہے تم جھوٹ بولو گی تو میں یقین کر کے اس سے الگ ہو جاؤ نگی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔"

"آج نہیں تو کل تمہیں اس سے الگ ہونا ہے تو پھر آج کیوں نہیں۔" اُسکی بات پر ارشم اپنی جگہ سے اچھلا وہ بات بنانے کی بجائے بگاڑ رہی تھی۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے روکا۔ "میں بات کر رہی ہوں۔ مجھے اپنے طریقے سے کرنے دو۔" اسپیکر پر ہاتھ رکھ وہ سرگوشی میں بولی اور اصمد اپنی نظروں میں افسوس لئے اسے تکے جا رہا تھا۔ چاہے جانے کی خواہش اسے کس مقام تک لے آئی تھی۔

"تمہیں لگتا ہے تم جھوٹ بول کر الگ کروالو گی تو کروا کر دکھادو۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی الگ نہیں کروانا تمہیں اور اسے۔بس تمہیں سچ بتایا تھا جو تم ہضم نہیں کر پائی۔میں اس کے ساتھ گھومتی ہوں، چوبیس گھنٹے کے سترہ گھنٹے وہ میرے ساتھ بِتاتا ہے چاہے فون کے ذریعے ہو یا ویسے l۔وہ مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے میں نہیں۔میں تو اصمد کے ساتھ خوش تھی مگر میں نے جھوٹے محبت کے دعوے دیکھ کے اپنی آٹھ سال محبت بھلا دی جس کا آج مجھے ادراک ہوا۔میں بہت جلد باز واقع ہوں محبت تو انتظار کرنے کا نام تھا مگر میں نے اتنی ساری محبت، فکر، اُسکا میرا خیال کرنا سب ایک پل میں بھلا کر ارشم کا ہاتھ تھام لیا جو بس ظاہری محبت کرتا تھا مگر میرے اندر لفظوں کی پیاس تھی میں محبت کے جذبوں کو نہیں سمجھ پائی اور آج دیکھو میں خالی ہاتھ ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں اصمد؟ کاش تم مجھے اپنا لیتے تو آج یہ سب نہیں ہوتا" تانیہ سے بات کرتے اس نے اصمد سے سوال کیا۔اُسکے لہجے میں ملال تھا زندگی بھر کی کمائی کو ایک ہی لمحے میں لٹنے کا غم۔

اصمد نے کچھ نہیں کہا۔اسے کچھ کہنا بھی نہیں تھا۔

"مجھے تمہاری فالتو کی کہانی سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ارے تم تو لڑکی ہو کر ایک لڑکی کا دکھ نہیں سمجھ سکی کہ جب وہ میرے ساتھ ہے تب بھی تم اس کے ساتھ رشتہ استوار کرنے میں لگی تھی۔"

"ہاں لگی تھی کیونکہ وہ مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا اور میں ہمیشہ سے محبت کی متلاشی تھی۔مجھے جہاں جہاں محبت کا دریا ملا میں نے وہیں اپنا پڑاؤ ڈال لیا یہ جانے بغیر کہ وہ دریا کچھ ہی دن بعد سوکھ کر صحرا کے مانند ہو جائیگا اور میں پھر سے ایک بھٹکتی مسافر کی طرح یہاں سے وہاں بھٹکوں گی۔"اُسکا لہجہ خود کے لئے ہی کافی استہزائیہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بیٹھا ہے میرے سامنے پوچھو اس سے۔کیوں مجھ سے محبت کے اظہار کرتا تھا جب یہ تم سے محبت کرتا تھا تو؟"اس نے موبائل اسپیکر پر ڈال دیا اور ان کے سامنے کیا۔ارشم کی حالت ہونقوں جیسے ہی گئی تھی۔

"بیبی تم فون رکھو جاؤ۔ یہ لڑکی بکواس کر رہی ہے۔" وہ اس کے لئے "لڑکی" کا لفظ استعمال کر رہا تھا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"چلو تم یہاں سے عائشہ۔" اصمد کو اس سے برداشت کی سکت نہیں تھی۔

"نہیں۔" اُسکے لہجے میں کپکپاہٹ تھی۔ ایک بیقینی، ارشم یہ بول سکتا ہے اسے یقین نہیں آیا۔

"بیبی بتاؤ اسے میں نے تمہارے لئے کیا کیا کیا۔" تانیہ کا لہجہ تمسخرانہ تھا۔

وہ آنکھوں کے کٹورے میں آنسوں لیے اسے تکے جا رہی تھی۔ مٹھیاں بھینچے اُسکی ہتیلی سفید سی ہو گئی مگر وہ برداشت کی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے اس انسان کو دیکھ رہی تھی جو اس سے محبت کے دعوے کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارشم نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھام اسے جانے سے روکا۔

"میں نے ارشم کے لئے وہ سب کیا جو تم کرنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی۔اس کے لئے میں نے اپنے گھر سے تقریباً دو لاکھ تک کے زیور چوری کیے تھے۔اسے جب جب مالی ضرورت پڑی میں ہمیشہ اس کے ساتھ تھی۔"

"افسوس کہ تم اگر مالی ضرورت کی بجائے اس کی ذہنی ضرورت پر دھیان دیتی تو زیادہ اچھا تھا۔نہ تم اپنے گھر والوں کی ہوئیں نہ ہی ارشم کا بھلا چاہا۔تم اس کی جیب بھرتی گئی نتیجتاً وہ آج ایک نشے اور جوئے کا عادی بنا بیٹھا ہے۔تم اُسکا بھلا ہی تو نہیں چاہ سکی مگر میں نے ایک ہی مہینے میں اس کے اندر اتنی تبدیلیاں لا دیں جن کو تم اتنے سالوں سے نہیں بدل پائی۔"اس کے لہجے میں زعم تھا۔

"محبت کرنا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ محبوب کی بے جا خواہشیں پوری کرنی چاہے وہ نہ جائز ہی کیوں نہ ہوں مگر تمہیں ان سب کی سمجھ کیوں آئیگی۔"

"تم مجھے میرے مذہب کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی اور یہی سکھاتا ہے تمہارا اللہ کسی اور کی چیز پر ڈاکہ ڈالنا یہ جانتے ہوئے بھی وہ کسی اور کے ساتھ تم زبردستی

اس کی زندگی میں شامل ہوئیں۔ تم نے کل رات مجھ سے جھوٹ بولا، تم ایک لڑکی ہو کر ایک لڑکی کے جذبات سے کھیل رہی تھی یہی سکھاتا ہے تمہارا مذہب تو مجھے اس چیز سے دور رکھو۔ مجھے بھی کلمہ پڑھنا آتا ہے اور میں بھی دین کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں یہ تو عائشہ تم جیسے لوگ دین کو بدنام کرتے ہیں۔" تمہارا کوئی کردار ہے؟ کبھی اصمد تو کبھی ارشم۔ تانیہ بولتی آئی تو اسکی شخصیت کی دھجیاں اڑاتی چلی گئی مگر ارشم نے ایک زبان نہ اسے کچھ بولا نہ ہی چپ کروایا۔ اسے اُسکا جواب مل چکا تھا اور وہ ہاتھ جھٹکے سے چڑھاتے وہ اس سے دور اور بھاگتے قدموں سے نیچے کی طرف لپکی تھی۔

"عائشہ سنو۔۔۔" وہ اس کے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

"بس ارشم اب ایک اور قدم آگے مت بڑھانا۔" اصمد نے اس کا راستہ روکا اور اس کے ہاتھ سے عائشہ کا موبائل تقریباً جھپٹ کر لیا تھا۔ اُسکی سرد نظریں ارشم کو اپنے جسم کے آر پار محسوس ہوئیں تھیں۔

****

اس انسان کے لئے اپنی محبت تک چھوڑ دی، صرف اس لالچ میں کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔اُسکا پیار بھرا انداز، اُسکا بچکانہ پن، اُسکا عائشہ کا خیال رکھنا سب کچھ ایک فریب تھا۔اُسکی آنکھوں میں ہمیشہ اُسکے لیے والہانہ پن نظر آیا۔وہ جب عقیدت مند نظروں سے اُسے دیکھتا، اُسکا ماتھا چومتا، محبت کا بے تحاشہ اظہار تب وہ خود کو ایک بہت ہی خوش قسمت انسان سمجھتی تھی مگر اب یہ سب؟

ایک فریب تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت ہی بڑا فریب۔

وہ کسی اور کی محبت میں روتی تھی بین کرتی تھی پھر یہ سب کیسے۔

یہ ساری محبت جس پر لٹائی سب برباد ہو گئی اب وہ کسی اور کے پاس کیسے جا سکتی ہے؟

اسے تو دل و دماغ کا اپنے جذبات کا احساس کا مالک بنایا تھا پھر وہ کیسے یوں اسے اتنی آسانی سے جانے دے سکتا تھا۔

اس کے لئے سب ہی کچھ تو چھوڑ دیا۔اصمد نہیں تھا تو ہر وقت لمبے لمبے سجدے کرتے اللہ سے دعائیں مانگتے گزاری کہ ایک دن تو دعائیں سنی جائیگی مگر ارشم کے آنے کے بعد لگا وہی تو سب لازم و ملزوم ہیں۔

اب دعاء کی کیا ضرورت؟

اس سے محبت نے اسے دعا مانگنا چھڑوا دیا تھا۔اب وہ کس بات کا گلہ کرتی اسے تو یہی لگا تھا کہ

www.novelsclubb.com

اللہ نے اسکی تڑپ دیکھ کر ارشم کو بھیجا تھا۔ تبھی تو وہ اس قدر محبت کرتا تھا۔

مگر آج وہ واپس اپنی جگہ پر واپس کھڑی تھی۔اسی تیکون میں کھڑے تذبذ کا شکار کہ اب دونوں راستے ہی تو خار دار ہو گئے تھے۔سوچتے سوچتے کوئی حل نہ ملا تو سجدے میں سر رکھ کر رو پڑی۔

برائی سے اُسے بچاتے بچاتے اس کی برائی اپنے اندر سو کھ لی تھی،اسے اچھا بنانا تھا، اپنا محرم بنانا تھا سارے خواب ایک جھٹکے کے ساتھ اندر ہی اندر دم توڑ گئے تھے۔

وہ اب ایک دفعہ پھر سے اجنبی بن گیا تھا۔وہ شاید اب واپس پلٹ کر اُس کے پاس نہیں آئیگا اگر آتا تو آج ایسے کیوں کہتا۔

اب سے وہ اس کے لئے ایک اجنبی تھا۔

شاید ہی وہ اب اسے یاد کرے یا روشنی میں دیکھتے ہوئے اُسکا عکس اس کے ذہن پر ابھرے۔

شاید اب کبھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

ڈھیر سارا رو لینے کے بعد وہ آرام سے سو گئی تھی۔اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔جنت اسے دو دفعہ اٹھا چکی تھی مگر وہ کافی سکون سے سو رہی تھی۔

تقریباً آدھی رات کو مانوس رنگ ٹون نے اسکا دھیان کھینچا آنکھیں جھٹکے سے کھول کر دیکھا تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔

وہ اٹھ بیٹھی اور لائٹ جلائی۔جنت جاگ ہی رہی تھی۔

"اٹھ گئی تم! بھنگ پی لی تھی کیا؟اور شام میں تمہارے نمبر سے مجھے فون آیا تو پتہ چلا تمہارے کزن کے پاس تمہارا موبائل ہے وہی دیکر گیا ہے۔"اس کی سوالیہ نظریں دیکھ اس نے وضاحت کی۔

اسنے کسلمندی سے سر ہلایا اور سامنے رکھے بوتل کو اٹھا اور منہ میں لگایا۔

www.novelsclubb.com

"تم روئی ہو کیا؟"

"نہیں۔"اس کے یک لفظی جواب دیا۔

"چہرے سے لگ رہا ہے۔"

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔اب رونے کا وقت گیا۔" وہ بہ دقت مسکرائی۔

ارشم کی بہت ساری مسڈ کالز پڑیں تھیں۔سب کچھ ایک دفعہ پھر یاد آیا دل میں درد کی ٹیسیں اُبھریں۔

اسکے کندھے پر ایک بوجھ لدا تھا۔

وہ بے حس سی بنی چپ چاپ بیٹھی تھی۔وہ لڑکی تانیہ اسے خود غرض کہہ رہی تھی اگر آج وہ اپنی خود غرضی دکھادے تو؟

"عائشہ تم اپنا فون اٹھاو۔کب سے اِس نے مجھے کال کر کر کے تنگ کر دیا ہے۔"

جنت ایک تواتر سے آتے فون دیکھ اس سے بولی۔

اس نے خالی نظروں سے اُسے دیکھا۔کاش وہ اپنے اندر کا وہ گم ہوا حصہ پا جاتی جو اس کے پزل باکس کو پورا کرتا اور بالآخر اسے پورا کرتا تاکہ اس خالی جگہ میں وہ کسی کی بھی محبت کو بھرنے کی جگہ نہیں دیتی۔

"کیوں فون کر رہے ہیں آپ؟" وہ تھکی آواز میں بولی۔

"تم نے تانیہ سے کیا کیا کہا تھا وہ بتاؤ وہ میرے پیچھے لگی ہے سارے دن سے۔" وہ اپنے بال نوچنے کو تھا۔

"عائشہ اپنی چیزوں کے لئے لڑنا جانتی ہے۔اس بار میں اپنی انا کو بیچ میں نہیں آنے دنگی۔آپ نے تو انتخاب کر لیا نہ اپنا۔آپ جائیں جا کر اسے console کریں۔"

"جب تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا تو کیوں یہ سب تماشے؟ تم کیوں کی؟ تمہاری پروبلم مجھ سے ہے نہ مجھے بتاؤ میں صحیح کرونگا۔ مگر تم اس سے کیوں جا کر بتائی؟"

اس وقت وہ خود کو بیچارہ تصور کر رہا تھا جو صرف خود کو مارنے اور بال نوچنے کے سوائے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"آپ نے آج بتا دیا کہ آپ کس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔" وہ آنسو ضبط کرتی تمسخر بھرے لہجے میں بولی۔

"آپ ایسا کریں گے تو میں سچ میں مر جاؤں گی ارشم مت دیں مجھے اتنی اذیتیں۔ آپ جا کر اسی کے ساتھ رہیں۔" وہ کمزور پڑ گئی سارا بھرم ٹوٹ گیا۔

"اتنی ہمت نہیں ہے میرے اندر کہ میں تمہارا مرا ہوا چہرہ دیکھوں، اور نہ ہی اللہ ایسا کریں کہ میں اپنی بیبو کا مرا ہوا چہرہ دیکھوں۔ اس سے پہلے میں چلا جاؤنگا۔" وہ اس کے لہجے پر تڑپ سا گیا۔

"یار بیبی یار تم میچیور رہو، تم سمجھتی تھی۔ تم یار عائشہ تم کیوں ں ں کر دی ایسا، میں کیسے ہینڈل کرونگا؟" اس کا لہجہ جھنجھلایا ہوا تھا مگر وہ ضبط سے کام لے رہا تھا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ تانیہ کو ابھی مت بتانا۔۔۔ یار۔ عائشہ۔۔۔ میں کیا کروں یار میں کیا کروں؟"

"نہیں ہوں میں میچیور اور نہ ہی مجھے بننا ہے۔" when I said I'm

"psycho for my things I" mean it

www.novelsclubb.com

"you're not psycho, you're kindhearted with alots of emotions۔"

"اسکو سائکو تھوڑی نہ کہتے ہیں تم بھی بیبو۔" کہتے ہوئے وہ اس پر ہنسا تھا۔

"تمھیں نہیں یقین نہیں ہے نہ میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا یہ دیکھو۔" کہتے ہوئے اس نے تانیہ کے انباکس کا اسکرین شاٹ لیا تھا جہاں پر اس نے اسے بتایا کہ اسے عائشہ اچھی لگتی ہے اور وہ اس سے دھوکے بازی کی معافی بھی مانگی رہا تھا۔

"میں عائشہ کے ساتھ رہتا ہوں تو ایسا لگتا ہے ابھی میں نے زندگی جینی شروع کی ہے۔ جب اس کو گلے لگاتا ہوں تو ایسا لگتا سارے جہاں کا سکون میرے سینے میں اُتر آیا ہے۔ میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتا تانیہ پر اب ایسا ہو گیا ہے اس کے لیے آئی ایم سوری۔" مگر ایک سوری سے تانیہ نے بات نہیں ختم کی تھی۔

تانیہ نے ارشم کی امی کو فون کر دیا تھا ساتھ ہی اسے بھی کانفرنس میں لے لیا اُسکی جان حلق میں آگئی تھی۔ ارشم کی امی سے اُسے اس انداز میں نہیں ملنا تھا۔ آج اُسکی رہی سہی عزت بھی جانے کو تھی۔

"ہیلو؟" امی کی غنودگی بھری آواز گونجی۔

"امی ان سے پوچھیے انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"تانیہ نے روتے ہوئے کہا تھا۔جب کہ وہ اٹھ کر جنت کے پاس گئی اس صورتحال کو اب بس وہی سمبھال سکتی تھی۔

"کیا ہو گیا؟اور یہ کیا طریقہ ہے آدھی رات کو کسی کو فون کر کے اٹھا دینا۔"امی نے اسے ڈانٹ ہی دیا۔

"آپ ارشم سے پوچھیے وہ مجھے اتنے دنوں سے دھوکہ دے رہے ہیں اور یہ کسی لڑکی کے ساتھ ہیں۔بولو تم؟بولتی کیوں نہیں اب؟"تانیہ اسے چپ دیکھ چمک کر بولی۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔مجھے بیکار کے جھگڑے کے مت گھسیٹیں آپ لوگ۔"وہ کنی کترا کر بھاگنے کو تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بتاؤ امی کو،کیسے تم نے ارشم کو پھانسا ہے اور کب سے تم اس کے ساتھ ہو یہ جانتے ہوئے بھی اس کی ایک گرل فرینڈ ہے۔"

"اچھا تو تم سے شادی کریگا۔" وہ غصے سے پھنکاری۔ جنت نے موبائل اس کے ہاتھ سے لیا۔

"یہ بات تم ارشم سے جا کر کیوں نہیں پوچھتی کہ کیوں وہ عائشہ سے بات کرتا ہے یا ملتا ہے۔" جنت نے صاف و دوٹوک لہجے میں بات شروع کی۔

"آپ جو بھی ہیں بیچ میں نہ بولیں۔" تانیہ نے بدتمیزی سے جواب دیا۔

"کیوں آپ آدھی رات کو ارشم کی امی کو فون کر سکتی ہیں اور میں بیچ میں نہ بولوں؟ جب یہ میٹر تمہارا ارشم اور عائشہ کے بیچ کا ہے تو تم نے کیوں انہیں بیچ میں انوولے کیا؟"

"تاکہ انہیں بھی پتہ چلے کہ انکا بیٹا کیا کیا کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

بتاؤ تم انہیں اب تم نے ارشم سے کیوں بات کی جب تمہیں اس کے بارے میں سب پتہ تھا۔"

"کیونکہ ارشم نے مجھ سے بات کی۔وہ مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتا تھا میں نے جب منع کیا تو مرنے کی دھمکی دیتا تھا۔"

"اِدھر آؤ ارشم۔"اُسکی امی کی آواز گونجی۔"تم نے عائشہ سے بات کی تھی؟"

"نہیں پہل عائشہ کی طرف سے ہوئی تھی۔"امی کے سامنے وہ بھیگی بلی بن گیا تھا۔

جنت نے تنبیہہ نظروں سے اُسے گھورا کہ لو دیکھ لو لڑکوں کی اصلیت۔

"عائشہ جب آپ کو پتہ تھا کہ ارشم پہلے سے کسی اور کے ساتھ ہے پھر کیوں آپ نے بات کی؟"امی نے اُسے مخاطب کیا۔

"ٹھیک ہے آنٹی میں مانتی ہوں میری غلطی ہے مگر ارشم نے مجھ سے وعدے کیے، محبت جتائی یہاں تک کہ یہ بھی کہا کہ تانیہ غیر مسلم ہے امی اس کے لیے کبھی نہیں مانینگی۔"وہ ایک ہی بات پر ڈٹی رہی۔

"اور آپ نے اسکی بات پر یقین کر لیا۔یہ جانے بنا کہ وہ کیسا ہے۔یہ تو میں جانتی ہوں وہ آج ایک لڑکی سے بات کر رہا ہے کل دوسری لڑکی سے کریگا اور پرسوں

تیسری سے۔ حیرت ہے تم اتنے عرصے سے اُسے جان نہیں پائی اور یہ سب چھوڑو میں اسکی ماں ہوں میں اسکی عادات واطوار اچھی طرح سے جانتی اور جب آپ کو یہ سب پتہ چلیگا تو آپ خود ہی اسے چھوڑ دینگی۔"

"نہیں آنٹی شاید آپ نے ارشم میں آئے بدلاؤ نہیں دیکھے ہیں؟" وہ گڑبڑا کر گویا ہوئی۔

"ویسے اس نے یہ بات تو صحیح کہی کہ امی تانیہ کی اور اس کی شادی نہیں ہو سکتی جب تک وہ اسلام نہ قبول کر لے۔" جنت نے اُس کی طرفداری میں کہا مگر تانیہ کو آگ سی لگ گئی۔

"واہ! کیا بات کہی آپ نے۔" تانیہ نے غالباً تالیاں بجائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آنٹی آپ میری بات سنیں آئی تھینک آپ کو ان لوگوں کے بیچ کے ہی نہیں پڑنا چاہیے۔" جنت نے اسکی امی سے کہا۔

"میں تو آرام سے سو رہی تھی۔اچانک سے مجھے فون کر کے اٹھا کر یہ دونوں بلیوں کی طرح لڑ رہی ہیں۔میں بھی حیران ہو گئی کہ کیا ہو گیا۔"

"اصل میں ابھی ذمے داریاں نہیں آئیں تو عشق محبت یہ ساری چیزیں ان کے لیے تفریح کا سامان ہے۔ابھی ماں باپ خرچ اٹھاتے ہیں خود مشکلیں تکلیفیں سہتے ہے اور بچے محبت کے پیچھے وقت گزاری کر کے سارا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔جس دن اصلی زندگی میں آئینگے تب احساس ہو گا کہ اصلی زندگی کیا ہوتی ہے اور میری سمجھ میں نہیں آتا یہ لوگ ارشم سے جوابدہ ہونے کی بجائے کیوں آپ سے سوال جواب کر رہی ہیں اور آپس میں لڑ رہی ہیں۔اصل میں انہیں تو ارشم سے سوال پوچھنا چاہیے یا خود سے کہ کیسے آخر کوئی کسی کے کیے وقت گزاری کا سامان بن سکتا ہے۔اپنی عزت اپنا وقار سب بھول کر کیسے اس انسان کے پیچھے لڑ مر رہیں ہیں جو دونوں کو بیک وقت دھوکہ دے رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"دِل تو ایک زمین کی طرح ہے جیسے کسی کو زمین چاہیے تو وہ پہلے لکھا پڑھی کرتا ہے اپنے نام کرتا ہے پھر اس میں بیج بوتا ہے تب جا کر ہی فصل کا مزا لیتا ہے یہاں تو یہ دونوں ہی بنا کسی لکھا پڑھی کے اپنا دل ایسے انسان کے ہاتھ میں دے دیا ہے جو ان کے دل کی زمین کو بنجر بنا رہا ہے۔"

"واہ آپ بہت اچھا لیکچر دیتی ہیں۔یہی بات آپ اس بے شرم لڑکی کو سمجھائیں جس نے نہ جانے کیسی کیسی ادائیں دکھا کر میرے بوائے فرینڈ کو پھانس رکھا ہے۔"

"تانیہ تم زیادہ بول رہی ہو۔رکھ فون۔" تیز لہجے میں بولتے ہوئے اس نے تانیہ کا فون کٹ کیا۔

"آنٹی آئی ایم سوری میرا ایسا کوئی مقصد نہیں تھا۔مجھے ارشم نے ایسا ایسا وعدہ کیا کہ میں خود اس کے دام میں آ کر پھنس گئی۔"

"نہیں میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہی ہوں۔اگر مجھے تانیہ پسند آئی تو میں اسکے ساتھ ارشم کی شادی کرونگی اگر عائشہ پسند آئی تو عائشہ کے ساتھ اور اگر ارشم اپنی مرضی

کرنگے تو گھر کے دروازے کھلے ہیں وہ چاہے جہاں مرضی کرے جا سکتے ہیں۔"امی نے دوٹوک کہہ کر بات ختم کر دی اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

****

صبح ہمیشہ کی طرح اچھی ہی تھی۔اس نے روزمرہ کی طرف چپس اور انڈے سے اپنا پیٹ بھرا اور تیار ہو کر یونیورسٹی چل دی۔

www.novelsclubb.com

وہ پہلے سے ہی باہر کھڑا تھا۔وائٹ شرٹ پر لائٹ کریم کلر کی پینٹ اور پاؤں میں اسنیکرز ڈالے وہ کافی جاذب نظر آ رہا تھا۔

"تم سے بات کرنی ہے۔" اس نے کار کا دروازہ کھولا۔ وہ چپ چاپ کر کے بیٹھ گئی جب کہ وہ واپس گھوم کر بیٹھتے ہوئے اب ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکا تھا۔ کار میں ٹوں ٹوں کر کے آواز گونجنے لگی تو وہ جھنجھلا گئی۔ ایک تو جب وہ زیادہ بولتی تھی ارشم کہتا کہ "تمہاری آواز بلکل سیٹ بیلٹ کی آواز کی طرح irritating ہے" اور ابھی سچ میں وہ چڑ سی گئی۔ اسے ارشم کے ساتھ کا کوئی لمحہ نہیں یاد کرنا تھا۔

"سیٹ بیلٹ لگالو۔" اس نے روڈ پر نظریں جمائے ترشی سے کہا۔ وہ ہنوز ویسے ہی بیٹھے ہی رہی۔

"کیا کہہ رہا ہوں سمجھ میں نہیں آرہا ہے؟" گاڑی جھٹکے سے روکتے وہ اسکی طرف مڑا تھا اور ہاتھ بڑھا کر سیٹ بیلٹ کھینچتے ہوئے لاک کرنے لگا۔ وہ اس کے بہت قریب جھکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کے احساس میں روانی آگئی تھی مگر اس نے کوئی رد عمل نہیں ظاہر کیا۔

"بس ایک لڑکی سے بات کرنے کہ اتنی بڑی سزا دی ہے مجھے تم نے، مجھے میری ماں کی نظروں میں گرا دیا۔اوپر سے تانیہ نے امی سے میرے اور اسکے فزیکل ریلیشن کے بارے میں بتا دیا اور کہا کہ جب یہ میرے ساتھ فزیکل ہو سکتے ہیں تو پھر اس لڑکی کے ساتھ بھی۔"

"امی کو اس کی اس بات پر بہت غصہ آیا تھا کہ کس قدر بے شرمی اور ڈھٹائی سے وہ سب بتا رہی تھی۔یقین جانو کیسے کیسے میں نے انہیں منایا کہ میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا ہے مگر وہ میری بات سننے کو تیار نہیں تھیں، کہہ رہی تھیں میری تربیت میں کہاں کمی رہ گئی جو میں ایک ساتھ دو دو لڑکیوں کے دل سے کھیل رہا ہوں۔امی مجھے گھر سے نکالنے تک کو تیار ہو گئیں تھیں۔"

www.novelsclubb.com

"اور جو آپ میری نظروں میں گرے ہیں اس کا کیا؟اور سب میں کیا اپنی چہیتی کا نام مت لینا اس نے فون کیا تھا آپ کی امی کو۔" وہ بپھر اٹھی۔

"تم بھی کم نہیں ٹاکسک ہو۔"

"آپ خود کیا ہیں وہ دیکھیے۔ جس کے خود کے خیال آزاد نہیں ہیں، آپ سے بڑا پینترے باز انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔"

"عائشہ میں کیسے اس کا دل توڑوں؟ اگر اس کے ساتھ رہتا ہوں تو تمہارا دل توڑ رہا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کیا کروں؟"

"نہیں آپ تو مسٹر پرفیکٹ ہیں۔ خود ہزار لڑکیوں سے منہ مرواتے ہیں ایسے انسان کو میں کیا کہوں۔ اور یہ سب سوچ کر اب واقعی میرا دل آپ کے ساتھ رہنے کو گوارہ نہیں کرتا۔"

"بارش ہونے کو ہے، جانا ہے یونی؟ یا یہیں سے گھما لیں؟" اس نے روڈ پر نظریں جمائے بات بدلنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں جانا ہے مجھے آپ کے ساتھ، ایک اور برسات یادگار نہیں بنانی۔" وہ تلخ ہو اٹھی۔ وہ جتنا اسے نہیں سوچنا چاہتی وہ اُتنا ہی اسے اپنا عادی بنا رہا تھا۔ وہ کسی بھی صورت میں اسے جانے نہیں دے رہا تھا۔

اسے پچھلے ہفتے کا قصہ یاد آیا۔ موسم اچھا تھا تو وہ اسکوٹی لیکر آیا تھا اور روڈ پر ہی اُسے کھڑا کر کے وہ دونوں کھانے چلے گئے اور ہنستے مسکراتے واپس آئے تو اتنی ساری بائک اور اسکوٹیوں کے درمیان اسے اپنی اسکوٹی نہیں نظر آئی تھی۔ اُسکے چہرے کا رنگ اُڑ گیا تھا۔ ڈھلتی رات کو وہ کیسے اسے واپس چھوڑتا اور کیسے واپس اپنے گھر جاتا۔ جب کہ وہ اُسکے چہرے کو ہی دیکھ کر بے تحاشہ ہنسے جا رہی تھی۔

"ہنسو مت تم واپس جاؤ اپنے، میں اسکوٹی لیکر آتا ہوں۔ پولیس والوں کا کام ہو گا۔"

"میں اکیلے نہیں جاؤنگی اور بارش دیکھ رہے ہو۔ راستے میں میرے ساتھ کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔"

"استغفر اللہ۔" وہ بیختیار بولا۔ "چلو آٹو سے چلتے ہیں۔" ایک تو بارش میں کوئی آٹو والا اس سائڈ جانے کو تیار نہیں تھا اور اسکے انتظار میں روڈ پر کھڑے وہ دونوں تقریباً بھیگ چکے تھے۔ ہاتھوں میں بارش کی بوندیں پکڑتی اُسکی طرف اچھالتے وہ کافی خوش اور مطمئن نظر آ رہی تھی۔ بے فکری اُسکے انگ انگ سے جھلک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کھوئی کھوئی سی بوندوں کو ٹپاٹپ شیشے پر گرتے، پھسلتے دیکھ رہی تھی۔

"وہ پہلی بارش تھی جسے میں نے تمہارے ساتھ انجوائے کیا تھا۔" فرنٹ ونڈو پر بیٹھی وہ بارش کی گرتی بوندوں کو دیکھتے گم تھی اور اس کے اس تسلسل کو ارشم نے اپنی آواز سے توڑا۔

"مجھے بارش میں گھر کے اندر رہنا پسند ہے مگر آج بھی وہ بارش میرے ذہن میں چپک سی گئی جب ہم دونوں ساتھ تھے۔ خوش باش تھے۔ تم کیوں ہمارے ساتھ ایسا کر رہی ہو؟ میری مجبوری کو سمجھو۔"

"کیونکہ آپ کے ساتھ رہی تو اپنا آپ کھو دونگی۔" وہ دھیرے سے بولتی برستی بارش میں اُتر گئی۔ ارشم کی آنکھوں میں یکایک آنسو آکر جمع ہوئے تھے۔ اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے؟ کیسے سب صحیح کرے؟ اس نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔ بھاگتے ہوئے وہ شیڈ کے نیچے اب آٹو کے انتظار میں کھڑی تھی۔ نظریں اِدھر اُدھر پھرائے وہ بے نیاز نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی مگر دل خون

کے آنسو رو رہا تھا۔ جس انسان کی خوشبو سانسوں میں بسائی تھی، جس کا نام لیتے ہی چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ آجاتی تھی، جس کے لیے ہر چیز سے دستبردار ہو گئی، جسکے سینے میں گھس کر وہ اپنے دل کا حال سارا دکھ درد بانٹتی تھی۔ آج کیسے اسے نظر انداز کر کے انجان بننا پڑ رہا تھا۔ وہ ایک خالی رکشے میں بیٹھ گئی جب کہ وہ وہیں بیٹھا اسے جاتے دیکھ آنکھوں میں آنسو لیے احساسات کی جنگ لڑ رہا تھا۔

وہ کمزور تھا، بہت کمزور نہ اپنی محبت کے لئے لڑ پا رہا تھا، اسے کھونے سے بچا پا رہا تھا، نہ ہی اس سے دور ہو پا رہا تھا۔

سنا تھا مرد نہیں روتے ہیں مگر وہ اسٹیئرنگ وہیل پر سر ٹکائے اب کھل کر رو رہا تھا۔

دل عائشہ کے لئے دھمک رہا مگر پھر تانیہ کے احساس غالب آجاتے۔

www.novelsclubb.com

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے، کوئی راہ نہیں دکھ رہی تھی۔ اس نے آنکھوں کے راستے دل کا درد بہنے دیا۔

وہ جب سے زندگی میں آئی تھی اس نے ہر طرح کا نشہ ترک کر دیا، اس کے لئے نہیں صرف اس کے کہنے پر کہ یہ اللہ کے نزدیک بہت ہی زیادہ بری چیز ہے۔

اس سے مِلا تو پنج وقتہ نمازی تو نہیں مگر اب ہاتھ دعاء میں اٹھنے لگے کہ اللہ عائشہ کو ہی اسکا ہمسفر بنائے۔

پہلے زندگی کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کسی نے اس طریقے سے بتایا نہیں۔ وہ نشے کا اتنا بھی عادی نہیں تھا مگر کرتا تھا۔ وہ جوئے کا بھی اتنا عادی نہیں تھا مگر جب بھی کرکٹ یا فٹبال میچ آتا تو آنلائن ایپس کے ذریعے وہ بیٹنگ کرتا تھا۔ اس وقت زندگی حسین لگتی تھی،، بیفکری سے سونا، اٹھنا، اور یہ سب کرنا مگر عائشہ کے آتے ہی اسے لگا کہ اب اسے خود کو بدلنا پڑے گا کیونکہ وہ اب صاف ستھری زندگی جینا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ عائشہ کو بتانا چاہتا تھا کہ جب وہ اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھتا یا اُسکی کھلکھلاتی ہنسی، اُسکا بے نیاز سا لہجہ، وہ اس سے ذرا بھی نہیں دبتی تھی، وہ اُسے کبھی

کبھی زیر کرنا چاہتا مگر جب وہ شیرنی کی طرح غرّاتی تو وہ خود ہی زیر ہو جاتا تھا۔اسے پا کر اُسکی تلاش مکمل ہو گئی تھی،اگر وہ کہتا کہ عائشہ ارشم کے دل پر راج کرتی ہے وہ اسکی کوئین ہے تو اس میں کوئی شک نہ تھا۔

وہ اس سے جھگڑا کرتی تو وہ ڈبل جھگڑا کرتا مگر دونوں نے لڑ مر کر ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہنا تھا۔اس نے اِس رشتے کو برقرار رکھنے حتٰی الامکان کوشش کی تھی اور آگے بھی کرنی تھی

اور یہ کہ اپنی ذات کی بے اعتباری ختم کرنی تھی اور یہ کہ اس کے دل میں عائشہ کی جگہ کبھی کم نہیں ہو گی۔

www.novelsclubb.com

******

ہیومن ریسورسز مینجمنٹ کی کلاس لیتے ہوئے اُسکی تمام تر توجہ پڑھائی پر ہی تھی۔یہ سب کرنے سے پہلے وہ اپنا مقصد بھول گئی مگر آج یاد آیا کہ اپنے لئے بہت کچھ کرنے کا خواب دیکھا تھا جسے اسے ہی پورا کرنا تھا۔

ارشم اس کے پیچھے نہیں آیا غالباً وہ آج کلاس نہیں لینے والا تھا جب کہ اصمد اُس سے پچھلی سیٹ پر موجود نوٹس بنانے میں مصروف تھا۔آج کل وہ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو گیا تھا۔اسے چھوڑ حتیٰ کہ وہ کسی سے بھی بات نہیں کرتا تھا۔اس کو دیکھ اسے اپنا وہ دوست یاد آنے لگا جسے ہر مصیبت میں آواز دی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ چاہنے کی آس کے اسے کہاں سے کہاں لا پٹکا تھا جہاں وہ زمین پر گرتے پاش پاش ہو کر بکھر گئی تھی جو سمیٹنے نہ سمٹتی۔

کلاسز لینے کے بعد سر زاہد جا چکے تھے اور باقی اسٹوڈنٹ جیسے قید خانے سے چھوٹے قیدی کی طرح تھے جو اب بھانت بھانت کہ بولیاں لگا رہے تھے کہ کانوں میں پڑتا شور سنائی نہیں دیتا۔

موٹی سی کتاب کو بند کر بینچ کی دراز میں رکھا اور اپنے پیپرز اور نوٹس سمیٹ کر بیگ میں ڈالتی وہ اٹھ کر آ کر اصمد کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا؟" اس نے اپنی براؤن آنکھیں اٹھا کر دیکھا جہاں اس کے لیے اپنائیت کی کوئی رمق نہ تھی۔

"کیا اب میں تمہیں اتنی بری لگنے لگی کہ تمہیں مجھ سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہے۔ بیٹھو۔" اس نے کھسک کر اس کے لئے جگہ بنائی۔

"تمہیں اب تک تو پتہ چل گیا ہو گا کل رات کیا ہوا تھا۔" وہ اسکی بنائی جگہ پر بیٹھتے بولی۔

"تھوڑا تھوڑا۔اِسلئے میں تمہیں ان سب سے دور رکھنا چاہ رہا تھا اگر کوئی مسئلہ ہو گیا تو میں بھی تمہیں نہیں بچا پاونگا۔ایک تو وہ غیر مسلم ہے اوپر سے پاگل سی ہے۔اگر اس نے کوئی الٹی سیدھی حرکت کر دی تو لینے کے دینے پڑ جائنگے۔میں تو تمہارے گھر والوں کو بتا دونگا کہ میں نے تو منع کیا تھا مگر تمہارے دماغ پر عاشقی کا بھوت سوار ہے اور اگر کچھ ہوا تو میرے پاس مت آنا۔"

"ایسے تو مت بولو۔"وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔

"تم یہاں پڑھنے آئی ہو سو وہی کرو۔اس سے دور رہو وہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے۔"

"اب کیا کروں؟مجھے سمجھ میں نہیں آتا ایسا کیا کروں جو اس احساس سے آزاد ہوں جاؤں؟"آنسو ٹپ ٹپ کر کے گرے تھے۔

"اٹھو یہاں سے باہر چل کر بات کرتے ہیں۔"وہ سین نہیں کریٹ کرنا چاہتا اسلئے اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اگر تھوڑا سا اندازہ ہوتا کہ تم اس حد تک آگے بڑھ جاؤ گی میں قسم سے تمہیں اس سے بات بھی نہیں کرنے دیتا۔ میرا دوست ہے میں جانتا ہوں اسے۔ بس تمہیں پانے کے لئے وہ اتنے جتن کر رہا ہے۔"

"پایا تو نہیں ہے نہ۔ اگر اسے یہی سب کرنا رہتا تو کتنے موقعے ملے وہ اُسکا فائدہ اٹھا سکتا تھا۔" وہ اس اس بات پر اتفاق نہیں کر سکتی کہ وہ صرف اسے پانے کے لئے اتنے جتن کر رہا تھا۔

وہ بندہ جسے نماز صحیح سے نہیں پڑھنی آتی تھی۔ وہ اس سے پوچھ پوچھ کر یا انٹرنیٹ کی مدد سے صحیح نماز پڑھنے کی کوشش کرتا تھا کہ اگر میری نماز صحیح ہو گی تو اللہ تعالیٰ میری دعائیں بھی جلدی قبول کریگا۔ اس نے کہا کہ تہجّد کی نماز پڑھنے والے اللہ کے خاص ہوتے ہیں۔ اس نے ان دونوں کے لئے تہجّد کی نماز پڑھنا شروع کر دیا۔

وہ کیسے مان لے کہ ارشم ایسا سوچ بھی سکتا تھا کبھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے سب اُسکا ڈراما ہے تم سے بہتر جانتا ہوں میں اسے۔ عائشہ یقین مانو تم اسے دثرو نہیں کرتی۔" اس کی سوالیہ نظریں اس پر جمی تھیں مانو پوچھ رہی ہو کہ "میں اب کیا دثرو کرتی ہوں؟"

"میں اپنے لئے نہیں کہہ رہا۔" وہ گڑبڑایا۔ "میں بھی تمہیں نہیں دثرو کرتا۔ تم بہت شفاف ہو عائشہ۔ تمہارا دل بہت اچھا ہے کیوں اسے تم اسے کھیلنے دے رہی ہو؟"

"میں اب کیسے اس سے الگ ہو جاؤں؟" بولتے ہوئے اُسکا لہجہ کپکپایا مانو وہ خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنے دل کے ٹکڑے کر رہی ہو ہاتھوں کے ساتھ آنکھیں بھی خون رنگ کی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"رولو جتنا رونا ہے مگر تم خدا کے واسطے اس سے دور رہو۔ میں تمہاری بہتری کے لئے کہہ رہا ہوں۔ جو بھی ہوا اسے بھول جاؤ ایک غلطی سمجھ کر۔ اگر اتنی ہی اسے تم سے محبت رہتی تو وہ تمہارے حق میں بولتا نہ کہ چپ رہتا۔ تمہیں کیوں نظر نہیں

آرہا ہے یہ سب ؟اور اُن سب باتوں کو لیکر خود کو الزام دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کمی تم میں نہیں اس میں ہے سمجھی اب رونا بند کرو۔"اس نے آگے بڑھ کر اس کے آنسو پوچھے اور اسکے بالوں کو سہلایا تھا۔وہ روانی سے کھل کر رو دی آنسوؤں کا بہہ جانا ہی اچھا تھا۔

****

ہاسٹل واپس آکر اس نے ایک لمبا شاور لیا۔شام کا وقت تھا مگر لڑکیاں پھر بھی نہانے کے لئے چکر پر چکر لگا رہیں تھی وہ بھی ڈھیٹ تھی کہ نہیں نکلی۔بارش کی وجہ سے پانی ٹھنڈا آرہا تھا نہا کر وہ کافی پر سکون ہو گئی تھی۔

کاسنی رنگ کا چھوٹا سا گھٹنوں تک آتا فراک اور بلیک جینز پہنے وہ دیکھنے میں کافی فریش سی لگ رہی تھی مگر اندر کا حال وہی جانتی تھی۔آدھی رات ہو چکی تھی ارشم

نے پلٹ کر حال تک نہ پوچھا تھا اور پوچھتا بھی کیسے اس نے ہی تو منع کیا تھا کروٹیں بدلتے بدلتے نیند نہ آئی البتہ بخار نے سر ابھارنا شروع کر دیا۔ وہ ساری رات بے خوابی کا شکار رہی تہجد کا وقت ہوتے ہی وہ وضو بنا کر جائے نماز پر بیٹھ گئی۔

راستے کہیں نہ لے جا کر پھر اسے اُسکے رب تک لے آئے تھے۔ اتنے مہینے بعد اُس نے شدت سے رو رو کر دعا کی۔

اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی مگر نہیں اگر وہ اُسے چاہتا تو اب تک رابطہ کر لیتا۔

اسے اعلیٰ مقام پر دیکھنے، اسے زندہ دیکھنے کی، اُسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی۔ اُس کی آواز میں بے قراری تھی بے بسی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔

www.novelsclubb.com

اُسے یہی گمان تھا کہ وہ اُسے کتنا بھی منع کریگی دھتکارے گی وہ خود ہی اُس کے لئے روئے گا تڑپے گا اسے منائے گا مگر اس کی طرف سے مکمل خاموشی تھی۔

وہ بھی سجدے میں یوں ہی بیٹھی رہی کہ اللہ اس کی آہ وزاریاں سن کر شاید اُسے وہ سکون دے دے جسکی وہ تمنّا کر رہی تھی۔

****

اس کے اندر غم وغصے کا طوفان برپا تھا۔اصمد نے اسے فون کر کے اس وارن کیا تھا اب سے وہ عائشہ سے کوئی رابطہ نہیں کریگا اور اگر عائشہ نے کیا تو اُسکا فون نہیں اٹھانا ہے۔اس کو کافی طیش آیا مگر وہ خود کو کنٹرول کرنا سیکھ گیا تھا۔

دِل عائشہ کی طرف ھمک رہا تھا مگر اسکی خواہش کا احترام بھی تھا۔

اُس رات اس نے پورے خشوع و خضوع سے وضو بنایا اور مصلہ بچھا کر بیٹھ گیا۔

عائشہ نے کہا تھا جب کوئی راہ نہیں نظر آئیگی میں آپ سے دور آپ مجھ سے دور تو اللہ سے رابطہ کرنا اور پورے دل سے دُعا مانگنا شاید وہ ہم دونوں میں کسی کی سن لے اور ہمیں ملادے۔

بہت چل لیا تھا غلط رستے پر اب صحیح راستے پر چلنا تھا۔اُس رات اس نے اللہ سے رو رو کر دعا مانگی۔اسے پہلی بار احساس ہوا اس نے کتنے گناہ کئے کتنے غلط کام کئے مگر اللہ نے آج اسے سجدے کی توفیق دی تھی۔اس نے ان تمام احکامات کی خلاف ورزی کی، شراب نوشی کی، جوا کھیلا، ہمیشہ غلط رستے پر رہا مگر آج اُسے اللہ کی سلطنت میں جگہ مل گئی تھی اسے اور کیا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ آخر وہ پہلے کیوں نہیں اس لذت سے مانوس ہوا جو اسے اللہ کی اطاعت و بندگی کے بعد ملی تھی۔

اس نے طے کر لیا کہ اب اسے زندگی کیسے گزارنی تھی۔اب اسے یقین تھا کہ اللہ اس کی دعا قبول کریگا۔وہ اُسے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا۔اسے یقین تھا کہ عائشہ اس سے رابطہ ضرور کریگی۔

اس نے جھولی بھر بھر کر دعائیں کی۔

اصمد کہتا تھا وہ خود کو الزام نہ دے واقعی وہ خود کو الزام دینا بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا وہ اس دنیا میں اتنے لوگوں سے ملی اور جس جس نے اس سے محبت کا دعویٰ کیا اس نے منع کیا مگر آخر میں اسے اتنے لوگوں میں ارشم ملا اور اتنا سفر کرنے کے بعد ایک دوسرے کو جانتے ہوئے بھی انجان بننا اور پھر اس سے محبت کا اظہار کرنا یہ سب قسمت سے ارشم کے ہی ساتھ لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ لاحاصل نہیں تھا۔وہ اُس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔وہ کچھ غیر متزلزل تھا مگر اس سے اُسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ وہ ہر خانے میں مکمل ہوتا تھا، اسے مکمل کرتا تھا۔

اگر وہ اور ارشم ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا انتخاب کرتے تو آج شاید وہ ساتھ ہوتے۔

ارشم نے ہی کہا تھا وہ ایک ساتھ دو ناؤں پر سوار ہو کر آگے نہیں بڑھ سکتی ہے وہ اُسے کسی بھی منزل تک پہنچا ینگے بلکہ وہ وہیں گول گول اس دائرے میں گھومتی رہیگی۔اُسے ایک کشتی سے اترنا ہی تھا مگر آج وہ کہاں تھی؟

اسے یقین تھا کہ اُس کا مقصد اپنا راستہ خود تلاش کرنا ہے۔

اسے صرف یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ کس کشتی میں تھی۔

اس کا دل و دماغ ہر حصہ اس شخص کے لیے چیختا تھا جس کے ساتھ وہ رہنا چاہتی تھی، جس سے اسکی روح جڑی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اصمد یا کوئی دوسرا تیسرا شخص یہ تعین نہیں کرتا کہ انہیں اب ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہنا ہے یا ایک دوسرے سے رابطہ نہیں کرنا ہے۔

کچھ غلط ہوا عائشہ نے کیا، ارشم نے کیا یہ معنی نہیں رکھتا۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ ہم رہنا چاہتے ہیں، تو تقدیر ایسا نہیں کرے گی کہ اچانک سے کوئی جادو کی چھڑی گھما کر ملا دے یہ تو اس پر اور ارشم پر منحصر ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا ایک دوسرے سے جدا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آخری قسط جلد ہی۔۔۔۔۔

آخری قسط

www.novelsclubb.com

فون کی بیل پر وہ بیتاب ہو کر آگے بڑھا تھا۔karicim benimکا نام موبائل کی اسکرین پر دیکھ اُسکا دل بے ترتیب ہوا۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ عائشہ اسے کال کر رہی ہے۔

"کیسی ہو؟" بھاری آواز بولتے ہوئے وہ اپنے اِرد گرد کی چیزوں سے بے نیاز ہوا۔

"بہت تیز فیور ہے اور اوپر سے جنت لائٹ آن کر کے پڑھائی کر رہی ہے بہت تیز غصہ آرہا ہے۔" اس نے ننھے بچوں کی طرح اس سے شکایت کی۔ اُسکی آواز سنتے ہی اُنکے اندر سکون سا اتر آیا تھا۔

"ارشم آئی مس یو سو مچ۔" روندھی آواز میں کہتی وہ رو پڑی۔

"میرا حال پوچھو، میں نے کیسے کیسے خود کو روکا ہوا تھا۔ یہ لمحے میرے اوپر عذاب سے ہو گئے تھے۔"

"پتہ نہیں کیوں بس رونے کا من کر رہا تھا اور آپکو گلے لگانے کا۔ میں اب آپ سے الگ ہو کر نہیں رہ سکتی۔ مجھے گھر جانا ہے۔" بھاری لہجے میں بولتی وہ پھر سے رو دی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز عائشہ مت رو۔ میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا اور میں کہاں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔"

"مگر میری منفی سوچیں مجھے چین نہیں لینے دیتی۔یہی سوچ سوچ کر مجھے اتنا تیز بخار چڑھ گیا۔مجھے بیمار ہونا نہیں پسند ہے۔ایسا لگ رہا ہے میں کوئی بیکار چیز ہو گئی ہوں۔مجھ سے اٹھا بھی نہیں جا رہا ہے۔"

"بیبو۔میں تمہارے پاس ہی ہوں۔مجھے سنو مجھے محسوس کرو۔مجھے لگا تھا تم مجھے چھوڑ دو گی کیونکہ تم نے جو کہا تھا میں نے تمہارے ایک ایک لفظ پر بھروسہ کر لیا تھا۔یقین مانو ہم نے جو پل ساتھ بتائیں وہ میرے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔"

"مجھے بھی کون سا آپ سے الگ ہونا ہے بس آپ اپنی حرکتیں سدھار لیں۔مجھے شراکت داری نہیں برداشت ہے۔ٹھیک ہے مان لیں اگر ہم لوگ الگ بھی ہوتے ہیں۔اللہ نہ کرے کبھی ہوں۔ایسے نہیں ہونگے یوں جھگڑا کر کے نفرتیں پال کر۔کیونکہ میرے دِل میں آپ کے لئے اتنا پیار ہے اس میں "میں "آپ کے لئے نفرت کہاں سے لاؤں گی۔"اس کا لہجہ اس کی محبت کی دلیل دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کبھی کبھی لگتا ہے میں آپ کو اللہ کے لئے چھوڑ دوں مگر میرا نفس نہیں مانتا۔ میں کچھ کچھ چیزوں کے لئے بہت جلد باز ہوں۔ یہ ڈر لگنے لگا کہ اگر الگ ہو گئے تو کہیں قسمت ہمیں نہ ملائے۔ پھر میں کیا کرو نگی؟" وہ بے بس سی لگ رہی تھی۔

"ہم نہیں الگ ہونگے تم زیادہ نہ سوچو اور چپ چاپ کر کے سو جاؤ۔ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔" وہ اس کے لیے فکر مند ہوا۔

"نہیں ارشم ایسے بھی اگر کسی بھی صورت حال میں الگ تو ہونگے یا مجھے موت آ گئی۔" وہ اپنی بات مکمل کر رہی تھی مگر اس کا دماغ اُلٹ گیا۔ اس نے عائشہ سے بارہا کہا کہ اس سے اس قسم کی کوئی فالتو بات نہ کیا کرے اس کا دماغ گھوم جاتا ہے مگر وہ ہمیشہ اپنی ہی کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شٹ اپ۔ زیادہ بول رہی ہو تم ابھی میں فون رکھ دوں گا۔" وہ یک لخت چلا اٹھا۔

"نہیں سچ میں اگر موت آئے تو پہلے مجھے آئے کیونکہ میں آپ سے الگ نہیں سکتی اور اگر ہو بھی گئی تو آپ سے بچھڑ کر زندہ نہیں رہ پاؤں گی تو پہلے میں اس دنیا سے جاؤں۔"

" you know what you're just sick."

"تمہیں میری محبت پر یقین نہیں ہے تبھی اتنا اول فول بکے جا رہی ہو۔"

"ارشم مجھے بس سونا ہے۔ایک سکون بھری نیند اور کوئی منفی سوچ نہیں۔پلیز مجھے سلا دیں۔" وہ کافی تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔" اس نے پھر یقین دلایا۔

"پتہ نہیں۔" وہ تجاہل عارفانہ لہجے میں بولی.

www.novelsclubb.com

"میری اللہ سے ہر وقت یہی دعاء رہتی ہے کہ اب مجھے اور ارشم کو الگ نہ کرنا ہمیں ساتھ رہنے دینا مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جس کو بھی میں نے چاہا وہ مجھ سے بچھڑ گیا۔اگر قسمت ہم دونوں کو ساتھ نہ ملائے تو بس میری محبت یاد رکھنا۔ارشم آپ

ایک بچے ہیں یار۔ ویسے بن جانا جیسے میں آپ کو چاہتی ہوں ایک مکمل انسان۔ آپ کو اپنے بارے میں نہیں پتہ مگر آپ کا دل بہت اچھا ہے تو پلیز خود کو دنیا کی رنگینیوں میں گم کر کے کھو مت دینا۔1"

"تم ہو نا۔ تم سکھانا۔ ابھی تو سونے دو مجھے نہیں تو میں فون وون کاٹ دونگا۔" اُسکی ایک بار سونے کی تکرار پھر نہ سونے پر اب چڑ گیا۔

"کاٹ دیں میرے سامنے زیادہ اچھلیں نہیں۔" وہ طیش میں آئی۔

"اچھا سنو تو۔۔۔ میں کہہ رہا تھا کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو؟" اس نے جلدی سے اسکا دھیان دوسری طرف کیا۔

"سونے دیں۔ فالتو کی باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بیبو۔" ارشم نے منہ بسورا تھا۔

****

اگلے دن وہ نقاہت زدہ سی اپنے بستر پر لیٹی تھی۔

"گیس واٹ۔آج پھر تم یونیورسٹی نہیں جاؤ گی۔"جنت نے اسے اس طرح مردہ پڑے دیکھ کر کہااور تیزی سے اپنے بالوں کو برش کیے جا رہی تھی جیسے اسے گنجی ہونے کا ارادہ تھا۔

"میرا غصہ اپنے بالوں پر نہ اتارو۔"وہ بہ مشکل گلا کھنکھار کر بولی تھی۔

"تمہاری آواز کو کیا ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"وہی جسکی وجہ سے آج میں یونی نہیں جاؤ نگی۔"

"تمھیں تو کافی تیز فیور ہے۔دوا لی تم نے۔"وہ آگے بڑھ کر اُس کا ماتھا چھو کر بولی جو بخار سے تپ رہا تھا۔

"ابھی لوں گی ہمت ہی نہیں ہے اٹھنے کی۔" وہ اسی طرح تکیے سے لپٹی پڑی رہی۔

"اچھا میں تمہارے لئے سوپ آرڈر کر دیتی ہوں۔اس سے کافی افاقہ ہو گا۔ تھوڑا صبر کر لو میں میڈیکل سے جا کر تمہارے لیے دوا بھی لیتی آؤ نگی۔" جنت نے ہمدردی سے اُسے دیکھا اور اپنا سامان اپنے بیگ میں رکھنے لگی۔

"نہیں بس سوپ کر دو میں دوا نہیں کھاؤ نگی۔" وہ دوا کھانے میں کافی چور تھی۔

"اوکے تم ریسٹ کرو۔ میں دیکھتی ہوں۔" جنت نے اپنے بڑا سا جھولا(tote bags)اٹھایا اور باہر چل دی۔

وہ اُسی طرح لیٹی جمائی پر جمائی لیتی رہی بلآخر ہمت سے اٹھتے ہوئے اپنے کپڑے نکالے شاید نہا کر طبیعت فریش ہو اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

www.novelsclubb.com

لائٹ پرپل رنگ کی اوور سائز شرٹ اور بلیک جینز پہنے اب وہ اطمینان سے بیٹھی چکن سوپ پی رہی تھی۔

"میں تمہیں لینے آ رہا ہوں۔" ارشم نے میسج کیا۔

"مگر میری طبیعت خراب ہے۔ مجھ سے چلا تک نہیں جا رہا ہے۔" جواباً اُس نے ٹائپ کیا

"بس تھوڑی ہمت سے کام لو میں پہنچ رہا ہوں۔" اُس نے حکم دیا تھا چار و ناچار ماننا ہی تھا۔

"تم یہاں پڑھنے آئی ہو کہ روز روز سیر سپاٹے کرنے۔" وارڈن کی سخت نظریں اس کے جسم کے آر پار ہو رہیں تھیں۔

"میم مجھے سخت بخار ہے۔ مجھے ڈاکٹر کو دکھانا ہے۔" اس نے بہانہ گڑھا۔ وارڈن کی تفشیش اسکو چیک کرنے کے بعد ہی ختم ہوئی۔

"آپ کی وجہ سے آج میں وارڈن کے ہتھے چڑھ گئی تھی اگر جس دن اسے پتہ چل گیا تو ڈائریکٹ میرے گھر فون کریگی۔" اُسکی کار میں بیٹھتے ہی وہ اس پر چڑھ گئی۔

"مجھ سے تمیز سے رہا کرو عائشہ۔ دوسروں کا غصہ میرے اوپر مت اُتارا کرو۔" وہ بُرا مان گیا۔

www.novelsclubb.com

"تب کس پر اتاروں۔ایک تو میری طبیعت خراب ہے اوپر سے آپ مجھ سے۔۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لے آئی۔

"ظاہر سی بات ہے مجھ پر ہی اتارو گی۔میرے سوا اور کون جھیلیگا تم کو۔کوئی جھیل بھی نہیں سکتا"

"آپ مجھے جھیل رہے ہیں۔"صدمے سے دوچار ہو کر اُسے دیکھا۔

"تھوڑا سا۔میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔تم بس میری زندگی میں رہو۔تمہارا میری زندگی میں موجود ہونا ہی میرے لئے آسودگی کا باعث ہے۔"اس نے اسٹریئنگ وہیل سے ہاتھ اٹھا کر اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"وہ انجان راستوں کو دیکھتے ہی سوال کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میرے گھر۔"اُسکا لہجہ کافی بے نیاز تھا۔

"واٹ۔آپکے گھر وہ بھی اِس حلیے میں۔آپ کی امی کیا سوچینگی۔"وہ کانشس سی ہوئی۔جلدی جلدی میں بس بالوں پر برش پھیرا تھااور میک اپ کے نام پر بس میرون لپ اسٹک لگائی تھی۔

"امی اور احمد نہیں ہے گھر پر۔وہ لوگ آگرہ گئے ہیں۔"اسے اطلاع دی۔

"آپ کیوں نہیں گئے؟"

"کیونکہ میرا من نہیں تھا۔تم یہاں بیمار تھی اور میں تمہیں چھوڑ کر گھومنے چلا جاؤں۔"اُسکے ہاتھوں کو اٹھا کر چوما۔

"ارشم میرا دل نہیں مان رہا میں آپ کے گھر نہیں جارہی۔"اس کے اندر لال سگنل بجنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس یہ گلی موڑنے کے بعد ہی میرا گھر ہے یہاں سے واپس جاؤ گی۔میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا وہ کون بنا کر دیگا۔"

"میں کچھ بھی نہیں کر رہی میری طبیعت خراب ہے۔مجھے واپس لے چلیں۔"

مگر اس نے اس کی ایک نہیں سنی۔ چار و نچار وہ گاڑی سے نیچے اُتر آئی۔

اسکا گھر چھوٹا سا مگر اچھا تھا۔ ڈیکوریشن سے لیکر باقی چیزیں سلیقے سے تھی اور خاص کر صفائی بہت تھی۔ اسے سامنے پڑے دیوان پر بیٹھنے سے بھی ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ چادر کو بگاڑ نہ دے۔

ارشم نے پہلے اسے پانی پیش کیا۔ "تم کیا کھاؤ گی۔؟"

"کچھ بھی نہیں بس اب چلیں واپس۔"

"نہیں۔" اس کا لہجہ سخت تھا۔ "تم بیمار ہو نہ چپ چاپ بیٹھی رہو فروٹس کھاؤ گی؟" وہ فریج کھولے کھڑا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے ارشم۔ جب ہو گی میں بول دونگی میری جان نہ کھائیں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹی وی آن کر دوں۔ تم تب تک دیکھو میں نہا کر آتا ہوں۔"

"اوکے۔" وہ اٹھ کر پیروں سے سینڈل آزاد کرتی اطمینان سے بیٹھ گئی جب کہ وہ نہانے چلا گیا۔

اگلے پانچ منٹ بعد اسکی واپسی ہوئی۔ وائٹ کلر کی ٹاول باندھے وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ پہلے اس کو بے تحاشہ شرم آئی مگر اگلے ہی لمحے اُلٹی سوچوں نے دماغ پر حملہ کیا۔

"ارشم جا کر کپڑے پہن کر آئیں۔ اگر آپ نے میرے ساتھ کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو میں آپکا گلا کاٹ دونگی۔" وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔

"کاٹ دو۔" اس نے سینٹرل ٹیبل سے پھلوں کی ٹوکری سے چاقو اٹھا کر اُس کے ہاتھ میں تھمایا۔

"آپ نے اگر کچھ بھی غلط کیا تو میں آپ کی جان لینے سے بعید نہیں کرونگی۔" اس نے سچ میں چاقو تھام کر اُسکی گردن پر رکھ کر دباؤ دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بس سانس روکے اس کے اس عمل کو دیکھ رہا تھا۔ اس کو حرکت نہ کرتے دیکھ اس نے چاقو ہٹایا اور واپس سے بیٹھ گئی۔

"میں چینج کر کے آتا ہوں۔" ناراض سا ہو کر وہ بغل گیر کمرے میں چلا گیا۔

کچھ دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تھی۔ بنا کالر کی وائٹ ٹی شرٹ اور سادہ کریم کلر کا ٹراؤزر ڈالے وہ فریش فریش سا آکر اس کے بغل میں بیٹھا تھا۔

"تم یہاں ٹی وی دیکھنے آئی ہو؟ جاؤ جا کر میرے لئے چائے بناؤ۔" تحکم بھرے لہجے میں کہتے اس نے ریموٹ اٹھا کر چینل چینج کیا اور فٹبال میچ لگایا اس وقت فیفا عالمی کپ چل رہا تھا۔ عائشہ کے سختی سے منع کرنے کی وجہ سے وہ بیٹنگ نہیں کر رہا تھا مگر دیکھنا ضروری تھا۔

"میں کچھ نہیں کر رہی ہوں جو چاہیے جو لینا ہے خود جا کر لیں۔"

"بیبو یار تم بہت نخرے کرنے لگی ہو۔"

"تو مت اٹھائیں نہ نخرے۔ چھوڑ دیں مجھے۔" اس نے اتنی سی بات پر منہ ہی پھلا لیا۔

www.novelsclubb.com

"ارے میرا بچہ۔" اُسے پچکارتے ہوئے آگے بڑھ کر اُسے سینے میں سمویا تھا اور وہ اس لمحے کی قید میں آگئی تھی۔ اس کے منع کرنے کے باوجود ارشم نہیں رکا اور اپنی

مرضی کرتا چلا گیا پھر آخر میں اُن پر وہ شیطانی لمحہ غالب آ گیا جس سے ہر ایمان والا پناہ مانگتا ہے۔

"میں تم سے ہی شادی کرو نگا۔" ارشم کے منہ سے یہ جملہ سننے کے بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

"تم میرے پاس ہوتی ہو تو میرے اندر ایک سکون سا محسوس ہوتا ہے۔ وہ سکون جو تانیہ یا کسی اور لڑکی کے ساتھ نہیں محسوس ہوا۔" اس کے چہرے پر گرے بالوں کو سمیٹتے کانوں میں اڑستے اس نے سرگوشی کی جب کہ وہ الگ ہی خمار آلود دنیا میں گم تھی۔ اس نے آج کیا کھو دیا اسے اس سے کوئی غرض نہیں تھا۔ وہ بس ارشم کی باتوں کے جال میں مگن ہوتی اپنا دین ایمان سب بھلائے بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کھانا آرڈر کروں؟ کیا کھاؤ گی؟" وہ اپنا موبائل نکالے آنلائن فوڈ ایپ اپر سرچ ایک رہا تھا دوسرا ہاتھ عائشہ کے گرد لپٹا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔" وہ اس کے سینے سے لگی بولی۔

"پر مجھے ہے۔ایک کام کرتا ہو کے ایف سی سے آرڈر کر لیتا ہوں بر گر ویسے بھی تمہارے پسندیدہ ہیں۔"

کھانا آنے تک دونوں نے اپنا حلیہ درست کیا۔وہ واش بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا منہ دُھل رہی تھی۔جبکہ وہ دروازہ کھولے ڈیلیوری بوائے کو پے منٹ کر رہا تھا۔

"ارشم میرے بیگ سے لپ اسٹک تو دے دیں اور لوشن ہو گا وہ بھی دے دیں۔"

ٹشو پیپر سے چہرہ پونچھتی وہ آئینے میں سے اُسے دیکھتی بولی۔

"تمہیں میک اپ کی کیا ضرورت ہے۔تمہارا چہرہ خود ہی اتنا گلو کر رہا ہے۔کیا پا لیا تم نے؟"لوشن اُسکے گالوں پر لگاتا وہ ہنستے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ نہیں سوچا آپ نے کہ کیا کھو دیا میں نے۔"لپسٹک انگلیوں میں لیکر گالوں پر بلش کی طرح لگاتی وہ طنز کر گئی۔

"تم نے مجھے پایا ہے اس سے بڑی اور بات کیا ہو سکتی ہے۔ آؤ کھاؤ پہلے یہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" وہ ٹیبل پر رکھے برگر فرائیز اور کولڈ ڈرنک کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

لاؤنج میں ٹائلز کے اوپر دبیز قالین بچھے تھے وہ صوفے پر نہ بیٹھنے کی بجائے قالین پر بیٹھا تھا۔ وہ بھی آ کر اس کے نزدیک بیٹھ گئی۔

ٹی وی پر راحت فتح علی خان کا ضروری تھا گانا بج رہا تھا۔

"یہ میرا دوسرا فیوریٹ سونگ ہے آفٹر اپا کلیپس۔" اس نے دانتوں برگر کاٹتے ہوئے لقمہ منہ میں بھرتے ہوئے بتایا۔

"اچھا۔ مجھے یہ گانا کبھی بھی نہیں پسند رہا۔ اس کی ایک لائن ہے "محبت بھی ضروری تھی بچھڑنا بھی ضروری تھا" اور میرے پاس اس کھوکھلے احساس کی تعریف کے ساتھ انصاف کرنے والا کوئی لفظ نہیں ہے اور مجھے ایسی محبت نہیں چاہیے جسے چاہوں اس سے الگ ہو کر رہنا پڑ جائے۔ کیونکہ پھر محبت کے کھو جانے

www.novelsclubb.com

کا احساس ہی ہم سے سب کچھ چھین لیتا ہے۔ پھر کوئی امید نہیں۔ کوئی خواہشات نہیں۔" اُس نے بر گر واپس رکھ دیا جبکہ وہ منہ بند کئے سوچوں میں گم ہوا۔

"میں آپ سے اب یہ سب ہونے کے بعد چاہ کر بھی الگ ہو کر نہیں رہ سکتی۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ نے مجھے کیسے کیسے اپروچ کر کے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔ میں واپسی راستوں پر کبھی نہیں جانا چاہونگی مجھے اپنے ساتھ رہ کر یا بچھڑ کر پچھتانے کا موقع مت دینا۔" بے اختیار بولتے ہوئے اس نے ارشم کے کندھے پر سر رکھا تھا۔ وہ اب اپنے ہاتھوں سے اُسے کھلا رہا تھا۔ وہ آنکھوں میں محبت کی قندیلیں جلائے اُسے دیکھ رہی تھی مگر وہ چپ چاپ گانے کے بولوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کھانے کے بعد مجھے جلدی سے واپس چھوڑ دیں۔" دھیان آنے پر وہ جھٹکے سے اٹھی۔

"ابھی کہاں وقت ہوا ہے؟" اس نے موبائل اٹھا کر وقت دیکھا۔

"ارشم شام کے تین بج رہے ہیں اور میں صبح گیارہ بجے کی آئی ہوں۔ میں خود سے چلی جاؤنگی۔ مت چھوڑیں۔" وہ غصے میں اپنا بیگ اٹھا کر آگے بڑھی۔

"بس دو منٹ دو۔" اس نے کھانے کا سامان اٹھا کر ٹیبل پر رکھا اور گھر کی لائٹیں بند کر کے اس کے ساتھ آگے بڑھا۔

"ارشم مجھے گجرے دلا ینگے؟" وہ اشتیاق بھرے لہجے میں بولی۔

"کیوں نہیں۔ بیبو کے لئے جان بھی حاضر ہے۔" وہ کافی مگن سا کار کر سائڈ دروازہ کھولے محبت سے سرشار و سرور آمیز نگاہوں سے اُسے دیکھے جا رہا تھا اور وہ اسکی نظروں کو نظر انداز کرتی بیٹھ چکی تھی دروازہ بند کر کے وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے کھڑے ہو کر اپنے سامنے ہی تازہ تازہ پھولوں کے گجرے بنوا کر اس کے ہاتھوں میں پہنائے تھے۔

****

"کیا بات ہے آج بہت خوش ہو؟طبیعت بھی تمہاری صحیح لگ رہی ہے۔"شام میں واپس آجانے کے بعد جنت نے اُسے سرشار دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔بہت دنوں بعد وہ بیفکری سے گنگنائی،ہنسی،کھلکھلائی تھی۔

"ہاں کیونکہ آج میں نے اُسے پالیا۔"وہ خوشی سے جھوم کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"کسے؟"جنت حیرانی سے مسکراتے اسے چھوٹے سے کمرے میں گول گول ناچتے دیکھ رہی تھی۔

"ارشم۔یہ دیکھیے اس نے مجھے آج گجرے بھی پہنائے۔میں جب بھی اصمد سے گجرے مانگتی تو کہتا کچھ بھی لادونگا مگر گجرے نہیں۔مگر مجھے انتظار تھا کوئی ہو گا جو مجھے پورے دل سے چاہتے ہوئے مجھے گجرے پہنائے گا۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ منہ کے سامنے لا کر گول گول گھماتے ہوئے بولی۔

"بہت پیارے ہیں۔"جنت نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی خوشبو اپنے اندر اُتاری۔

"یہ تم ہر وقت ارشم اور اصمد کا موازنہ کیوں کرتی ہو؟تمہیں ایک محبت کرنے والا چاہیے تھا تو پھر یہ کیسی کسک؟کیا ارشم کی محبت کافی نہیں۔ہر وقت اصمد کے ذکر میں تمہارے لہجے میں یہ حسرت کیوں؟"جنت نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں۔"اُس کے چہرے کا رنگ اُترا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے کردار کو مجروح اس نے خود کیا تھا تو پھر حسرت کیسی آج تو خوشی کا دن تھا۔اس نے جیسے جیسے اپنے اور ارشم کے بارے میں بتانا شروع کیا ویسے ویسے جنت کے چہرے کا رنگ اُڑا تھا۔

"تم نے ان گجروں کی بہت اچھی قیمت چکائی ہے عائشہ۔" وہ جھٹکے سے دور ہوئی۔

عائشہ کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا۔

"تم محبت کی بھوکی نہیں تھی عائشہ۔ یہ تمہارا نفس تھا جو اپنی بھوک میں روتا تڑپتا بلکتا تھا اور اُسکی بھوک مٹانے کے لئے آخر کار تم نے اپنا سب کچھ گنوا دیا۔" اُسکی آنکھیں صدمے سے پھیلی تھی۔ وہ سامنے بیٹھی عائشہ کو پہچان نہیں پا رہی تھی۔ کہاں گئی وہ عائشہ جو اچھائی کا درس دیتی سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی تلقین کرتی آج کہاں چلی گئی۔

وہ گنگ لہجے میں جنت کو دیکھے جا رہی تھی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھریں تھی۔

ایک گجرے کی قیمت اُسکی عزت تو نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

اور ناجائز جنسی تعلقات کے قریب نہ جاؤ۔ در حقیقت، یہ ہمیشہ ایک بے حیائی ہے اور ایک طریقہ کے طور پر برائی ہے۔[قرآن، 17:32

"عائشہ، عائشہ یہ کیا کر لیا تم نے؟ اپنی آخرت کا بھی نہیں سوچا۔ یہ کوئی چھوٹا موٹا گناہ نہیں ہے جس کی اتنی آسانی سے معافی مل جائیگی۔" اس کی بات سمجھ آتے ہی وہ دھیرے دھیرے سسکی لیتی ہچکیوں سے رو پڑی۔ اس نے دوسرے کو شر سے بچانے کے لئے اس کی سیاہی میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اپنا ہی ہاتھ سیاہ کر لیا اور اب یہ سیاہی جسم میں داخل ہوتے ہوتے اُسکی روح کو سیاہ اور گئی۔

"اوکے ریلیکس۔ رو نہیں پلیز۔" جنت کو اپنے لفظوں کی ترشی کا احساس ہوا۔

"پلیز مت رو۔ تمہارا اس کے ساتھ اللہ نے لکھا تھا اور ایسا ہی ہونا تھا۔ کاش میں آج یہاں رہتی تمہیں روک لیتی۔" اس کے لہجے کا افسوس نمایاں تھا۔

"تم نے اس کے بارے میں میرے علاوہ کسی اور کو تو نہیں بتایا ہے۔ وہ اس کی اوور شیئر کرنے کی عادت سے بھی نالاں تھی۔

"کاش میں روک لیتی، سنو۔۔ ہم سب انسان ہیں اور ہم سب غلطیاں اور گناہ کرتے ہیں لیکن اگر تم اس کے بارے میں کسی کو بھی بتاؤ گی تو وہ گناہ ناقابل معافی

ہو جاتا ہے۔یہ تمہاری غلطی تھی اور یہ تم پر منحصر ہے کہ تم سچے دل سے توبہ کرو اور اللہ سے معافی مانگو۔یہ گناہ تمہارے،اُس شخص کے اور اللہ کے درمیان ہے اس میں کسی اور کو شریک مت بنانا۔مجھے بتادیا مگر اب کسی سے مت کہنا۔اس نے آگے بڑھ کر عائشہ کو خود سے لپٹایا۔

"یہ آنسو میرے سامنے نہیں اللہ کے سامنے بہاؤ اور جتنا ہو سکے اس غلطی کی معافی مانگو مگر ایسے نہیں کہ تم معافی مانگو اور واپس اُس شخص کے پاس چلی جاؤ۔جو تمہیں اتنے گناہ پر آمادہ کر سکتا ہے تمہارا ساتھ دے سکتا ہے سوچو آگے کیا کیا کریگا۔ابھی بھی وقت ہے سمبھل جاؤ۔اٹھو جا کر ہاتھ لیکر اور وضو بنا کر آؤ۔جنت نے افسوس سے بولتے ہوئے اسے اٹھایا۔وہ اُسے چھوٹی بہن کی طرح سمجھتی تھی پھر بھی اُسے نہیں بچا سکی۔

پچھتاوے کا آغاز ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اور بچھو تھے۔جو سرسراتے ہوئے اُسکے جسم پر چل رہے تھے۔وہ سیدھے لیٹی اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر انہیں جھٹکنا چاہتی تھی مگر دیکھتے ہی دیکھتے اُنکی تعداد ایک سے دس اور دس سے ہزار ہوتی گئی۔

بعض اوقات ہمارا دماغ تمام جذبات پر عملدرآمد کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔وہ پریشان کن حالت میں پورا زور لگاتی ہلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ ساری creepy crawliesایک ایک کر کے اس کے جسم میں سوراخ بنائے گھستی جا رہیں تھی۔

وہ صدمے اور حیرانی سے آنکھیں پھیلائے انہیں خود کو نوچنے دے رہی تھی یہاں تک کہ وہ ایک ایک کر کے اس کے جسم میں داخل ہو گئے تھے۔

وہ تیز آواز میں چلاتے ہوئے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ ٹھنڈے پسینے سے نہائی کپکپاتے ہاتھوں اور تیز دل کی دھڑکنوں سمیت اس نے اپنے اطراف کی چیزوں کو مشکوک نظروں سے دیکھا تھا۔ وحشت تھی کہ بڑھی جا رہی تھی۔

وہ اپنی سوچوں سے خوفزدہ ہو گئی تھی۔

پریشان حالت میں اس نے اپنے سر کو ہاتھوں سے تھاما سارے بال پسینے سے چپک گئے تھے اسے خود سے گھن آئی تھی کہ اسے اپنے بال ہمیشہ سلکی و سوکھے ہوئے اچھے لگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اُسے ایک بار پھر یاد آیا اس نے کیا کر دیا ہے۔ اس کے کندھے احساس جرم کے تلے دب کر جُھک گئے۔

"میں گنہگار ہوں۔ میں بہت بڑی گنہگار ہوں۔" وہ خود کو مارتے ہوئے رو پڑی تھی۔

"عائشہ کیا ہوا سوئی نہیں؟" بھنبھناہٹ کی آواز پر جنت نیند سے اٹھ گئی ویسے بھی اس کی نیند بہت کچی تھی۔

"اس بوجھ کو لیکر کیسے سوؤں؟ یہ مجھے سانس نہیں لینے دے رہے ہیں۔" گناہ کو یاد کرنے اور ان کے بارے میں ضمیر کا بوجھ اٹھانے میں بہت فرق تھا۔ وہ بھلا کیسے سو سکتی تھی۔

"اللہ نے توبہ کی توفیق نہیں چھینی نہ۔ اگر تم ابھی سانس لے رہی ہو اور تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہے تو معافی مانگو خود کو کوسنے سے کچھ نہیں ہوگا۔" جنت کا لہجہ بہت نرم تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مجھے اللہ معاف کریگا؟ میں حلال سے حرام کے زمرے میں آگئی کیا تب بھی وہ مجھے بخشیگا؟"

"بالکل ہاں، اللہ سب سے بڑا معاف کرنے والا ہے. توبہ کرو اور سچے ارادے کے ساتھ توبہ کرو کہ اب سے تم حلال چیزوں کے علاوہ کہیں اور اپنی نظر نہیں ڈالو گی۔"

"مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے، پچھتاوا ہوتا ہے میں ایسی تو نہیں تھی۔" وہ اندھیرے کو تکتے ہوئے گم سی بول رہی تھی۔

"شرم ایک خوفناک چیز ہے اور تمہیں پچھتاوا ہو رہا ہے یہ ہی اللہ کے نزدیک اچھی بات ہے۔ وہ الغفار ہے گناہوں کا بہت زیادہ بخشنے والا۔ اِدھر آؤ۔" جنت نے موبائل کی ٹارچ جلا کر روشنی کی۔ اب اسکا چہرہ واضح نظر آ رہا تھا۔

"میرے پاس آؤ عائشہ۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ وہ دھیرے سے اپنے بستر سے اتر کر جنت کے پاس گئی تھی۔

"میری جان خود کو اتنا الزام نہ دو۔" اسے اپنے پاس لٹا کر اس نے اسکے بال سمیٹ کر پیچھے کئے۔

" کبھی قرآن پاک لیکر بیٹھنا تو دیکھنا تم خود کو الزام دینا چھوڑ دو گی۔ اللہ کبھی ہم پر ہماری ذات سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اللہ کا ایک اور نام "السِتیر ہے۔ ستیرِ "س ت اور ر سے آتا ہے جو دو اہم معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پہلا بنیادی معنی چھپانا ہے جبکہ دوسرا بنیادی معنی روکنا یاد ور رکھنا ہے۔

جس کا مطلب ہے ہمیشہ اپنے گناہوں کو دوسروں سے چھپانا ہے۔ اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کرو اور تم نے استغفار کیا تو وہ اسے تمہیں اور اپنے درمیان رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو کسی پر ظاہر نہیں کرے گا۔ اس کی آواز میں ایک سکون تھا جو عائشہ کے رگ وپے میں سرائیت کر گیا۔

"کیا میں تمہیں وہ قصہ سناؤ جس میں شاید تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب مل جائے۔" وہ لگاتار اپنی انگلیوں سے اسکے بالوں کو سہلا رہی تھی۔ اُس پر غنودگی طاری ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں۔"اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے اُسے دیکھ کر جواب۔ جنت کے چہرے سے زیادہ شفیق اور مہربان چہرہ اس نے کہیں نہیں دیکھا تھا۔

"جب موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بارش رک گئی۔ لوگوں کے پاس پانی ختم ہو گیا تو پھر لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس گئے کہ آپ ان کے لیے دعا کریں تو اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نماز پڑھی لیکن بارش نہ ہوئی۔ پھر لوگوں نے ان سے بار بار کہا تو اُنہوں نے پھر سے اللہ سے بارش اور پانی کی دعا کی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "ان لوگوں میں سے ایک ہے جس نے بہت زیادہ گناہ کیے ہیں اور اللہ اس وقت تک بارش نہیں بھیجے گا جب تک کہ وہ برا انسان ان سے الگ نہیں ہوتا یا

www.novelsclubb.com

ان میں سے نکل جاتا ہے۔" پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ گنہگار آدمی کو یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے تبھی بارش ہو گی تو گنہگار کو شرمندگی ہوئی اور اس نے چپکے سے توبہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اللہ سے معافی مانگی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول فرمائی اور بارش برسائی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے سوال کیا کہ "اے اللہ تو نے بارش بھیجی جبکہ میری امت میں سے کوئی نہیں نکلا" اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ اس شخص نے توبہ کی اور اس نے اس کی توبہ کو قبول کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ انہیں وہ آدمی دکھائے جس نے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے لیکن اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ "میں نے اس کے گناہ ڈھانپ لئے تھے جب وہ گناہ کر رہا تھا پھر میں نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اسکی توبہ قبول کرنے کے بعد میں اسے کیسے ظاہر کروں" اور اللہ تعالیٰ نے نبی موسیٰ علیہ السلام کو اس شخص کو نہیں دکھایا کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، تم ٹینشن نہ لو بس توبہ کرو۔ اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنے گناہوں کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤ کہ وہ تمہیں ڈھانپ دے گا۔ جنت نے اپنی بات ختم کرنے کے بعد اسے دیکھا تو وہ نیند میں جا چکی تھی۔ اسے چادر اوڑھا کر وہ خود بھی اس کے ساتھ سو گئی۔

****

جنت نے اسے سویرے ہی اٹھا دیا تھا۔وہ غصے میں اسے گھورے جا رہی تھی۔

"گھورو مت اٹھ کر فریش ہو میں تمہیں آج کلاس تک چھوڑ کر اپنی کلاس لوں گی۔" وہ اس کی گھوریوں کو خاطر میں نہ لائی۔

www.novelsclubb.com

"زیادہ اماں جان نہ بنو میری۔" اسنے تکیہ کھینچ کر مارا۔

تمہارے لئے تمہاری پسندیدہ چیز بنائی ہے۔" وہ باؤل اُسکے سامنے رکھتے بولی۔"

بس یہ پرو بلم ہے کہ تمہارے کافی میکر کا فیوز اُڑ گیا۔"

"کیا مطلب؟ کہاں سے؟" وہ جھٹکے سے اٹھی۔

"بس تار۔ وہ تو الیکٹریشن سے جڑوالینگے۔" وہ ڈرتے ڈرتے اُسے چھوٹا سا جگ سائز کا کافی میکر دکھانے لگی۔ اس نے تو سوچا عائشہ خوش ہو جائیگی مگر یہاں تو آثار ہی کچھ اور تھے۔

"تم ہی جانا بنوانے۔" وہ غصے میں دھپ دھپ پاؤں پٹکتی اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

"یہ نہیں کھاؤ گی؟" اس نے رامین باؤل کی طرف اشارہ کیا۔

"نہیں بھوک نہیں ہے۔ میں جا رہی ہوں نہانے پھر چلتے ہیں۔" وہ اپنے کپڑے تولیہ اور باسکٹ لیکر باہر نکلی۔

تیار ہو کر وہ دونوں چہل قدمی کرتے ہوئے اپنی کلاس لینے چل دیں۔ جنت نے اسے اُس کے کلاس تک چھوڑا اور اپنی کلاس لینے چل دی۔

وہ پر مژدہ چال چلتی اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے ابھی تک کلاس میں ایک بھی دوست نہیں بنائے تھے۔ ان دو مہینوں میں اس نے صدیوں کا سفر طے کر لیا تھا۔

"کیسی ہو؟" وہ فریش فریش سا آکر دھپ سے اسکے بغل میں گرنے کے انداز میں بیٹھا۔ عائشہ نے بغور اُسکے چہرے کا ملاحظہ کیا۔ وہ جاذب تھا خوبصورت بھی اور سب سے بڑھ کر محبتی اگر اس کے اندر سے فلٹرنگ، بیٹنگ اور غلط کام نکال دے تو وہ ایک مکمل انسان تھا مگر اب عائشہ کو اس میں وہ کشش نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ وہ بددل ہو گئی۔

اُسے بدلنے کا سوچا تھا۔ بڑے زعم سے تانیہ کو طنز مارا تھا کہ "میں ہوں اچھی اور سچّی" مگر آج اپنی ہی بات تماچے کی طرح منہ پر لگیں تھی۔ وہ پرے کھسک گئی۔

"دور ہو کر بیٹھیں۔" اس نے اسے جھڑکنے والے انداز میں کہا۔ ارشم نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا جہاں برہمی کے آثار نظر آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا تمہارا موڈ خراب ہے۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"آپ کے آنے سے میری زندگی خراب ہو گئی اور آپ کو خراب موڈ کی پڑی ہے۔"

"آئی ایم سوری مگر میں نے کسی بھی لڑکی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔" وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگا۔

"آپ جا کر دیکھ لیں جسکو دیکھنا ہے دیکھیں۔ میری جان چھوڑیں۔ میری زندگی میں کال بن کر آئیں ہیں آپ۔ جینا عذاب کر دیا ہے میرا آپ نے۔ اچھی بھلی اصمد کے ساتھ رہتی تھی۔ تب خوش بھی تھی کوئی فکر نہیں کوئی غم نہیں۔ مگر جب سے آپ آئے ہیں ہر وقت یہی احساس رہتا تھا کہ اگر میں نظروں کے سامنے نہیں ہوں تو آپ نہ جانے کس کس کو دیکھ رہے ہوں گے تبھی میں نے اتنا کچھ کر لیا کہ شاید آپ مجھے اپنا لیں مگر اب وہ بھی فکر نہیں۔ مجھے نفرت محسوس ہوتی ہے آپ سے۔" وہ دانت پر دانت رکھے جتنا ہو سکتا تھا اپنی اونچی آواز دھیمی کر کے بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ پھر رہو اصمد کے ساتھ۔ تمہارے جیسے لوگ ایک لوگ کی محبت سے سیر اب نہیں ہو سکتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ ہر دوسرا تیسرا انسان ان سے پیار کرے محبت

جتائے۔"اصمد کے نام پر اس کا خون کھول اٹھا۔اتنی محبت دینے کے بعد بھی اتنا چاہنے کے بعد بھی اُسے اصمد کی طلب تھی۔

"بس کریں ارشم آپ کی طرح آپ کی سوچ بھی گھٹیا ہے۔آپ خود تو حرام کام کرتے تھے مجھے بھی اپنے ساتھ اس گناہ میں ملوث کر لیا۔آپ نے کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں۔میں جب اصمد کے پاس تھی آپ اس سے جیلس تھے اسلئے بیچ میں تنازعہ کروا کر آپ ہیرو بن گئے۔"وہ بھڑک اٹھی۔

"مجھے دیکھیں وہ زبانی اقرار نہیں کرتا تھا مگر مجھے لفظوں کی طلب تھی اور اس طلب نے مجھے ہمیشہ کے لئے پیاسا مار دیا ہے نہ آپ میرے ہوئے نہ وہ میرا۔میں تو کہیں کی نہیں رہی۔"وہ سوچوں کو اپنے انداز انداز میں عملی جامہ پہناتے ہوئے بولے جا رہی تھی اور اس کے الفاظ ارشم کو کس قدر ٹھیس اور اذیت دے رہے تھے وہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔وہ غلط فہمی کا شکار ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر جاؤ نہ اس کے پاس کیوں میرے پاس آئی تھی میں نے تمہیں ہر چیز کے لئے اکسایا تھا کیا؟ تمہاری غلطی تھی تم میرے پاس آئی تھی۔ہاں میری غلطی ہے میں نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا مگر میرا ارادہ غلط نہیں تھا میں ہمیشہ سے تمہارے ساتھ ہی رہنا چاہتا ہوں۔"غصے میں بولتے وہ اس کا چہرہ دیکھ کر دھیما پڑا۔ سرخ چہرہ، خون رنگ آنکھیں اور اُن پر دکھ اور پچھتاوے کی تحریر نے اس کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ دیے۔وہ اب اس کی بات نہیں سننا چاہتی تھی اور اب وہ کسی بھی طرح سے یقین نہیں دلا سکتا تھا۔

"آئندہ سے مجھ سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ مت رکھنا ارشم، بہت اذیت ہوتی ہے جب گناہوں پر پچھتاوا ہوتا ہے. واپسی کا کوئی راستہ نہیں دکھتا ہے۔جب ننھے ننھے کیڑے آپکے جسم کو کھا رہے ہوتے ہیں اور تکلیف کا احساس روح پر ہوتا ہے۔ مجھے وہ ساری چیزیں دوبارہ سے نہیں محسوس کرنی ہے۔مجھے اب اور گناہ نہیں کرنا ہے یہ میں نہیں ہوں یہ میرا اصل کردار نہیں ہے میں اب آئینے میں اپنا آپ بھی

www.novelsclubb.com

نہیں پہچان پا رہی۔" وہ بے ربط جملے بولتی ذہنی کیفیت سے دوچار ہو رہی تھی۔ وہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ وہ بینچ پر سر رکھ کر بے تحاشہ کھل کر رو دی۔ اس کی ہچکیاں اب کلاس میں گونج رہی تھیں مگر کوئی دلاسہ دینے کے لئے آگے بڑھ کر نہیں آیا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"عائشہ اٹھو۔" اصمد جب کلاس میں داخل ہوا تو سب کو حیرانگی سے تبصرے کرتے دیکھ آگے بڑھ کر اُس کے پاس آیا تھا۔ زبردستی کیسے کیسے اسے بامشکل وہاں سے اٹھایا اور یونیورسٹی کے لان میں لے آیا یہاں نسبتاً کم لوگ تھے۔

"لو پانی پیو۔" بسلیری کی بوتل کھول کر اُس کے لبوں پر لگایا۔ وہ بنا سانس روکے آدھی بوتل خالی کر گئی۔

"اپنی زندگی کو تماشہ بنانے میں مزہ آتا ہے تمہیں؟" وہ چپ چاپ اُسکے سامنے زمین پر بیٹھا تھا۔ یہ کوئی اور عائشہ تھی اس عائشہ سے مختلف، جس سے وہ ملتا تھا مگر اس نے اپنی پہلی ترجیح ارشم کو دی تھی۔ وہ اُسے چھوڑ کر ارشم کے ساتھ آگے بڑھی تھی کتنا تمسخر تھا اس کی نظروں میں اصمد کے لئے جب وہ شان سے گردن اکڑائے ارشم کے ساتھ اُڑی اُڑی پھرتی تھی۔

یہ وہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

خواہشوں نے اسکی سوچ کو زنگ آلود کر دیا تھا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے بھاگتے وہ اپنا غرور و تکبر اپنا آپ سب کچھ بھلا بیٹھی تھی۔ یہ تو کوئی کمزور محبت کی ماری لڑکی تھی جسے وہ اب الزام نہیں دے سکتا تھا، پہلے بھی نہیں دے پایا تھا۔

وہ گرمیوں کا دن جہاں بیفکری سے اس کے ساتھ گھومتے ہوئے ایک نئے خواب کا دور شروع ہوا تھا۔ ایک دوسرے سے کبھی نہ ختم ہونے والی باتیں، روز باہر گھومنا ،اُسکے ساتھ کھانے کے لئے بحث کرنا، اُسکا عائشہ کی تصویریں کھینچنا وہ ایک الگ دور تھا۔

وہ بدلنے لگا تھا۔

وہ ہی تھا جو اُسکی خوبیوں کو دیکھنے میں ناکام رہا تھا مگر عائشہ کی شدت پسندی کی عادت سے اُسے بہت ڈر تھا کیونکہ اسے پتہ تھا جس طرح کی اُسکی عادات واطوار تھے اس سے کوئی بھی لڑکی اس کی زندگی میں آتی تو چھوڑ کر چلی جاتی۔ وہ اس کی جذباتی وابستگی و پاگل پن سے گھبرا گیا تھا۔ عائشہ کی محبت نے اسے دھیرے دھیرے کمزور

کرنا شروع کر دیا تھا مگر جب اُسے پتہ چلا کہ یہ عائشہ تھی جس نے ارشم سے رابطہ کیا تھا وہ ایک دم سے اس سے بد دل ہو گیا۔

ایسا نہیں کہ اس کے اندر خوبی ہی خوبی تھی وہ بھی خامیوں سے بنا انسان تھا مگر اس کے دل کو یہ گوارہ نہیں تھا کہ وہ دوبارہ سے عائشہ سے ملے یا اس سے کسی بھی قسم کا رابطہ رکھے اسے جو صحیح لگا اس نے کیا اور عائشہ کو جو صحیح لگا اس نے وہی کیا۔

"میں ہمیشہ سے لفظوں سے محبت کرتی آئی ہوں میرے لئے کسی کی محبت کو محسوس کرنا مائنے نہیں رکھتا۔ میں نے میٹھے بولوں کے پیچھے خود کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔" وہ پانی پیتی خود کو پر سکون کرتی بولی مگر چہرہ اندرونی کیفیت کے تناؤ کا شکار تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں کہاں سے کہاں آ گئی اصمد۔" وہ ایک بار پھر رو دی۔ وہ خاموش تھا۔ کچھ مہینے پہلے ان آنکھوں میں اس کے لئے آنسو بہہ رہے تھے۔ صنف نازک کا یہ کون سا روپ تھا وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"عائشہ میں نے تمہیں بارہا منع کیا کہ مت کرو اس سے بات مت رہو اس کے ساتھ مگر تم نے میری ایک سنی۔"

"یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔" وہ سر اٹھا کر چلائی۔

"واٹ میری وجہ سے؟" اس نے جھٹکے سے کھڑے ہو کر انگلیوں سے اپنی اور اشارہ کیا۔

"یہ سب کچھ آپکی وجہ سے ہوا ہے۔ کیا مانگا تھا میں نے آپ سے بس ساتھ رہنے کا کہا تھا نا۔ آپ سے وہ بھی نہیں ہوا اور آپ کی ہی وجہ سے میں اس غلط انسان کے ہاتھ لگی۔" وہ اپنے گلٹ کو اس پر تھوپنا چاہ رہی تھی۔

"یہ سب کچھ خود تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تم خود اس کے پاس گئی تھی۔ ان سب میں مجھے الزام مت دو۔ کسی کو اپنی ذات سے زیادہ کسی دوسرے سے محبت ہی نہیں کرنی چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا کروں میں؟" وہ اپنے سر کو نوچنے لگی۔ "یہ میرے گناہ ہیں اصمد جو مجھے چین سے سونے نہیں دیتے ہیں۔ میں سوچتی تھی ابھی میری عمر کہاں ہوئی کہ میں یہ دنیاوی لذتوں کو چھوڑ دوں۔" وہ ہزیانی انداز کے چیختے ہوئے خود کو نوچ رہی تھی کھسوٹ رہی تھی۔

"عائشہ پلیز مت کرو ایسے۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" اس نے آگے بڑھ کر اُس کے ہاتھوں کو پکڑ کر اُسے روکنے کی کوشش کی۔

"مت کرو پلیز۔" اُسکے دونوں ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اُسے خود کو نقصان پہنچانے سے بعض رکھ رہا تھا۔

"میرا اب جینے کا دل نہیں کرتا۔ میرا دل کرتا ہے میں کسی ایسی جگہ میں گم ہو جاؤں جہاں صرف سکون ہی سکون ہو۔ میں نے اپنے نفس میں بھٹک کر اپنی دنیا اور آخرت دونوں اندھی کر لی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہاں جاؤں؟ کیا کروں؟ دعا کرنا اصمد کہ عائشہ کے دل سے یہ جو محبت کی تڑپ ہے، یہ جو دوسرے سے چاہے جانے

کی تمنّا ہے نہ نکل جائے۔ یا تو مجھے موت آجائے یا سکون۔" وہ سسکیاں لیتی اس سے کہے جا رہی تھی۔ پیلا چہرہ بے رونق آنکھیں صرف ایک دن میں ایسا کیا ہو گیا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ وہ اُسکے کندھے پر سر ٹکائے بلک بلک کر رو رہی تھی اور وہ اُسے چپ کرانے کے بجائے اسے آج کھل کر رو لینے دینا چاہ رہا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عائشہ کو اصمد کے کندھے پر سر رکھے دیکھ اس کا تن بدن جل کر بھانبھڑ ہو رہا تھا۔

اس نے اس سے خود سے زیادہ محبت کی تھی۔ ٹھیک ہے وہ برا تھا۔ اس کی ہر دوسری تیسری لڑکی سے فلرٹ کرنے کی عادت تھی مگر عائشہ کے آنے کے بعد یہ نہ ممکن سا ہو گیا تھا۔

وہ ہر کام اس کے ساتھ کرنے لگا تھا۔ وہ اس کے ہر لمحے میں شامل ہو گئی تھی بیچ بیچ میں وہ جب بھی اصمد کا نام لیتی تو وہ ہنس کر اڑا دیتا تھا مگر آج ان کو اس طرح دیکھ اس کو بہت برا لگ گیا تھا۔

دل و دماغ دونوں آپس میں جنگ لڑ رہے تھے۔

کبھی کبھی جب غصہ آتا تھا وہ اُسے گالی دے دیا کرتا تھا یا پھر کچھ الٹا سیدھا بول دیا کرتا تب بھی وہ ناراض نہیں ہوئی تو پھر اس ایک دن میں ایسا کیا ہو گیا جو اتنی نزدیکی کے بعد اس قدر کی اذیت ناک جدائی سہنی پڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے سینے میں درد سا اٹھنے لگا تھا اور پھر اس درد کو بھلانے کے لئے اس نے اتنے عرصے بعد شراب کا سہارا لیا۔ایک گھونٹ منہ میں جاتے ہی سارا درد غائب ہونے لگا تھا۔اس نے بوتل کو منہ لگائے ایک فوٹو کھینچی اور عائشہ کو بھیج دیا۔کیونکہ اسے پتہ تھا وہ اُسے روکنے کے لئے ضرور رابطہ کریگی۔

اور عائشہ وہ تو وائٹ نائٹ(white knight) تھی وہ اسکو غلط چیزوں سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتی۔اس کے ہر لمحے میں عائشہ ہی تھی۔اُسکی مسکراہٹ کی وجہ بھی وہی تھی۔ہر اُس کمزور لمحے میں ساتھ کھڑی رہی جہاں لگا کہ اب آگے کوئی راستہ نہیں رہا۔

اور وہی ہوا۔وہ اُسے شراب کا سہارا لیتے دیکھ تڑپ گئی۔اسے اپنے بارے میں کچھ بھی یاد نہ رہا۔

جلدی جلدی پیروں میں جوتے ڈالتی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ کہاں جارہی ہو؟" جنت اس کے پیچھے دوڑی۔ دوپہر کو ہی اصمد نے اسے فون کر کے عائشہ کے بارے میں بتایا اور اُن دونوں اسے سمجھا بجھا کر کیسے کیسے سمبھالا تھا۔

"آں ہاں۔۔" وہ سوچوں میں گُم تھی۔ یاد تھا بس اتنا کہ ارشم نے کہا تھا کہ "اگر تم مجھ سے الگ ہو گئی تو میں مر جاؤنگا۔"

وہ بہت ہنسی تھی۔ کتنا مذاق اڑایا تھا۔

تھوڑا سا انگلی میں کٹ لگ جاتا ہے آپ پگلا جاتے ہیں اور مر جاینگے۔ موت سے زیادہ تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہے اس دنیا میں۔" اس نے طنز کیا تھا۔

"میں نے پینا چھوڑ دیا مگر درد کو بھلانے کے لئے میں شراب کا سہارا لونگا ویسے بھی یہ عقل کھا جاتی پھر کیا درد کیا تکلیف۔ وہ آخری بار میں پیونگا کیونکہ اس کے بعد میں یہ دنیا چھوڑ دونگا۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں۔۔ کہیں وہ اپنے ساتھ غلط نہ کر لے۔" وہ سوچوں میں گم بڑبڑاتی ہاسٹل کے گیٹ سے باہر نکلی۔ وارڈن کی آواز نہ ہی جنت کی پکار کچھ بھی اس کے کانوں میں نہیں پڑ رہا تھا۔

سن ہوتے دماغ کے ساتھ وہ کپکپائے لہجے میں آٹو رکشے والے کو ایڈریس بتا رہی تھی۔

پیچھے پیچھے جنت نکلی۔ اس نے سب سے پہلے اصمد کو فون لگایا۔

"تم اُسکے پیچھے جاؤ میں آتا ہوں۔" ابھی وہ گھر آ کر تھوڑا سا آرام نہیں کر پایا تھا کہ اُس کے فون کرنے پر افراتفری میں بھاگا۔

ٹریفک کا اژدھام پار کرتی وہ روڈ کی دوسری طرف بنی بلڈنگ کے نیچے تھی۔ سر اٹھا کر اُس نے چار منزلہ عمارت کو دیکھا سب کچھ حسب معمول تھا۔

www.novelsclubb.com

دھڑ دھڑ بجتے دروازے کی آواز پر اس نے اپنی نشہ آور آنکھیں کھولیں۔اس وقت کون آسکتا ہے امی تو دوسرے شہر گئی ہوئی تھیں۔سوچوں میں گم اس نے دروازہ کھولا۔

"دماغ خراب ہے آپ کا ہاں؟" وہ دروازے کو جھٹکا مارتی اندر گھسی تھی۔"جان لینا چاہتے ہیں آپ میری۔"

وہ اُس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی پیچھے دھکیلتے ہوئے چلائی تھی۔بے ربط پھولی سانسیں، بخار سے تپتا گرم جسم وہ کہیں سے بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ٹھیک تو وہ بھی نہیں لگ رہا تھا۔

وہ پوری طرح سے مسکرا نہیں سکا، مسکرانے کی کوشش کی مگر اندر سے شدید مایوسی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں دثرو نہیں کرتا عائشہ۔تم اصمد کے ساتھ خوش رہو۔" بھرائی آواز میں کہتے ہوئے آنسوؤں کے پردے کو بامشکل چاک کرتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا۔وہ

اس چہرے کا دیوانہ تھا۔اُسکی شرارت اور شیطانی بھری ہنسی کا،اُسکے گالوں کے گڑھے کا۔وہ اُسکے وجود میں جیتی تھی۔اُسکے خواب میں چلتی تھی۔وہ اُسکا سفر تھی جسے اس نے کئی راستوں کو طے کرنے کے بعد پایا تھا۔سوچا تھا وہ اسکی منزل بھی وہی ہو گی۔وہ اس کے لئے بہت خوبصورت تھی۔

"کیا چاہا تھا آپ سے ارشم؟ہاں؟یہ۔"بوتل کی طرف اشارہ کرتی وہ لرزش آمیز رویّے میں بولی تھی۔

"یہ چاہا تھا میں نے آپ سے؟جس انسان کو بدلنے کے لئے صحیح راستے پر چلنے کے لئے کہا اس کو راستہ بتاتے ہوئے خود کو کھو دیا۔یہ سب چاہا تھا میں نے آپ سے۔"

آگے بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بوتل چھین کر اس نے پوری طاقت سے دیوار پر ماری۔بوتل چھنا کے دار آواز کرتی ٹکڑوں میں بکھر گئی۔بلکل اُن کے جذبات کی طرح۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ کے ساتھ اسلئے نہیں رہنا چاہتی کہ آپ نے خود کو ابھی تک نہیں بدلا نہ آپ خود کو بدلنا چاہتے ہیں۔"

"نہیں بیبو ایسا نہیں ہے۔" اُسکی آنکھیں حیرت و صدمے سے پھیلی اور ہونٹھ افقی انداز میں پھیل گئے۔

"مجھے لگا میں آپ کو بدل دوں گی آپکو صحیح اور دوں گی مگر شاید میرے ہی اندر کوئی کمی ہو گی۔ ہر انسان کے اندر خرابی ہوتی ہے کوئی سوپر سنٹ اچھا نہیں ہوتا ہے۔ مگر اچھا وہی ہوتا ہے جسکا اخلاق اچھا ہوتا ہے۔ وہ عادت و اطوار میں اچھا ہوتا ہے۔" وہ تھکے لہجے میں کہتی زمین پر دراز نوں ہو کر بیٹھی۔ ارشم نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے مگر اس نے جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"بیبو پلیز ایک بار بیٹھ کر آرام سے بات کر لو میں سب کچھ صحیح کر دوں گا۔" اس کے لہجے میں کھونے کا ڈر تھا۔

"نہیں اب اور نہیں۔ میں کیا کیا نظر انداز کروں آپ کے اندر۔ محبت ہے اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ جیسے رہیں میں ویسے ہی اپنالوں۔ آپ کو خالی دنیا میں نہیں رہنا ہے ارشم۔ کوئی دوسرا انسان یا اس سے محبت آپ کو جنت نہیں دلا یگی۔ یہ گانجا پھونکنا، جوا کھیلنا شراب پینا1، لڑکیوں سے بات کرنا ان کے ساتھ وقت گزاری کرنا آپکو مرد بناتا ہے تو بن لیجئے مرد مگر یاد رکھنا کہ آپ کو ایک دن مرنا بھی ہے۔"

"یہ میرا دل نہیں مانتا کہ آپ کو کیسے چھوڑ دوں؟" وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتی آس و امید بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی کہ شاید وہ اپنی غلطی کو مان لے، اس سے کہہ دے کہ یہ سب ایک دکھاوا تھا مگر وہ سر جھکائے خود میں گم تھا۔ وہ کیا بولے کیا کہے اُسکا دماغ ان سب سوچوں سے عاری تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اچھائی کے راستے پر آ نہیں سکتے اسلئے میں آپ کو چھوڑ رہی ہوں آپ واپس اسی گند میں رہیے جہاں آپ کو سکون محسوس ہوتا ہے۔ آپ ایک بار اللہ کی طرف

مڑ کر تو دیکھئے کیوں اس گناہ میں رہنا ہے۔آپ نے ارشم مجھے بھی اپنے جیسا بنا دیا کیوں؟" وہ اُسے جھنجھوڑ رہی تھی۔

"پلیز! عائشہ بس ایک آخری موقع دو بس ایک بار۔" نیچے کھسکتے ہوئے وہ اس کے نزدیک آیا تھا۔

"تمہیں اصمد کے ساتھ دیکھ کر میں اس لمحے سے پل پل مر رہا ہوں بیبو۔مجھے اور کوئی راستہ نہیں نظر آیا۔"

"اور میری تکلیف کا کیا؟ جس گناہ میں میں مبتلا ہوئی اُسکی اذیت سے میں پل پل مر رہی ہوں اس اذیت کا کیا؟"

"بیبو کہاں میں تم سے الگ ہو رہا ہوں۔میں تمہیں پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں کیوں مجھ سے دور بھاگ رہی ہو۔تمہارے ساتھ مجھے زندگی بھر رہنا ہے تم سے شادی کرنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے نہیں رہنا ہے کیونکہ آپکے ساتھ ہوتی ہوں تو وہ سب یاد آجاتا ہے اور مجھے اپنے وجود سے گھن آنے لگتی ہے. ایک عجیب سی بدبو میرے دماغ میں بھر جاتی ہے جو مجھے سانس تک نہیں لینے دیتی ہے۔مجھے یاد آجاتا ہے کہ کاش میں آپ کے ساتھ وہ سب نہیں کرتی کاش پر وہ انہونی لکھی تھی۔مجھے اپنے نفس پر قابو پانا چاہیے تھا مگر میں نے وہ سب کیا کیونکہ میں اپنے نفس پر قابو نہیں پا سکی۔میں اب بھی یہی دعا کرتی ہوں کہ اگر اللہ نے میرا آپکا ساتھ لکھا ہے تو ملادے تاکہ میں اس گناہ کے بوجھ سے آزاد جاؤں۔میں کس منہ سے اس کے سامنے جاؤں گی۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہے جارہی تھی اور وہ اسکی تکلیف خود پر محسوس کرتا وہ اس وقت بہت لاچار بے بس نظر آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کھلے دروازے سے اندر آتے ہوئے اصمد نے آدھی باتیں سنی تھی اور لمحے کے چھٹے حصے میں اس کو پتہ چل گیا کہ یہ کیا باتیں ہو رہی تھی۔

"تم کو میں نے منع کیا تھا نہ عائشہ سے دور رہنے کو کہا تھا۔" اس نے جھٹکے سے ارشم کو اپنی طرف کھینچا تھا۔ عائشہ اچھل کر دور کھڑی ہو گئی۔ جنت کو صورتحال سمجھتے دیر نہیں لگی تھی۔ کچھ ہی دیر میں یہاں ہاتھا پائی شروع ہونے والی تھی مگر ایسا نہیں ہوا۔

"لو دیکھ لو یہ ہے تمہاری محبت۔ جس کے لئے تم مجھ سے الگ ہوئی تھی" اس نے عائشہ کا بازو پکڑ کر ارشم کے سامنے لا کھڑا کر دیا۔

وہ آنکھوں میں آنسو لئے سامنے کھڑے شخص کو دیکھے جا رہی تھی۔ جسکی آنکھوں سے اُسے عشق تھا۔ جو بولتا تھا تو ایک فسوں سا طاری ہو جاتا تھا۔ جسے نماز نہیں پڑھنی آتی تھی وہ اُن کے لئے نمازیں ادا کرتا تھا۔ جو کہتا تھا میں نے تمہارے لیے خود کو بدل لیا مگر نہیں بدلا تھا۔ جو کہتا تھا عائشہ تم نہیں تو مجھے کسی بھی لڑکی میں وہ کشش نہیں نظر آتی مگر پھر بھی اُسے دھوکہ دیتا تھا اور پھر اُسے اپنی باتوں میں گھما لیتا تھا۔ اسے ذرا سا بھی احساس نہیں تھا جو انسان اتنے سالوں سے ایک ہی راہ

راست پر تھا وہ نہیں بدل سکتا تھا کم از کم اتنی جلدی تو نہیں۔اسے چاہنا "پچھتاوا" نہیں تھا بس یہی غم تھا کہ وہ اب اس کے ساتھ زندگی نہیں بِتا سکتی تھی۔

"ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے نہیں بنے تھے عائشہ مگر میں نے ہر ممکن کوشش کی اور کروں گا۔" وہ اصمد کو دیکھ کر نہیں ڈرا تھا۔

"میں ہر بار ناکام ہوا، یہ اندھیرا یہ پچھتاوا کہ میں نے جن آنکھوں کو اتنے خواب دیکھائے اسے پورا نہیں کر سکا۔" وہ گڑگڑاتے ہوئے اُسے اپنی چاہت کا یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔اس نے نظریں دوسری طرف گھمائی۔ہاتھوں کو مسلتا، ہونٹ چباتا اصمد کافی پریشان سا کھڑا تھا۔

اسکا دل چاہ رہا تھا وہ زار زار روئے چیخے چلائے مگر اس کے احساس منجمد ہو گئے تھے۔ایسے جمے کہ پوری طاقت لگانے کے بعد بھی وہ خود کو آزاد نہیں کر پا رہی تھی۔

میں کیا کروں؟

www.novelsclubb.com

میں کہاں جاؤں؟

وہ ارشم کے ساتھ رہنا چاہتی تھی مگر اس طرح احساسِ جرم میں جی کر نہیں۔

"کاش ہم ہمیشہ ساتھ رہتے ارشم۔" وہ ایک بار اُسے چنتی آگے بڑھی تھی۔

"تمہاری محبت ایک پنڈولم کی مانند ہے عائشہ۔" اصمد کی آواز پر اس کے قدم رکے۔

اس نے فق ہوتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔

"تم یوں ہی خلا میں لٹکتے اِدھر اُدھر ڈولتے محبت کی آرزو لئے مر جاؤ گی۔" اس کا ذلت آمیز لہجہ سن کر وہ واقعی اندر سے تھرا اٹھی۔

"تو مر جاتی ہوں میں۔" سن ہوتے احساس کے ساتھ وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازہ پار کر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارشم اصمد۔ روکو اسے وہ پاگل ہے۔" خوفزدہ آواز میں چیختے ہوئے جنت اس کے پیچھے بھاگی۔ آنسو خود بہ خود باہر نکلے تھے۔

اتنی سی دیر میں وہ واپس اسی روڈ پر آ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں نے اپنا یقین اللہ پر رکھ چھوڑا تھا مگر یہ دنیا والے ہیں یہ جینے نہیں دیتے ہیں۔ میرا تم سے ملنا اللہ نے لکھا تھا اور تم سے بچھڑنا بھی۔ میں عائشہ ہوں میں خود کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں سب اسے خود غرضی کہیں یا بے حسی مگر میں خود کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ میں خود کو تم دونوں کے وجود سے، احساس سے، محبت سے آج آزاد کرتی ہوں۔"۔ وہ جذباتی تھی۔ اسے رونا برا لگتا تھا یہ تکلیفیں سہنا برا لگتا تھا۔ وہ ہمیشہ سے آزاد و بے فکر رہنا چاہتی تھی۔ دانتوں کو مضبوطی سے بھینچے برداشت کی آخری حدوں کو پار کرتے وہ تیزی سے سامنے آتے ٹرک کے سامنے دوڑی تھی

پیچھے سے ارشم اصمد اور جنت کی چیخوں سمیت کئی لوگوں کی آوازیں شامل تھیں۔

www.novelsclubb.com

ٹرک والے نے بہ مشکل بریک لگایا تھا اور ٹائر چرچراتے ہوئے رکا تھا مگر اسکا جسم اچھال کھاتا بیدم آزمین پر گرا تھا۔ زندگی کا یہ کھیل صدیوں کا کھیل لمحے میں تمام ہوا تھا۔ بھانت بھانت کے لوگ بولیاں لگا رہے تھے۔ وہ تینوں اپنے بے جان

قدموں کو گھسیٹتے ہوئے اُسکی ڈیڈ باڈی کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔اتنی ہی دیر میں اُسکے کپڑے اور وہاں تک کی زمین تازہ سرخ خون سے نہا چکی تھی۔

ارشم آنکھیں پھاڑے زمین پر پڑے وجود کو دیکھے جا رہا تھا۔

کوئی احساس نہیں۔

ایک سانس بھی نہیں۔

ارشم کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئیں۔اس کے کاندھے تک آتے چھوٹے بال خون میں لتھ پتھ ہو گئے۔عائشہ کو اپنے بال ہمیشہ کھلے و سلکی پسند تھے۔اُسکی وہ مسکراہٹ جو ہونٹوں سے چپکی رہتی تھی آج ہونٹھ ساکت تھے۔اُسکے گالوں کا گڑھا جس کے پیچھے وہ پاگل تھا اُن میں خون آکر جمع ہونے لگا تھا۔اسے لگ رہا تھا جیسے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شراب کو ہاتھ مت لگانا ارشم یہ اللہ سے دور کر دیتی ہے۔" وہ سرگوشی کرتے ہوئے اُسکے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی۔

"اوراب؟اب یہ نہیں پیوں گا تو کیسے آزاد ہو نگا بیبو۔" وہ بے آواز بولتا روتے ہوئے زمین پر گرا تھا۔ایک احساس جرم تھا۔

"میں اب آپ سے الگ ہو گئی ارشم۔میں آزاد ہو گئی۔آپ کو میں نے اپنا مانا۔آپ سے الگ ہونے کا خیال ہی میرے جسم سے روح نکالنے جیسا ہو جاتا ہے بیبو۔" وہ اُسکے سینے سے لگی سرگوشی کے رہی تھی۔اس نے اپنی خالی باہیں دیکھی وہ سامنے پڑی تھی بے جان مردہ۔

وہ خود تو آزاد گئی تھی۔اس کے لیے اپنی زندگی سے چھٹکارا پانا لمحوں کا کھیل ارشم کے لئے زندگی بھر کا پچھتاوا بن گیا تھا۔

"عائشہ میں مر جاؤ نگا۔" جب وہ جھگڑے میں غصے میں اسے چھوڑ جانے کی بات کرتی تو وہ جذباتی ہو جاتا تھا۔اس کو اپنے ساتھ رہنے کے لئے بلیک میل کرتا تھا وہ روتا تھا مگر آج وہ اپنا کہا دکھا گئی۔وہ واقعی مر گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ خود کو گھسیٹتے اُس کے بے جان وجود کے پاس کانپتے ہاتھوں سے اسکے خون سے لپٹے بال اس کے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ تیز تیز ہچکیاں لیتا وہ ایک کمزور سا انسان لگ رہا تھا۔ جس کے آگے پیچھے کوئی سہارا نہیں رہا۔

"تم میرے پاس رہ جاؤ بیبو پلیز۔ بیبو اٹھو۔" اس سے بولا ہی نہیں گیا۔ الفاظ کے بغیر اور بھی بہت کچھ کہا جا سکتا تھا مگر وہ اب محسوس نہیں کر سکتی تھی۔ عائشہ کا سر تھوڑا سا ہلا تھا اور وہ ہوش کھونے لگا تھا۔ اس نے ارشم کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑا تھا اور اس کی طرف دیکھا اور پھر مسکرائی تھی گال کے گڑھے گہرے ہوئے اور اس کی روح اس کی آنکھوں سے نکل گئی۔ اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ اس کا سر ڈھلک گیا اور وہ چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اسنے اسے کھو دیا تھا۔

وہ اس سے بہت دور جا چکی تھی۔ پچھتاوے کے سمندر میں ڈوبتا وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ کاش وہ ایک بار وقت پلٹ سکتا۔ درد کا زمانہ شروع ہونا چاہتا تھا اور اُس

نے اس کی وہ چمکیلی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک کو یاد کیا جو پہلی ملاقات کے بعد اس کے چہرے پر آئی تھی۔اسے اتنی جلدی کھونا ایک ایسی چیز تھی جس کا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

اس کے بازوؤں میں اس کے مرنے کا احساس کچھ ایسا تھا جو کبھی دور نہیں ہو سکتا تھا۔

کبھی بھی نہیں۔

یہ اُس کے لئے اتنا خوفناک،اداس اور دل دہلا دینے والا احساس تھا کہ شاید اب وہ جی نہ پائے۔اس نے اس کی بکھری ہوئی امید میں زندگی کا احساس ڈالا تھا اور اسے ہی چھوڑ کر جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

جنت اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

بھیڑ میں لوگوں کے درمیان کھڑے اصمد بامشکل سانسیں لے پا رہا تھا۔

"تم دونوں نے جس طرح سے میرے احساس کا استعمال کیا ہے نہ دیکھنا کبھی معاف نہیں کرونگی۔" وہ غصے میں چیخ رہی تھی۔

"اصمد میں ارشم سے بہت پیار کرنے لگی ہوں مگر وہ مجھے بہت رُلاتا ہے، بہت تڑپاتا ہے کبھی کبھی من کرتا ہے میں اپنی جان لے لوں۔" وہ پچھلے مہینے میں واپس گیا جہاں وہ ارشم کے رویّے کا اس سے رو رو کر شکوہ کر رہی تھی تو اس نے اس سے الگ ہونے کا سجھاؤ دیا تھا جسے سن کر ہی وہ برا مان گئی تھی۔

"جب بھی تمہیں لگے تم زندگی سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو یا ایسا سوچنا بھی تو بس ایک بار اللہ کو یاد کرنا کہ وہ حرام موت مرنے والے پر لعنت بھیجتا ہے۔ تمہیں لگتا ہے تم خود سے بھی زیادہ کسی سے محبت کر سکتی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو؟" اس نے اُبرو اٹھا کر اسکو گھورا۔

بلکل بھی نہیں۔ کسی کے لئے اپنی جان دینا کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود سے زیادہ اس سے محبت کرتی ہو۔ تو ایسا نہیں ہے بلکہ محبت میں قربانیاں دینا طے کرتا ہے کہ

کتنی بے لوث محبت تھی۔" وہ اپنی نظریں نیچے کیے اسے سمجھا رہا تھا۔اس کے مرنے کی بات سُن کر اُسے بے حد برا لگا تھا۔

"تو بالآخر عائشہ آج تم نے دکھا دیا کہ تم خود سے کبھی محبت کر ہی نہیں سکی۔ محبت کے پیچھے نہ بھاگتی تو شاید تھوڑی خوشی ہے ڈھونڈ لیتی۔ تمہیں سمیٹنا نہیں عائشہ آتا نہ تم خود کو سمیٹ پائی، نہ مجھے، نہ ہی ارشم کو۔ تم ایک بزدل انسان ہو۔ خود میں بولتا جنگ لڑتا وہ اس کے مردہ وجود سے باتیں کر رہا تھا۔

"تم مِشعف ہو۔ایک کرس(curse)"

"جسے چھو لو وہ ریت بن کر بکھر جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

ختم شد۔

آخری بات۔

آپ سب کو مشعف کیسی لگی اور اس کے کردار کیسے لگیں اور اس کہانی کا اُتار چڑھاؤ آپ کو کیسا لگا؟ کیا عائشہ کو بیچ میں سوسائیڈ کرنا چاہیے تھا یا نہیں؟ یہ ساری باتیں آپ ہمیں اس ناول کا ریویو novelsclub کو دیکر بتائیں۔

www.novelsclubb.com